مدارس بنات کی تعلیمی اور فلاحی خدمات
ضلع سوات کے منتخب اداروں کا جائزہ

مقالہ نگار

لیلیٰ

فیکلٹی آف سوشل سائنسز

نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد

اپریل،2022ء

مدارس بنات کی تعلیمی اور فلاحی خدمات
ضلع سوات کے منتخب اداروں کا جائزہ

مقالہ نگار

لیلیٰ

ایم اے اسلامیات، یونیورسٹی آف سوات، 2014

یہ مقالہ ایم فل علوم اسلامیہ کی جزوی تکمیل کے لئے پیش کیا گیا ہے۔

ایم۔فل علوم اسلامیہ

فیکلٹی آف سوشل سائنسز

نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد

© لیلیٰ، 2022ء

بسم الله الرحمن الرحيم

منظوری فارم برائے مقالہ و دفاع مقالہ

زیر دستخطی تصدیق کرتے ہیں کہ انھوں نے مندرجہ ذیل مقالہ پڑھا اور مقالے کے دفاع کو جانچا ہے، وہ مجموعی طور پر امتحانی کارکردگی سے مطمئن ہیں اور فیکلٹی آف سوشل سائنسز کو اس مقالے کی منظوری کی سفارش کرتے ہیں۔

مقالہ بعنوان: **مدارس بنات کی تعلیمی اور فلاحی خدمات**
ضلع سوات کے منتخب اداروں کا جائزہ

Educational & welfare services of religious schools (Girls)

Review of selected institutions of District Swat

رجسٹریشن نمبر: 1815.MPhil/IS/F19

نام مقالہ نگار: **لیلیٰ**

نام ڈگری: **ایم فل علوم اسلامیہ**

ڈاکٹر نور حیات خان
(نگران مقالہ) ______________________ مقالہ نگران کے دستخط

ڈاکٹر نور حیات خان
(صدر شعبہ علوم اسلامیہ) ______________________ صدر شعبہ کے دستخط

پروفیسر ڈاکٹر مستفیض احمد علوی
(ڈین فیکلٹی آف سوشل سائنسز) ______________________ ڈین فیکلٹی آف سوشل سائنسز کے دستخط

پروفیسر ڈاکٹر محمد سفیر اعوان
(پرو۔ ریکٹر اکیڈمکس) ______________________ پرو۔ ریکٹر اکیڈمکس کے دستخط

تاریخ: ______________________

حلف نامہ فارم

(Candidate declaration form)

میں لیلیٰ ولد برکت علی سلیم رول نمبر: MP.F19.IS.925

رجسٹریشن نمبر: 1815-M.Phil./IS/F19

طالبہ، ایم فل، شعبہ علوم اسلامیہ، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز(نمل)اسلام آباد حلفاً اقرار کرتی ہوں کہ

مقالہ بعنوان: **مدارس بنات کی تعلیمی اور فلاحی خدمات**

(ضلع سوات کے منتخب اداروں کا جائزہ)

Madaras Banat ki Taleemi aur Falahi Khidmat

Zilla Swat ky muntakhib idaro'n ka jaiza

Educational and Welfare Services of religious schools (Girls)

Review of selected institutions of District Swat

ایم فل علوم اسلامیہ کی ڈگری کی جزوی تکمیل کے سلسلہ میں پیش کیا ہے، اور **ڈاکٹر نور حیات خان** کی نگرانی میں تحریر کیا ہے، راقم الحروف کا اصل کام ہے، اور یہ کہ مذکورہ کام نہ تو کہیں اور جمع کروایا گیا ہے، اور نہ ہی پہلے سے شائع شدہ ہے اور نہ ہی مستقبل میں کسی بھی ڈگری کے حصول کے لئے کسی دوسری یونیورسٹی یا ادارے میں میری طرف سے پیش کیا جائے گا۔

نام مقالہ نگار: لیلیٰ

دستخط مقالہ نگار: ____________

نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد

Abstract

Title: Educational and Welfare Services of religious schools (Girls)

Review of selected institutions of District Swat

District swat is situated in the Malakand division of Khyber Pakhtunkhwa, Pakistan. It is the 15th largest district of Khyber Pakhtunkhwa province. It is a natural geographic region. This valley is famous for beauty in all over the Pakistan. It is the high-altitude tourist destination located in the northwest mountains. It has a reputation for its spectacular natural beauty includes breathtaking diverse landscape, natural wildlife, lush forests, fresh water lakes, river, springs, waterfalls, pleasant weather and impressive high peak mountains. This all collectively makes it a safe haven for tourism in Pakistan.

In this short thesis, the educational and welfare services of some famous and selected religious institutions of district Swat have been written which comprises of prefaces, three chapters, results, recommendation, conclusion and contents.

Chapter No. 1 is comprised of history, geography, religious history and the present situation of district Swat. The argument is based on what is the crux of the history of swat and when the religious education for females was started and enhanced in Swat. Then the detailed introduction of the administrators of all the selected religious institutions for females has been mentioned. And at the end, the religious institutions for females have been introduced with comprehension.

Chapter No. 2 is specified for the educational services of the four selected religious institutions. It has been discussed that how many female students are graduates from every religious institute and in the present, what services they are engaged in for the educational welfare of society. At the end, the problems which these religious institutions are facing regarding administration, training issues and academic issues have been discussed and also their possible solutions have been recommended.

Chapter No 3 deals with the welfare services of the four selected religious institutions for females of district Swat. The graduates after graduating from these four selected institutes render their services in teaching to make themselves financially independent and proving themselves very helpful for the society by increasing the literacy rate in females and spreading the awareness in society through educating them.

فہرست مضامین

نمبر شمار	موضوعات	صفحہ نمبر
.1	مقالہ کی منظوری کا فارم(Thesis Acceptance Form)	IV
.2	حلف نامہ فارم(Candidate Declaration Form)	V
.3	ملخص(Abstract)	VI
.4	اظہار تشکر (A Word of Thanks)	XI
.5	انتساب (Dedication)	XII
.6	مقدمہ	XIII
.7	**باب اول: منتخب مدارس بنات کا تعارف**	1
.8	فصل اول: ضلع سوات کے جغرافیائی و تاریخی پس منظر اور مذہبی صورت احوال	2
.10	مبحث اول: ضلع سوات کے تاریخی احوال	3
.11	مبحث دوم: ضلع سوات کے جغرافیائی احوال	6
.12	مبحث سوم: ضلع سوات کے معاشی احوال	12
.13	مبحث چہارم: ضلع سوات کا دینی و مذہبی تاریخ	15
.14	فصل دوم: منتخب مدارس بنات کے موسسین کا تعارف	22
.15	مبحث اول: جامعہ المحسنات کے مہتمم مولانا مفتی شکیل احمد کا تعارف	23
.15	مبحث دوم: جامعہ عائشہ صدیقہ کے مہتمم مولانا مفتی عبد المالک کا تعارف	28
.16	مبحث سوم: جامعہ عائشہ کے مہتمم مولانا نور نبی احمد بن میاں سید خوشحال کا تعارف	34

38	مبحث چہارم: جامعہ فاطمۃ الزہرا کے مہتمم مولانا اسد اللہ بن ڈاکٹر حبیب اللہ کا تعارف	17.
42	فصل سوم: منتخب مدارس بنات کا تعارف	18.
43	مبحث اول: جامعہ فاطمۃ الزہرا کا تعارف	19.
60	مبحث دوم: جامعہ عائشہ کا تعارف	20.
71	مبحث سوم: جامعہ المحسنات کا تعارف	21.
85	مبحث چہارم: جامعہ عائشہ صدیقہ کا تعارف	22.
100	**باب دوم: منتخب مدارس بنات کی تعلیمی خدمات اور در پیش مسائل کا جائزہ**	23.
101	فصل اول: زیر مطالعہ منتخب مدارس بنات کی تعلیمی کارکردگی کا جائزہ	24.
102	مبحث اول: جامعہ المحسنات کی تعلیمی کارکردگی	25.
105	مبحث دوم: جامعہ عائشہ صدیقہ کی تعلیمی کارکردگی	26.
107	مبحث سوم: جامعہ عائشہ کی تعلیمی کارکردگی	27.
110	مبحث چہارم: جامعہ فاطمۃ الزہرا کی تعلیمی کارکردگی	28.
113	فصل دوم: منتخب مدارس بنات کی تعلیمی خدمات کا جائزہ	29.
114	مبحث اول: جامعہ المحسنات کی تعلیمی خدمات	30.
125	مبحث دوم: جامعہ عائشہ صدیقہ کی تعلیمی خدمات	31.
128	مبحث سوم: جامعہ عائشہ کی تعلیمی خدمات	32.
133	مبحث چہارم: جامعہ فاطمۃ الزہرا کی تعلیمی خدمات	33.

139	فصل سوم: منتخب مدارس بنات کی تعلیمی، تربیتی اور انتظامی مشکلات کا جائزہ	34.
140	مبحث اول: جامعہ المحسنات کی تعلیمی، تربیتی اور انتظامی مشکلات	35.
143	مبحث دوم: جامعہ عائشہ صدیقہ کی تعلیمی، تربیتی اور انتظامی مشکلات	36.
147	مبحث سوم: جامعہ عائشہ کی تعلیمی، تربیتی اور انتظامی مشکلات	37.
150	مبحث چہارم: جامعہ فاطمۃ الزہرا کی تعلیمی، تربیتی اور انتظامی مشکلات	38.
154	**باب سوم: منتخب مدارس بنات کی فلاحی خدمات کا جائزہ**	39.
155	فصل اول: معاشرے کی فلاح وبہبود میں منتخب مدارس بنات کا کردار	40.
156	مبحث اول: جامعہ المحسنات کا فلاح وبہبود میں کردار	41.
157	مبحث دوم: جامعہ عائشہ صدیقہ کا فلاح وبہبود میں کردار	42.
158	مبحث سوم: جامعہ عائشہ کا فلاح وبہبود میں کردار	43.
159	مبحث چہارم: جامعہ فاطمۃ الزہرا کا فلاح وبہبود میں کردار	44.
160	فصل دوم: منتخب مدارس بنات کی اندرون مدرسہ فلاحی خدمات کا جائزہ	45.
161	مبحث اول: جامعہ المحسنات کا اندرون مدرسہ فلاحی خدمات	46.
164	مبحث دوم: جامعہ عائشہ صدیقہ کا اندرون مدرسہ فلاحی خدمات	47.
167	مبحث سوم: جامعہ عائشہ کا اندرون مدرسہ فلاحی خدمات	48.
169	مبحث چہارم: جامعہ فاطمۃ الزہرا کا اندرون مدرسہ فلاحی خدمات	49.

50.	فصل سوم: منتخب مدارس بنات کی بیرون مدرسہ فلاحی خدمات کا جائزہ	172
51.	مبحث اول: جامعہ المحسنات کا بیرون مدرسہ فلاحی خدمات	173
52.	مبحث دوم: جامعہ عائشہ صدیقہ کا بیرون مدرسہ فلاحی خدمات	176
53.	مبحث سوم: جامعہ عائشہ کا بیرون مدرسہ فلاحی خدمات	179
54.	مبحث چہارم: جامعہ فاطمۃ الزہرا کا بیرون مدرسہ فلاحی خدمات	182
55.	نتائج مقالہ	185
56.	سفارشات	187
57.	فہرست قرآنی آیات	189
58.	فہرست احادیث مبارکہ	190
59.	فہرست اصطلاحات	190
60.	فہرست اعلام	190
61.	مصادر و مراجع	192
62.	سوالنامے	192

اظہار تشکر

تمام تعریفیں اللہ تعالی کے لئے ہیں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔ جو کائنات کا خالق و مالک اور علیم و قدیر ہے۔ اللہ تعالی کا شکر ادا کرتی ہوں جس کی توفیق نے ہر مرحلہ زندگی پر حق کی راہ نمائی نصیب فرمائی۔۔ مجھے حضرت محمد ﷺ کے امتی ہونے کا شرف بخشتے ہوئے بے شمار نعمتوں کے ساتھ حصول علم کے شوق سے بھی نوازہ۔ اپنی لازوال نعمتوں سے بہرہ ور فرمایا اور اس قابل بنایا کہ یہ علمی کاوش بخیریت پایا تکمیل تک پہنچا سکوں۔ میں کروڑوں مرتبہ اس ذات باری تعالی کے آگے سر بسجود ہوں اور اس کے آگے نہایت ادب اور عجز و انکساری کے ساتھ شکر گزار ہوں کہ اس نے میرے قلم پر احسان کیا، طاقت بخشی اور توفیق عطا کی جس کی بدولت آج ایک چھوٹی سی علمی کاوش پوری ہونے جا رہی ہے۔ ان گنت درود سلام پیش کرتی ہوں، حضرت محمد ﷺ کے ذات بابرکت پر جو رہبر برکات ہیں ﷺ۔

میں اپنے والدین کی نہایت شکر گزار ہوں جن کی مخلصانہ تعاون نے مجھے علم کے زیور سے بہرہ ور کیا، ہر مشکل میں ساتھ دیا اور میرے واسطے دعاؤں کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ اللہ کا فضل اور ان کی دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ آج مجھے ایم فل کا مقالہ مکمل کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

میں اس تحقیقی کاوش کو اپنے مقالہ کے نگران ڈاکٹر نور حیات صاحب (چیئر مین شعبہ علوم اسلامیہ نمل یونیورسٹی اسلام آباد) اور ڈاکٹر برہان الدین صاحب (پروفیسر شعبہ علوم اسلامیہ جہانزیب کالج سوات) کی معاونت، راہنمائی اور تعاون کا ثمرہ سمجھتی ہوں۔ جن کی علمی سرپرستی اگر مجھے نہ ملتی تو آج مجھے اس تحقیقی مقالہ کو لکھنے کی سعادت نصیب نہ ہوتی۔ مقالہ نگاری کے دوران ان کے لمحہ بہ لمحہ نگرانی، معاونت، انتہائی قیمتی ہدایات اور مشوروں سے یہ مقالہ تکمیل کے مراحل تک پہنچا۔ علاوہ ازیں میں اپنے ان تمام اساتذہ کرام کی مشکور ہوں جنہوں نے مقالہ ہذا کی تکمیل میں میری ہر قدم پر مدد کی۔ میں نمل یونیورسٹی کی ممنون ہوں، کہ مجھے اس مقالہ لکھنے کا موقع دیا۔ اور اس کے تکمیل کے لئے نہایت قابل، مخلص و مشفق، محنتی، باذوق اور خوش اخلاق شخصیت کے حامل اساتذہ فراہم کئے۔

لیلیٰ

ایم فل علوم اسلامیہ

انتساب

امی اور ابو حضور کے نام!

جنہوں نے میرے ہوش سنبھالتے ہی

میرے ایک ہاتھ میں تختی

اور دوسرے ہاتھ میں قلم دوات

تھماتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

"لکھ! اللہ کے نام سے

جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے"

پھر میں نے لکھنا سیکھا اور۔۔۔۔۔

لکھتی چلی گئی

اس ظلم کی دنیا میں فقط پیار میرے والدین

ہے میرے لئے سایہ دیوار میرے والدین

مقدمہ

موضوع تحقیق کا تعارف(Introduction to the Topic)

سوات خیبر پختونخوا میں موجود پہاڑی علاقہ ہے جو خیبر پختونخواہ کے شمالی خطے میں امتیازی حیثیت کا حامل ہے۔ یہ علاقہ ایک سابقہ ریاست تھی، جو تاریخ میں ریاست سوات کے نام سے مشہور ہے اور 1970 میں اس کو ضلع کی حیثیت دی گئی۔ دنیا کے مختلف تہذیب و تمدن کا گہوارہ ہونے کے ساتھ ساتھ جغرافیائی لحاظ سے بھی یہ علاقہ کلیدی حیثیت کا حامل ہے۔ اپنی فطری خوبصورتی، دلکشی اور رعنائی کی وجہ سے بلاشبہ پاکستان کا حسین ترین خطہ ہے۔ جسے اپنی فطرتی خوبصورتی کی وجہ سے پاکستان کا سوئٹزرلینڈ کہلایا جانے والا یہ علاقہ قدیم زمانے میں ادھیانہ کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ ادھیانہ سنسکرت زبان کا لفظ ہے جس کی معنی باغ یا گلستان کے ہیں۔ زیر نظر مقالہ میں ضلع سوات کی منتخب مدارس بنات کی دینی تعلیمی وفلاحی خدمات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ کیونکہ علاقے کے علماء دینی علوم کے ساتھ ساتھ عصری علوم کی تدریس میں بھی قابل تحسین خدمات ادا کر رہے ہیں۔ اس وقت سوات میں چھوٹے بڑے مدارس بنات کی تعداد تقریبا300 ہے جو اللہ کے فضل و کرم سے اہل علاقہ کے لیے دینی تعلیمی معاشرتی اور فلاحی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

ضلع سوات اسلامی تہذیب و ثقافت اور اقدار کا گہوارہ ہے یہاں کے لوگ اسلامی احکام اور اصول کے پابند ہیں۔ یہاں کے رسم و رواج پر اسلامی رنگ نمایاں نظر آتا ہے۔ شادی وبیاہ ہو یا فوتگی سب میں اسلامی اصولوں پر عمل کیا جاتا ہے ضلع سوات میں لوگوں کے اسلامی احکام واصولوں پر سختی سے پابندی کی ایک بڑی وجہ وہ دینی تعلیمی مدارس(بنین وبنات) ہیں جو گزشتہ کئی سالوں سے اسلام کی تبلیغ واشاعت اور دینی تعلیم کے فروغ میں شب وروز کام کر رہے ہیں۔ لیکن ان مدارس کی کوششوں کو ابھی تک منظر عام پر نہیں لایا گیا یعنی ان پر کوئی تحقیقی کام نہیں ہوا۔ ان مدارس کے تعلیمی اور فلاحی اثرات پورے سوات پر ہیں جس کی وجہ سے سوات کا ماحول دینی اور اسلامی ہے اس لئے ان مدارس پر تحقیقی کام کی ضرورت ہے

ضلع سوات میں اعلی تعلیم یافتہ خواتین مذہبی روایات کا خاص خیال رکھتے ہوئے علاقے کی ترقی میں خاطر خواہ کردار ادا کر رہی ہیں اور روز اول سے تدریسی خدمات کے میدان میں کوشاں و سرگرم رہی ہیں۔ ان خواتین کی تعلیمی وفلاحی خدمات کو اجاگر کرنے، سماجی اور معاشرتی زندگی میں خواتین کی دینی خدمات کی اہمیت متعین کرنے اور قرآن و سنت کی ترویج میں ان کی قابل تحسین خدمات کو واضح کرنے کے لیئے تحقیقی کام کی اشد ضرورت ہے۔

اللہ تعالی نے قرآن مجید میں علم حاصل کرنے کی بہت زیادہ فضیلت بیان فرمائی ہے۔ حضور ﷺ پر سب سے پہلے جو وحی نازل ہوئی اس میں پڑھنے اور علم حاصل کرنے کا بیان ہے۔

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ(1)

ترجمہ: "پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا انسان کو"

احادیث مبارکہ میں بھی علم حاصل کرنے پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے۔

حدیث مبارکہ ہے:

"طلب العلم فریضة علی کل مسلم"

ترجمہ: "علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے۔"(2)

اسلام جو ایک مکمل اور جامع ضابطہ حیات ہے، اس کی نظر میں خاتون سماج کی اہم اکائی ہے اور ایک جداگانہ شناخت کی حامل ہے۔ اعلی صفات کا حامل خاندان جو بہترین انسانی معاشرہ کو شرمندہ تعبیر کرکے استحکام بخش سکتا ہے، اس خاتون کی فعال کردار کے مرہون منت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے اس کی کردار کی فعالیت اور راہنمائی کے لیے ایک جامع اور متوازن قانون عطاء کیا ہے اور اپنے آخری رسول ﷺ کو "ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ(3)

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَكَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا(4)

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ (5)

ترجمہ: "اللہ وہ ذات ہے جس نے بھیجا اپنا رسول ھدایت اور دین حق کے ساتھ جو غالب کردے یہ دین سب پر اگرچہ مشرکین اس کو برا مانتے ہیں"

ترجمہ: "اللہ وہ ذات ہے جس نے بھیجا اپنا رسول ھدایت اور دین حق کے ساتھ جو غالب کردے یہ دین سب پر اور کافی ہے اللہ کی گواہی"

1۔ العلق: 1

2- ابن ماجہ، ابو عبد اللہ، السنن (بیروت: دار السلام 1411ھ)، کتاب المقدمة، باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم، ح224

3۔ الصف: ۹

4۔ الفتح: ۲۸

5۔ التوبہ: ۳۳

دین اسلام کے غلبہ اور ریاستی نظم ونسق کو بہترین شورائی طرز پر چلانے میں پیغمبرِ اسلام ﷺ نے خاتون کو نہ صرف شامل رکھا، بلکہ معاشرے کے مسائل کے حل میں خواتین کے مثبت اور فعال کردار کی مدد سے اجتماعی نظام کو خاص منہج پر منظم کیا۔

اسلامی ریاست ایک ادارہ ہے، جس کا ایک عقیدہ، نصب العین، پروگرام ہے، اور اخلاقیات کا ایک مضبوط نظام اور کچھ راہنما اصول ہوتے ہیں جس میں مرد وعورت اور حاکم ورعایا ایک مشین کے کل پرزوں کی طرح باہم مربوط نظر آتے ہیں۔ کوئی بھی اجتماعی نظام افرادِ کار کو اس وقت ایک سوچ اور فکر و عمل کے تحت منظم نہیں کر سکتا ہے، جب تک سماج میں خاتون مثبت سوچ اور علم کی حامل نہ ہو۔ اگر وہ اپنے مستقبل کے نونہالان اور معمارانِ قوم کو اچھی طرح منتقل نہ کردے تو اس کے نتیجے میں ریاست اپنے تمام اداروں میں باہمی ربط پیدا کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکتی ہے۔ اسی طرح ریاست کے سماجی استحکام کے افراد کار میں عورت کے کردار کو بنیادی اہمیت حاصل ہے جسے کسی صورت نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

موضوع پر سابقہ تحقیق کام کا جائزہ (Literature Review)

ضلع سوات کے مدارس بنات کی تعلیمی و فلاحی خدمات کو اجاگر کرنے کے حوالے سے ماقبل کسی طرح کا کام نہیں ہوا ہے۔ البتہ ضلع سوات کی تاریخ وتہذیب اور قبائل پر کتب لکھی جاچکی ہیں۔ اس کے علاوہ سوات کے مشہور و معروف قراء کے بارے میں آرٹیکل لکھا گیا ہے۔

آرٹیکل:

"سوات کے مشہور و معروف قراء" مولانا قاری عطاء الرحمان صدیقی

کتب:

ڈاکٹر سلطان روم، "ریاست سوات 1915 تا 1969"، (مینگورہ: شعیب سنز پبلیشرز، 2013)

ڈاکٹر انعام الرحیم، "سوات سماجی جغرافیہ"، (مینگورہ: حجرہ سوات پبلیشرز، 2005)

فضل خالق، "ادھیانہ سوات کی جنت گم گشتہ"، (سوات: شعیب سنز پبلیشرز، 2002)

فضل ربی راہی، "سوات سیاحوں کی جنت"، (سوات: شعیب سنز پبلیشرز، 2000)

محمد آصف خان، "تاریخ ریاست سوات"، (مینگورہ: شعیب سنز پبلیشرز، جلد 1، 1958)

لیکن مدارس بنات کی دینی و فلاحی خدمات کے حوالے سے کوئی مقالہ یا تحقیقی کام نہیں ہوا ہے۔ اس لیے اس موضوع پر کام کرنے کی ضرورت محسوس کی جارہی تھی، لہذا مقالہ نگار نے اس کو موضوع بحث بنایا ہے۔

بیان مسئلہ / مسئلہ تحقیق کی وضاحت(Statement of the Problem)

ضلع سوات میں مدارس بنات کی تعلیمی وفلاحی خدمات کا جائزہ لینا،ان کے اثرات کی تحقیق کرنا،ان مدارس کو پیش آنے والے مسائل کی نشاندہی کرنا اوران مسائل کے حل کا لائحہ عمل متعین کرنا

مقاصدِ تحقیق(Objective of the Study)

1۔ ضلع سوات کے معاشرے میں مدارس بنات کے احوال اور اہمیت کا جائزہ لینا

2۔ ضلع سوات کے منتخب مدارس بنات کی تعلیمی خدمات اور معاشرے کے فلاح وبہبود کے مختلف پہلوؤں کی افادیت کو جانچنا۔

3۔ سماجی ومعاشرتی زندگی میں مدارس بنات کے کردار کی تحقیق کرنا

4۔ ضلع سوات کے مدارس بنات کو درپیش تعلیمی، تربیتی اور انتظامی مشکلات کی نشاندہی اور حل کے لیے لائحہ عمل پیش کرنا

5۔ نظام تعلیم وتربیت اور قرآن وسنت کی ترویج میں ان مدارس بنات کے کردار کا جائزہ پیش کرنا

6۔ان منتخب مدارس بنات کا اپنے علاقے پر مثبت اثرات کا تحقیقی جائزہ لینا

سوالات تحقیق(Research Questions)

1۔ ضلع سوات کے مدارس بنات کے احوال اور اہمیت کا جاننا کیوں ضروری ہے؟

2۔ معاشرے کے فلاح وبہبود میں منتخب مدارس بنات کا کردار کیسے سامنے لایا جاسکتا ہے؟

3۔ منتخب مدارس بنات کی طالبات کو درپیش تعلیمی، تربیتی اور انتظامی مشکلات کی نشاندہی کیسے کی جاسکتی ہے اور ان کے حل کے لئے کونسے اقدامات اٹھائے جاسکتے ہیں؟

4۔ مدارس بنات کا اپنے علاقے پر مثبت اثرات کا جائزہ کیسے لیا جاسکتا ہے؟

تحدید موضوع اور دائرہ کار(Delimitations of the Study)

ضلع سوات میں مدارس بنات کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ تاہم اس تحقیق میں ان مدارس بنات کو زیر بحث لانے کے لئے منتخب کیا گیا ہے، جو نسبتا قدیم ہیں اور ان کے کام کی نوعیت بھی بہت وسیع ہے۔زیر تحقیق مقالہ میں ضلع سوات میں قائم شدہ ان چند منتخب مدارس بنات کی تعلیمی اور فلاحی خدمات کا ذکر کرنے کی حد تک محدود رہے گا۔ وہ فاضلات جو کہ معاشرے میں کئی طریقوں سے

اپنی خدمات سرانجام دے رہی ہیں مثلاً یا تو وہ گھر میں بچوں کو پڑھا رہی ہیں، یا کسی مدرسے میں تدریس کر رہی ہیں، یا کسی سرکاری ادارے میں پڑھا رہی ہیں، یعنی یہ طالبات معاشرے میں کس طرح قرآن وسنت کی تعلیم کو اجاگر کر رہی ہیں۔ اس امر کی بھی

وضاحت کی گئی ہے کہ ان مدارس بنات کے موسسین کون ہیں اور یہ مدارس کب اور کہاں قائم ہوئے ہیں۔ مزید اس بات کا جائزہ بھی لیا گیا ہے کہ ان مدارس بنات کی طالبات و فاضلات کو درپیش انتظامی مشکلات و مسائل کیا ہیں اور پھر ان مسائل کے حل کے لیے تجاویز پیش کرنا اس تحقیقی کام میں شامل ہے۔

زیر تحقیق میں ضلع سوات کے چار منتخب مدارس بنات شامل ہیں:

1۔ جامعہ الفاطمہ الزہرہ للبنات رحیم آباد سوات: قائم شدہ(2000)

بانی و سرپرست مفتی اسد اللہ خان

2۔ جامعہ عائشہ للبنات سمبٹ چم مٹہ روڈ سوات: قائم شدہ(1995)

بانی و سرپرست مولانا مفتی محمد سمیع اللہ

3۔ جامعہ المحسنات للبنات تختہ بند روڈ سوات: قائم شدہ(2000)

بانی و سرپرست مولانا مفتی شکیل احمد

4۔ جامعہ عائشہ صدیقہ للبنات ڈاکخانہ روڈ سوات: قائم شدہ(2006)

بانی و سرپرست مولانا مفتی عبد المالک

اسلوب تحقیق(Research Method)

مقالہ کے تحقیق کیلئے مندرجہ ذیل اسلوب ولائحہ عمل اختیار کیا گیا ہے۔

1۔ مقالہ میں تجزیاتی اور بیانیہ اسلوب کو اپنایا گیا ہے۔

منہج تحقیق / تحقیقی طریقہ کار

1۔ اس موضوع سے متعلق سوات کے منتخب مدارس بنات اور فلاحی مراکز کا دورہ کیا گیا ہے۔

2۔ موضوع سے متعلق سوات کے منتخب مدارس بنات اور فلاحی مراکز کے سرپرستوں سے انٹرویوز لئے گئے۔

3۔ ضلع سوات میں موجود دینی مدارس و جامعات کی خدمات کے بارے میں معلومات ان کے ذاتی دستاویزات سے اکھٹی کی گئیں۔

4۔ معلومات حاصل کرنے کے لیے سلسلہ وار سوالات پر مشتمل "سوالنامہ "تیار کیا گیا۔

5۔ ان معلومات سے ضلع سوات کی خواتین کی دینی خدمات کی مختلف پہلوا جاگر کرنے کی بھرپور کوشش کی گئی ہیں۔

6۔ حواشی و حوالہ جات کے لیے یونیورسٹی کا طے شدہ فارمیٹ ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے۔

ابواب وفصول کی تقسیم وترتیب(Chaptalization of the Research Theme)

باب اول: منتخب مدارس بنات کا تعارف

فصل اول: ضلع سوات کی جغرافیائیو تاریخی پس منظر اور مذہبی صورت احوال

فصل دوم: منتخب مدارس بنات کے موسسین کا تعارف

فصل سوم: منتخب مدارس بنات کا تعارف

باب دوم: منتخب مدارس بنات کی تعلیمی خدمات اور درپیش مسائل کا جائزہ

فصل اول: زیر مطالعہ منتخب مدارس بنات کی تعلیمی کارکردگی کا جائزہ

فصل دوم: منتخب مدارس بنات کی تعلیمی خدمات کا جائزہ

فصل سوم: منتخب مدارس بنات کی تعلیمی، تربیتی اور انتظامی مشکلات

باب سوم: منتخب مدارس بنات کی تعلیمی خدمات کا جائزہ

فصل اول: معاشرے کی فلاح وبہبود میں مدارس بنات کا کردار

فصل دوم: منتخب مدارس بنات کی اندرون مدرسہ فلاحی خدمات

فصل سوم: منتخب مدارس بنات کی بیرون مدرسہ فلاحی خدمات

لیلیٰ (04-01-2022)

باب اول

منتخب مدارس بنات کا تعارف

فصل اول:

ضلع سوات کے جغرافیائی و تاریخی پس منظر اور مذہبی صورت احوال

فصل دوم:

منتخب مدارس بنات کے مؤسسین کا تعارف

فصل سوم:

منتخب مدارس بنات کا تعارف

فصل اول

ضلع سوات کے جغرافیائی و تاریخی پس منظر اور مذہبی صورت احوال

مبحث اول: ضلع سوات کے تاریخی احوال

مبحث دوم: ضلع سوات کے جغرافیائی احوال

مبحث سوم: ضلع سوات کے معاشی احوال

مبحث چہارم: ضلع سوات کی دینی و مذہبی تاریخ

مبحث اول

ضلع سوات کے تاریخی احوال

تاریخی پس منظر

سکندر اعظم کا دور

ضلع سوات قدیم اور انقلابی تاریخ کا حامل علاقہ ہے، جس کی مختصر احوال یہاں ذکر کرنا فائدے سے خالی نہ ہو گا: وادی سوات کی ابتدائی تاریخ کا پتا ہندوؤں کی مذہبی کتاب "رگ وید" میں تذکرہ سے چلتا ہے، جس میں وادی سوات کے لیے اس کا ابتدائی نام "سواستو" استعمال کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ یہاں کے ابتدائی رہائشی قوم آریائی نسل کے باشندے تھے۔ آثار قدیمہ کی دریافت اور قدیم تاریخی دستاویزات کے مطابق سوات کی تاریخ 327ء قبل مسیح شروع ہوئی جب سکندر اعظم ہندوستان پر حملہ کرنے کی غرض سے دریائے پنجکوڑہ کو عبور کرتے ہوئے دریائے سوات کے قریب موجود گاؤں بانڈی کے رستے وادی سوات میں داخل ہوا۔ سکندر اعظم نے سواستو (وادی سوات) کے اس وقت کے بڑے شہر "مساگا" پر قابض ہونے کے لیے حملہ کیا تو شہر کے باشندوں نے بہادری سے حملے کا سامنا کیا لیکن بعد ازاں بہتر جنگی حکمت عملی ہونے کی وجہ سے شہر کے باشندے شکست کے بجائے صلح پر رضامند ہو گئے۔ پھر سکندر اعظم اپنے دو جرنیلوں کی مدد سے "مساگا" کے آس پاس دو اہم شہر "بازیرہ" اور "اورہ" کو فتح کرنے میں کامیاب ہوا جو موجودہ سوات میں بریکوٹ (بازیرہ) اور اوڈیگرام (اورہ) کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ یوں مساگا شہر کو مکمل فتح کرنے کے بعد سکندر اعظم انڈس کے مغربی علاقوں پر قابض ہونے میں کامیاب ہوتے ہوئے ٹیکسیلا پہنچا۔ بعد ازاں اس بات کا کوئی سراغ نہیں ملا کہ سواستو کے باشندوں کو اسکندر اعظم کے رخصت ہونے کے بعد یونانیوں کے قبضے سے آزادی کے حصول میں کامیابی حاصل ہوئی یا نہیں۔ ([1])

موریہ خاندان کا دور حکومت

231 قبل مسیح جب سواستو (سوات) میں یونانیوں کا زوال ہوا تو یہ علاقہ "راجہ چندر گپت موریہ" کے بر سر اقتدار میں آیا اور موریہ خاندان کا عروج شروع ہوا۔ موریہ خاندان کا انتہائی طاقتور حکمران چندر گپت کا نواسا اشوک تھا جو بدھ مت قبول کرنے کے بعد اس مذہب کے پرچار کا سب سے بڑا داعی تھا۔ اس کے بہتر لائحہ عمل سے بدھ مت نہ صرف اس سلطنت بلکہ اس

1- سلطان روم، ڈاکٹر، **ریاست سوات 1915 تا 1969**، (مینگورہ: شعیب سنز پبلیشرز 2013ء)، 1/33

سے باہر کے علاقوں میں بھی ایک غالب مذہب رہا اور یہ سرزمین بدھ مت کا عظیم مرکز بن گیا۔ 403ء میں آنے والے پہلے مشہور چینی زائر "فاہین" کے مطابق اس سرزمین پر بدھ مت کا قانون چلتا تھا جبکہ ایک سو پندرہ (115) سال بعد آنے والے دوسرے چینی زائر "سنگ یون" کے مطابق اس علاقے میں اسی مذہب کا چرچا تھا۔ وقت کے ساتھ ساتھ اثر ورسوخ میں کمی آنے کے بعد اس مذہب کا زوال 630ء میں ہوا جب تیسرا چینی زائر "ہیون سانگ" نے یہاں کا دورہ کرتے ہوئے اس مذہب اور موریہ خاندان کے اقتدار کو زوال پذیر پایا۔ ([1])

ہند یونانی اور ہند تورانی حکمرانی

موریہ خاندان کے زوال کے بعد وہ یونانی اور تورانی حکمران جو سواستو میں مختلف جگہوں پر برسر اقتدار ہونے میں کامیاب ہوئے جنھیں ہند یونانی اور ہند تورانی کہا جاتا ہے ان کے دور کے سکے وادی سوات میں ملنے سے اس بات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ سوات ہند یونانی اور ہند تورانی حاکموں کے قبضے میں تھا جس میں ایک ہند یونانی حکمران مندر تھا۔ مندر کے وفات کے بعد سوات پر اس کی بیوی "اگا تھوکلیا" کی حکمرانی شروع ہوگئی جس نے بعد میں اپنے بیٹے کو بھی اقتدار میں شریک کر لیا۔ ([2])

ترک شاہی اور ہندو شاہی حکومتیں

ہند یونانی اور ہند تورانی کی حکمرانی کمزور پڑنے کے بعد 745ء میں سوات کابل کی ترک شاہی حکومت کا حصہ بن گیا جس کا خاتمہ "یعقوب بن لیث" نے 870ء میں کیا۔ اس کے بعد جو حکومت عروج پذیر ہوئی وہ ہندو شاہی خاندان کی تھی جنہوں نے وقت کے ساتھ ساتھ اس کی حدود بڑھادی۔ اس وقت "راجہ جے پال دیو" برسر اقتدار تھا۔ سوات کے علاقے بریکوٹ میں ایک کندہ تحریر معلوم ہوا ہے جس کا تعلق "راجہ جے پال دیو" کے عہد حکومت سے ہے جس سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ کسی زمانے میں سوات ہندو شاہی حکومت کا حصہ تھا۔ ([3])

1- سلطان روم، ریاست سوات 1915 تا 1969: 1/ 34

2- ایضا: 1/ 35

3- سلطان روم، ریاست سوات 1915 تا 1969: 1/ 36

محمود غزنوی کا دور

1021 ء میں سوات ہندو شاہی حکومت سے کٹ کر محمود غزنوی کی قبضے میں آگیا جو افغانستان کے بادشاہ غزنوی کا بیٹا تھا۔ محمود 998ء میں ہندو شاہی خاندان کے زوال کے بعد ریاست کا حکمران بن گیا تھا۔ اس دور میں آخری ہندو محافظ راجہ گیرا تھا جس نے سوات کے گاؤں اوڈیگرام میں دو ہزار فٹ اونچے لمبائی پر ایک قلعہ تعمیر کیا تھا اور اس قلعے میں کئی عرصے قلعہ بندی کے بعد شکست کھائی تھی۔ راجہ گیرا کے خلاف جنگ میں محمود غزنوی کا کمانڈر خوشحال خان وفات پاکر اسی گاؤں اوڈیگرام میں دفن ہوئے جہاں اب خوشحال بابا کا مزار پایا جاتا ہے اور "زیارت غازی بابا" کے نام سے مشہور ہے۔ اس دور کی مشہور یادگار سوات کے گاؤں اوڈیگرام میں موجود "غزنوی مسجد" ہے جو 1985ء میں اطالوی آثار قدیمہ کے ماہرین نے دریافت کیا تھا۔ محمود غزنوی کے دور میں یہاں کی ہندو آبادی اس بات کی پابند تھی کہ یا تو اسلام قبول کرے اور یا پھر قتل کر دیئے جائیں۔ اسی طرح سوات میں اسلام کی آمد کا دور شروع ہوا۔([1])

1-سلطان روم، ڈاکٹر، **سوات سماجی جغرافیہ**، (مینگورہ: شعیب سنز پبلیشرز 2013ء)، 1/91

مبحث دوم

ضلع سوات کے جغرافیائی احوال

وادی سوات کی وجہ تسمیہ

قدیم کتب میں وادی سوات کا ذکر مختلف ناموں سے آیا ہے۔ ایک نظریے کے مطابق وادی سوات کا نام ”سواستو“ یا ”سواستوس“ سے ماخوذ ہے۔ جو قدیم سنسکرت یا یونانی زبان میں اس وادی میں بہنے والے دریا کے لیے استعمال ہوئے ہیں۔[1] ایک اور دعوی کے مطابق یہ نام ”سویٹا“ سے اخذ کیا گیا ہے، جس کے معنی ”سفید“ اور وجہ دریائے سوات کا صاف و شفاف پانی ہے۔ پھر ایک اور دعوی یہ کیا گیا ہے کہ پانی کی بہتات کی وجہ سے وادی کا بیشتر میدانی علاقہ دلدلی ہونے کی وجہ سے چمک دار اور سفید نظر آتا تھا جس کی وجہ سے اس وادی کو ”سوادات “کہا جاتا تھا جو بعد میں تبدیل ہوتے ہوتے ”سوات “بن گیا۔[2] ایک اور خیال یہ ہے کہ یہ لفظ عربی زبان کے لفظ ”صوت “ سے نکلا ہے جو آواز یا گونج کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ نام اس نسبت سے دیا گیا ہے کہ وادی سوات میں موجود اونچے پہاڑوں سے جب آواز ٹکراتی ہے تو گونج کی شکل میں واپس آتی ہے یا پھر دیہات میں موجود دریا کے پانی کی آواز خاص کر رات کی خاموشی میں مسلسل سنائی دیتی ہے اور بالخصوص موسم بہار یا موسم گرما میں جب پانی چڑھتا ہے تو پانی کے بہاؤ کی آواز میں مزید اضافہ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور نظریے کا ذکر ملتا ہے کہ لفظ ”سوات “دو اجزا کا مرکب ہے۔ قدیم سریانی زبان میں ”سو“ جس کا مطلب ہے سورج اور ”ات “مطلب زمین۔ اس طرح سوات کا مطلب ”سورج سے منسوب سرزمین “ہوا۔ اس نظریے کی بنیاد یا تو یہ ہے کہ زمانہ قدیم میں یہاں سورج کی پرستش ہوتی تھی اور یا پھر وادی کھلی ہونے کی وجہ سے ہر وقت دھوپ سے روشن رہتی ہے۔ زمانہ قدیم کی کتابوں میں اس وادی کے لیے ”اودیانہ “نام بھی استعمال کیا گیا ہے جس کے معنی ”گلستان یا باغ “ کے ہیں اور جو اس وادی کے قدرتی حسن کی طرف اشارہ ہے۔ وادی سوات کی بے پناہ خوبصورتی، دلکشی اور حسین مناظر کے باعث اس کا نام ”اودیانہ “زیادہ موزوں نظر آتا ہے۔ عصر حاضر میں اس وادی کو اپنی قدرتی خوبصورتی کی وجہ سے جنوبی ایشیا کا سوئزر لینڈ کہا جاتا ہے۔[3]

1۔ خان، محمد آصف، **تاریخ ریاست سوات**، (مینگورہ: شعیب سنز پبلیشرز 1958ء) 1/ 24

2۔ ایضا: 1/ 25

3۔ راہی، فضل ربی، **سوات سیاحوں کی جنت**، (مینگورہ شعیب سنز پبلیشرز 2000ء)، 1/ 5

جغرافیائی پس منظر

وادی سوات خیبر پختونخواہ میں موجود ۴۰۔۳۴ڈگری شمال کی طرف اور ۲۷۔۷۲ڈگری جنوب کی طرف ایک سرسبز و شاداب وادی ہے جس کا نقطہ آغاز دریائے سوات اور دریائے پنجکوڑہ کا سنگم ہے۔ یہ پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد سے شمال مشرق کی جانب ۲۵۴ کلومیٹر جبکہ صوبائی دارالحکومت پشاور سے ۱۷۰ کلومیٹر فاصلہ پر ہے۔ اس کی آبادی ۱۲،۵۷،۶۰۲ جبکہ رقبہ ۵۳۳۷ مربع کلومیٹر ہے۔([1]) یہ ایک سابقہ ریاست تھی جسے ۱۹۷۰ میں ضلع کی حیثیت دی گئی۔ اس کے شمال میں ضلع چترال، جنوب میں ضلع بونیر اور مردان، مغرب میں ضلع دیر اور ملاکنڈ ایجنسی جبکہ مشرق میں ضلع شانگلہ ہے۔([2])

حدود اربعہ

وادی سوات کے ہمسایہ علاقوں میں مغرب کی جانب دیر، مشرق کی طرف بونیر شانگلہ اور کوہستان، شمال میں چترال اور گلگت جبکہ جنوبی سرحدوں سے ملے ہوئے علاقوں میں پشاور اور باجوڑ شامل ہیں([3])۔ ہندوکش کے پہاڑی سلسلوں میں واقع یہ وادی موسم کے لحاظ سے ہمالیہ پہاڑی سلسلوں سے مشابہت رکھتی ہے۔ طبعی جغرافیہ دان ان پہاڑوں کو "ہندوراج "یعنی کوہ ہندوکش کا حصہ کہتے ہیں جبکہ ماحولیاتی جغرافیہ دان ان پہاڑی سلسلوں کو "ٹرانز ہمالیہ " کے نام سے پکارتے ہیں۔([4]) اس وادی کے شمال مشرق سے جنوب مغرب کی طرف "دریائے سوات" بہتا ہے جس کے معاون کے زمینی کٹاؤں سے وادی سوات بنی ہے۔ چھوٹی ندیاں جیسا کہ اشو، اور اتروڑ کی ندیاں کالام کے مقام پر مل کر دریائے سوات میں شامل ہو جاتی ہیں۔([5])

وادی سوات کی حدود اور مشہور علاقے

ریاست سوات کے وجود میں آنے کے بعد اس کے حدود کچھ اس طرح متعین کیے گئے کہ لنڈاکے سے شمال مشرق کی طرف دریا کے بائیں جانب وادی کا حصہ اور دائیں جانب کا علاقہ جوادین زئی اور شموزئی کی سرحد تک ہے وادی سوات کہلایا جانے لگا۔ ذیلی تقسیم کے لحاظ سے وادی کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے جو کوز سوات (زیریں

1۔ سوات کی یہ آبادی ۱۹۹۸ کی مردم شماری کے مطابق ہے۔

2۔ سلطان روم، ریاست سوات 1915 تا1969: 1/ 5

3۔ انعام الرحیم، سوات سماجی جغرافیہ: 1/ 18

4۔ ایضا: 1/ 21

5۔ انعام الرحیم، سوات سماجی جغرافیہ: 1/ 25

سوات)اور بر سوات (بالائی سوات) کہلاتے ہیں۔ کوز سوات لنڈاکے کے شمال مشرق میں موجود چارباغ اور ننگولئی گاؤں کے دریاکے دونوں جانب کے علاقہ پر مشتمل ہے جبکہ اس کے شمال سے شمال مشرق کی طرف وادی کی اختتام تک کا علاقہ بر سوات کہلایا۔ بعد میں جب ریاستوں کی سرحدیں وسیع ہوتی گئیں تو وادی کی حدود سے باہر کے علاقے جیسا کہ خدوخیل، غوربند وادیاں اور اباسین کوہستان کے کچھ علاقوں کو بر سوات میں شامل کیا گیا۔([1])

مشہور درے

یہ وادی مختلف دروں کے ذریعے اپنے ہمسایہ علاقوں اور براعظم ایشیاکے تین اہم خطے یعنی جنوبی ایشیا، وسطی ایشیااور چین سے مربوط ہے۔ ان دروں میں جنوب اور مشرق کی طرف ملاکنڈ، مورہ، شاہ کوٹ، کڑاکڑ، چوراٹ، جوڑائی، کلیل اور کوٹکے جبکہ شمال اور مغرب میں موجود مشہور دروں میں جاروگوسر، قادر کنڈو، منجے کنڈو اور جنوب مغرب کی طرف کاٹگلہ شامل ہیں۔([2])

موسمی احوال

وادی سوات میں سال کے موسموں کی تقسیم زمینداری کی مختلف سرگرمیوں کی بناپر کی گئی ہے۔ اس لحاظ سے سال کو چھ موسموں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جس میں سپرلے (موسم بہار)، ہاڑ (خشک گرم موسم)، پشکال (نمدار گرم موسم)، آسو (ابتدائی خزاں کا موسم)، منے (آخری خزاں کا موسم) اور جمے (جاڑے کا موسم) شامل ہے۔ سال کا گرم ترین مہینہ جولائی جبکہ سرد ترین مہینہ جنوری ہوتا ہے۔ تاہم درجہ حرارت میں اونچائی کے لحاظ سے تغیر پایا جاتا ہے جیسا کہ شمال میں اونچائی والے علاقوں میں خوب برف کی تہہ جمع ہوئی ہوتی ہے جبکہ جنوب میں واقع ملاکنڈ ایجنسی میں گندم کی فصلیں لہلہارہی ہوتی ہیں۔

بارشوں کا اوسطا سالانہ مقدار

اس وادی میں بارش کے سالانہ مقدار میں تغیر پایا جاتا ہے جس کی بناپر وادی کو چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ان میں پہلا حصہ کوہستان ہے جہاں اوسطا سالانہ بارش کی مقدار 450۔700 ملی میٹر جبکہ گرمیوں میں کبھی کبھار ہوتی ہے۔ دوسرے نمبر پر بالائی سوات ہے جس میں خوازہ خیلہ سے اوپر مدین اور شانگلہ کے علاقے شامل ہیں اور سالانہ بارش کی اوسطا مقدار 1000۔1750 ملی میٹر ہے۔ تیسرا زیریں سوات جو کہ بریکوٹ سے خوازہ خیلہ تک کا علاقہ ہے۔ یہاں سالانہ بارش کی اوسطا

1- سلطان روم، ریاست سوات 1915 تا 1969، 1:1 /27

2- ایضا: 1 /29، 28

مقدار 1000۔1250 ملی میٹر ہے۔ جبکہ چوتھا علاقہ ملاکنڈ ایجنسی جو کہ بریکوٹ سے مالاکنڈ تک کا علاقہ ہے جس میں سالانہ بارش کی اوسطا مقدار 450۔700 ملی میٹر ہے۔ زیادہ بارشوں والے موسم میں دسمبر کے آخر سے اپریل کے آخر تک اور جولائی کے آخر سے ستمبر کے وسط تک کا موسم شامل ہے۔ جبکہ خشک موسم میں مئی کے آخر سے جولائی کے وسط تک اور اکتوبر کے آغاز سے نومبر کے آخر تک کا موسم شامل ہے۔([1])

پہاڑی سلسلے

وادی سوات کے جنوب میں ایلم کا پہاڑی سلسلہ، مغرب میں اتمان خیل پہاڑیاں، شمال میں لڑم پہاڑیاں جو مشرق اور مغرب میں منجے اور کامرانی پہاڑیوں تک پھیلی ہوئی ہیں جبکہ مشرق میں غوربند کی چوٹی ہے۔([2])

دریائے سوات

دریائے سوات چترال کی اونچی گھاٹیوں سے نکل کر سرچشموں کی شکل میں جنوب مغرب میں چکدرہ اور ملاکنڈ اور پھر پنج کوڑہ کی طرف بہتا ہے۔ پنج کوڑہ سے جنوب مشرق میں ابازئی تک پہنچ جاتا ہے جو کہ ضلع پشاور میں واقع ہے۔ پھر ابازئی کے مقام پر دریائے کابل میں جا گرتا ہے۔([3])

زمینی ساخت کی تقسیم

ساخت کے لحاظ سے زمین کی درجہ بندی مقامی سطح پر کی گئی ہے۔ قابل کاشت زمین جو گھر کے قریب واقع ہو "باڑی" کہلاتی ہے۔ اسی طرح جیومیٹری کی ساخت اور مقدار کے لحاظ سے زمین کے مختلف حصوں کو نام دیئے گئے ہیں جس میں زمین کا ایک چھوٹا سا بے ترتیب حصہ "غوگے"، "ایک ایسا حصہ جس کی لمبائی اور چوڑائی برابر ہو "سہ پر"، زمین کا لمبوترا حصہ "بیرہ اڑہ" اور تنگ و لمبی زمین کا ٹکڑا "کرخہ" کہلاتا ہے۔ وہ جنگلی زمین جس پر مٹی کی پتلی تہہ ہو اور سطح ڈھلوان ہو "کارین" کہلاتی ہے جو پہلے چارہ حاصل کرنے اور پھر کاشت کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ پہاڑی علاقے کو "غر"، ہموار علاقے کو "سم" اور ندیوں و دریاؤں سے گھیرے ہوئے زمین کو "ٹانگ" کہا جاتا ہے۔ جو عام طور پر چراگاہ یا موسمی فصل کے استعمال میں لائی جاتی ہے۔ وہ

1۔ انعام الرحیم، سوات سماجی جغرافیہ: 1/ 27

2۔ سلطان روم، ریاست سوات 1915 تا 1969: 1/ 28

3۔ ایضا: 1/ 29،28

مشترکہ زمین جو کے گاؤں کے احاطے میں موجود ہو اور سب لوگ اسے بطور چراگاہ استعمال کرتے ہوں "ورشو" کہلاتی ہے۔اس طرح زمین کا وہ بڑا ٹکڑا جو کہ خشک ہو اور کاشت کاری کے لئے استعمال میں نہ لائی جاتی ہو۔یعنی غیر مذروعہ ہو"میرہ" کہلاتی ہے، جو عام طور پر رہائش کے لیے استعمال ہوتی ہے۔([1])

مشہور قصبے اور دیہات

وادی سوات میں اقتصادی سرگرمیوں کے حامل بہت سے چھوٹے قصبے اور دیہات موجود ہیں جو دریا سوات کے دونوں جانب واقع ہیں اور آس پاس کے دیہاتوں کے لیے بطور ذیلی مراکز کام کرتے ہیں۔ان قصبوں میں بٹ خیلہ، تھانہ، کالام، خوازہ خیلہ، اور مٹہ شامل ہیں۔ دریا سوات کے دائیں جانب مغرب کی طرف بہت سے چھوٹے گاؤں واقع ہیں جن میں ننگولئ، کبل، شموزئی، مٹہ، کالام، درشخیلہ، کانجو، کوزہ بانڈئ، برہ بانڈئ اور کبل شامل ہیں۔ جبکہ بائیں جانب مشرق کی طرف اوڈیگرام، قمبر، بریکوٹ، مانیار، غالیگے، بٹ خیلہ، کوٹہ، توتکان، خار اور تھانہ مشہور گاؤں ہیں۔ مینگورہ کے شمال میں واقع گاؤں میں مدین، فتح پور، منگلور اور چارباغ قابل ذکر ہیں۔ مٹہ، بٹ خیلہ، شانگلہ کا ضلع بشام اور خوازہ خیلہ اپنی جغرافیائی حیثیت اور اقتصادی سرگرمیوں جبکہ کالام سیر وسیاحت کے لیے نہایت اہم ہیں جس کی بنا پر انھیں ٹاؤن کا درجہ دیا گیا ہے۔

اسی طرح وادی کے جنوبی جانب گنجان آباد دیہاتوں میں ڈھیری جولاگرام اور ڈھیری الاڈھنڈ اور مغربی اطراف میں اوچ گاؤں، دیر اور باجوڑ واقع ہیں۔ کبل کے گنجان آباد دیہات توتانو بانڈی، دیولئ، درد یال اور شاہ ڈھیری جبکہ مٹہ کے بڑے اور گنجان آباد یہاتوں میں شور، سخرہ نوخارہ، بہاروڑینگار اور چپریال شامل ہیں۔ میاندم سیر وسیاحت کے لیے مشہور ایک اہم ذیلی وادی ہے جو خوازہ خیلہ کے گاؤں فتح پور کے قریب واقع ہے۔ ضلع شانگلہ کے اہم دیہاتوں میں مارتونگ، لیولنئی، کروڑہ، پورن، شاہ پور اور میرہ قابل ذکر ہیں۔([2])

شہری علاقہ

وادی سوات کا سب سے بڑا اور مشہور شہر مینگورہ ہے جس کو وادی کے تین اطراف مشرق، مغرب اور جنوب کے کم اونچی پہاڑیوں نے گھیرا ہوا ہے۔ اس کا رقبہ 27 کلومیٹر جبکہ 1998 کے ضلعی شمار کے مطابق آبادی 174669 افراد پر مشتمل تھی جس میں اب دن بدن اضافہ ہوتا چلا جارہا ہے۔ سطح سمندر سے اس کی بلندی 2936فٹ ہے اور اس کے شمال میں دریائے سوات بہتا ہے۔ یہاں موسم سارا سال خوشگوار رہتا ہے اور درجہ حرارت حتی کہ موسم گرما میں بھی 37 سنٹی گریڈ سے زیادہ نہیں

1۔انعام الرحیم، سوات سماجی جغرافیہ:1/ 29،28

2-سلطان روم، ریاست سوات 1915تا1969: 1/ 38،37

ہوتا۔ بارش متوسط مقدار میں ہوتی ہے جبکہ مارچ، اپریل اور مئی میں زیادہ مقدار میں بہار کی بارشیں شروع ہو جاتی ہیں۔ جون کا مہینہ خشک و گرم اور اکتوبر خشک و سرد ہوتا ہے۔ یہ سوات کا تجارتی مرکز ہے جہاں سوات کا انتظامی شہر سیدو شریف بھی واقع ہے اور جس میں سوات کے مقامی اور علاقائی لوگوں کے لیے سماجی اور انتظامی خدمات کے دفاتر واقع ہیں۔([1])

جغرافیائی لحاظ سے اس وادی کی اہمیت نہایت کلیدی ہے جہاں براعظم ایشیا کے تین اہم خطے یعنی جنوبی ایشیا، وسطی ایشیا اور چین کی سرحدیں ایک دوسرے سے ملتی ہیں۔

[1] ۔انعام الرحیم، سوات سماجی جغرافیہ: 1/125

مبحث سوم

ضلع سوات کے معاشی احوال

زراعت

زراعت کسی بھی ملک کی معاشی ترقی کے لیے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔وادی سوات کی زمین زرخیز اور قابل کاشت ہے جس کے ستاسی(87) فیصد پر غلہ، پانچ فیصد پر مویشیوں کے لیے چارہ، تین فیصد پر سبزی، تین فیصد پر پھل جبکہ ایک فیصد پر دالیں، تمباکو اور گنا وغیرہ اگایا جاتا ہے۔ تجارتی مقاصد کے لیے سرد علاقوں میں اگائی جانے والی سبزیوں میں آلو، پیاز، ٹماٹر، شلغم، مٹر جبکہ پھلوں میں مالٹا، سیب، آلو کاٹ، جاپانی پھل، ناشپاتی، خوبانی، اخروٹ اور آڑو شامل ہیں جنہیں پنجاب کی بڑی منڈیوں میں فروخت کرنے کے لیے بھیجا جاتا ہے۔([1])

لکڑی

ضلع سوات کے کل 25٪ ملین ہیکٹر رقبے پر جنگلات موجود ہیں، جن میں عمارتی لکڑی خاص کر کوہستان کے علاقے میں پیدا ہوتی ہے۔ لکڑی کی پیداوار کے لیے مشہور علاقے ایلم، دوہ سرے، مالم جبہ، شانگلہ، میاندم، شین، سخرہ، چپریال، شور اور کبل وادی ہیں۔ ان علاقوں سے حاصل ہونے والے ٹمبر کا کچھ حصہ مینگورہ مارکیٹ جبکہ زیادہ مقدار میں پشاور میں فروخت کر کے زرہ مبادلہ کمایا جاتا ہے۔ یہ لکڑی فرنیچر بنانے اور بطور ایندھن بھی استعمال کی جاتی ہے۔

ادویاتی پودہ جات

ادویاتی پودہ جات برآمد کرنے میں پاکستان دنیا کے آٹھویں نمبر پر ہے جو سالانہ ملین ڈالر کے ادویات برآمد کرتا ہے۔ادویاتی پودہ جات زیادہ تر ملاکنڈ دویژن کے ضلع سوات میں پیدا ہوتے ہیں جہاں ایک سو بیس (120) سے زائد کے اقسام میں ان کو اکٹھا کر کے قومی اور بین الاقوامی منڈیوں میں فروخت کر کے زر مبادلہ کمایا جاتا ہے۔ بیرونی ممالک میں جرمنی، فرانس، ہندوستان اور وسطی ایشیا کے ممالک شامل ہیں جہاں ان ادویاتی پودوں کی برآمد وافر مقدار میں ہوتی ہے۔([2])

1-انعام الرحیم، سوات سماجی جغرافیہ: 1/236

2-ایضا: 1/237

معدنی پیداوار

ضلع سوات کے اہم معدنیات میں لوہا، کرومیم، سیسہ، کورنڈم اور نکل جبکہ قیمتی پتھر میں زمرد شامل ہیں۔ماربل کے لیے ملاکنڈ ڈویژن مشہور ہے جہاں سے ملک کی ضرورت کا تقریبا نصف حصہ سے زائد نکالا جاتا ہے۔ مقامی پیدا شدہ ماربل پشاور، راولپنڈی، لاہور اور اسلام آباد بھیجا جاتا ہے۔

پن بجلی کی پیداوار

دریائے سوات اور معاون ندیوں، کالام اور شانگلہ پر حکومت کی تعاون سے چھوٹے پاور سٹیشن بنا کر پن بجلی بنائی جاتی ہے۔ جو مقامی علاقوں میں رہائش پذیر لوگ بطور گھروں کی روشنی، آٹا پیسنے اور لکڑی چرائی کی مشینوں کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

اون کی دستکاری کی تجارت

ضلع سوات میں ہاتھ سے بنائی گئی اون کی دستکاری کی اشیا اندرون اور بیرون ممالک میں مشہور ہیں۔ اشیا کی معیار اور نئی رنگوں کی جدت پیدا کرنے سے اس کی تجارت کو بہت فروغ حاصل ہوا ہے۔ مرغزار کے گاؤں اسلامپور میں موجود دستکار ایک اندازے کے مطابق سالانہ 120 ملین روپے کماتے ہیں۔ ان کی بنائی ہوئی اونی اشیا ملک کے بڑے شہروں کے علاوہ مشرقی ایشیا کے ممالک میں بھی بھیج کر بھاری مقدار میں زرمبادلہ کماتے ہیں۔ ([1])

معاش میں سیاحت کا کردار

وادی سوات اپنی قدرتی خوبصورتی، راعنائی اور آثار قدیمہ کی وجہ سے پورے ملک میں سیاحت کے لیے مشہور ہے۔ مالم جبہ، وادی کالام، مدین، بحرین، مرغزار، اور میاندم اہم سیاحی مقامات ہیں۔ سیاحوں کے قیام وطعام کے لیے کالام، مدین، بحرین اور کالام میں ہوٹل بنائے گئے ہیں جہاں ایک اندازے کے مطابق سالانہ دس ہزار سے زائد سیاح قیام کرتے ہیں۔ اس سے ملک کی معیشت کو بہت فروغ ملتا ہے۔ ([2])

1-انعام الرحیم، سوات سماجی جغرافیہ: 1/ 247

2-ایضا: 1/ 249

زمرد کی کانیں

ضلع سوات میں پہلی مرتبہ زمرد کی کان 1958 میں دریافت ہوئی۔اس کی کھدائی حکومت کے کنٹرول میں ہے جبکہ پالش شدہ پتھروں کی فروخت جیم سٹون آف پاکستان کے تحت کی جاتی ہے۔ زمرد کی فروخت ملک کے اندرونی حصوں کے علاوہ بیرونی ممالک میں بھی کی جاتی ہے جو ملک کی معاشی ترقی میں خاطر خواہ اضافہ کرتی ہے۔([1])

1-انعام الرحیم، سوات سماجی جغرافیہ: 1/ 250

مبحث چہارم

ضلع سوات کی دینی ومذہبی تاریخ

وادی سوات میں دین اسلام کا داخلہ

افغانستان کے شہر خراسان کو اسلامی لشکر نے خلیفہ سوم حضرت عثمان کے عہد خلافت میں فتح کیا تو رفتہ رفتہ پورے افغانستان میں دین اسلام پھیلنا شروع ہوا اور عباسی دور خلافت میں پورے افغانستان پر دین اسلام کا بھرپور غلبہ آگیا۔ لیکن اس دور میں سوات دین اسلام کی روشنی سے محروم رہا اور گیارھویں صدی میں محمود غزنوی کے دور تک اسلام کی سعادت حاصل نہ کرسکا۔ گیارھویں صدی کے آغاز میں جب سلطان محمود غزنوی نے باجوڑ کے رستے داخل ہو کر سوات پر قبضہ کیا تو یہاں بدھ مت مذہب کے پیروکار موجود تھے۔ محمود غزنوی نے دریائے سوات کے شمالی علاقوں یعنی شامزئی، نیک پی خیل اور شموزئی میں دین اسلام کی پرچار کے لیے اپنے فوج کو کمانڈر خواجہ ایاز کی سرکردگی میں روانہ کیا۔ اس کے بعد اپنی فوج کے ساتھ فاتحانہ شان سے بڑھتے ہوئے سوات کے گاؤں اوڈیگرام میں داخل ہوا اور یہاں کے آخری بدھ حکمران راجہ گیرا کو شکست دے کر اسلام کی تبلیغ شروع کی۔ یوں سوات میں بدھ اقتدار ختم ہو گیا۔ راجہ گیرا کے قتل کے بعد وہ ہندو جنہوں نے اسلام قبول نہیں کیا تھا کوہستانوں میں چھپ گئے۔ اسلام کی تبلیغ کی اس جہاد میں محمود غزنوی کے ساتھ پٹھانوں کے قبیلے دلازاک، اتمان خیل، اور یوسف زئی شامل تھے جو پندرھویں صدی میں اس علاقے میں آباد ہوئے اور سوات کو پٹھانوں کی تحویل میں لے لیا گیا۔ یوں سلطان محمود غزنوی کے دور میں سوات کو دین اسلام کی سعادت حاصل ہوئی۔([1])

یوسفزئی پٹھان کا شجرہ نسب اور دین اسلام سے تعلق

"یوسفزئی" پٹھانوں کا ایک معزز اور طاقتور قبیلہ ہے جو پٹھانوں کی قوم "خشی" کی ایک شاخ ہے۔ یہ قبیلہ سوات میں چار سو سال سے آباد ہے اور اس علاقے کو انہوں نے بزور شمشیر حاصل کیا ہے۔ اس قبیلے کا سلسلہ نسب پٹھانوں کے مورث اعلی "قیس عبد الرشید" سے شروع ہوتا ہے۔ حضرت خالد بن ولید ایک مشہور صحابی اور اسلام کا ایک بہادر جرنیل تھا، جو افغان نسل سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ نے جب اسلام قبول کیا تو اپنے افغان (پختون) بھائیوں کو اسلام قبول کرنے کی دعوت بھیجی جو اس زمانے میں کوہستان کے "مسلمان غور" کے علاقے میں آباد تھے۔ مذہبی یا قومی معاملہ میں جرگہ سے متفقہ فیصلہ کرنے والے افغان پختون نے حضرت محمدؐ سے دین اسلام سے متعلق معلومات لینے کے لیے اپنے نمائندے "قیس عبد الرشید" کی سرپرست

1-انعام الرحیم، سوات سماجی جغرافیہ: 1/29

میں ایک وفد مدینہ بھیجا۔ جنہوں نے نبی کریم ﷺ سے ملنے کے فورا بعد اسلام قبول کیا۔ اس لحاظ سے پٹھانوں کا سلسلہ نسب ” قیس عبدالرشید “ سے شروع ہوتا ہے جو کہ آج سے کم وبیش چودہ سو سال پہلے موجود تھے۔ ”قیس عبدالرشید “ کے تین بیٹوں میں سے ایک کا نام ”قرشبون “ تھا جن کی اولاد میں سے پٹھانوں کے قبیلے یوسفزئی، مہمند، داودزئی اور خلیل شامل ہیں۔ گیارہویں صدی تک علاقہ سوات کا نام ”سواستو“یا”اودیانہ “ تھا لیکن جب یوسفزئی قبیلے کے سواتی پٹھانوں نے چودھویں صدی کی ابتدا میں اس علاقے میں ایک طاقتور اور منظم قبیلے کی حیثیت اپنالی تو ان کی آبادکاری کے بعد یہ علاقہ ”سوات “ کے نام سے مشہور ہوا۔ اس سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے ، کہ ”سواتی پٹھان “ان کا قبائلی نام ہے نہ کہ سوات میں رہنے کی وجہ سے ۔([1])

ضلع سوات میں عصری تعلیم کی ابتداء

1926 میں والی سوات کے دور میں ضلع سوات میں عصری تعلیم کا ایک چھوٹا سا جال بچایا گیا تھا۔ جس کا انتظام چلانے کے لئے وسیع اختیارات کا حامل ایک ڈائریکٹر موجود تھا۔ ڈائریکٹر اپنی پیشہ ورانہ مہارت اور تجربات کو بروئے کار لاتے ہوئے انقلابی تعلیمی اصلاحات لانے کے لئے کوشاں رہا۔ اس کے ماتحت چند کلرک تھے۔ ہائی اور مڈل سکول کے ہیڈماسٹر پرائمری سکول کے نظم ونسق چلانے کے ذمہ دار تھے اور ان کے زیر نگرانی کام کرتے تھے۔ نادار طلبہ کو یونیفارم اور کتابوں کی فراہمی کے لئے سرکار کی طرف سے ایک مخصوص رقم ڈائریکٹر کو دی جاتی تھی اور گذشتہ سال کی پرانی کتابیں واپس وصول کی جاتی تھیں۔ سرکار کی طرف سے کتب کی فراہمی کا سلسلہ آج بھی چلتا ہے۔ ہائی کلاسز کے طلبہ سے سالانہ ایک روپے کے حساب سے تعلیمی فنڈ لیا جاتا تھا جبکہ فیس کوئی نہیں تھی۔ اسی طرح کھیل میں شرکت کرنے والے طلبہ کو وردی کی فراہمی بھی سرکاری وظیفے سے کی جاتی تھی۔ ہر سال لوکل اور صوبائی ٹورنامنٹ سرکاری اخراجات سے منعقد کئے جاتے تھے۔ اعلیٰ تعلیم کے لئے ذہین طالبات کو وظیفے دیے جاتے۔ دور دراز طلبات کی رہائش کے لئے کالجوں میں ہاسٹل کی سہولت موجود تھی۔ طلبہ کے لئے تعلیمی ادارے میں آنے جانے کے لئے ٹرانسپورٹ کے نظام کے طور پر سرکاری بسیں موجود تھیں۔ والی سوات نے واضح احکام جاری کیے تھے۔ ان سرکاری بسوں میں کسی بھی قسم کی خرابی کی وجہ سے طلبہ کا تعلیمی اداروں میں آنے جانے میں رکاوٹ برداشت نہیں ہوگی۔

ان تعلیمی اداروں کے لئے فرنیچر، کتب، لائبریری سائنس اور سپورٹس کا سامان، پنکھے، پینے کے پانی کے لئے کولر اور دیگر سازوسامان کی فراہمی کی ذمہ داری ڈائریکٹر تعلیم کے سپرد تھی۔ ہر تعلیمی ادارے کے ہیڈماسٹر سے سامان کی تحریری ڈیمانڈ لی

1- محمد آصف خان، تاریخ ریاست سوات: 1/ 30،29

جاتی تھی اور حکمران سوات سے معیار اور قیمتوں کی منظوری لیکر سامان خریدا جاتا تھا۔ پھر سرکاری ٹرکوں کے ذریعے ایک ایک سکول میں پہنچایا جاتا تھا۔ ہیڈماسٹر ایک ہی دن میں اپنے ملازم کو دفتر تعلیم بھیج کر اپنا مطالبہ پورا کرواتا تھا اور ہمہ وقت سکول کی تعلیمی حالت بہتر بنانے میں مگن رہتا تھا۔ اساتذہ کی تقرری میرٹ کی بنیاد پر مملکت کے سربراہان خود کرتے، جبکہ تبادلوں کا اختیار ناظم تعلیم کو حاصل تھا۔ تبادلہ مستقل سکونت کو مدنظر رکھ کر کی جاتی تھی۔ بہت کم ہیڈماسٹر اور اساتذہ ضرورت کی بنا پر دور مقامات میں تعینات ہوتے، لیکن ان کو رہائش کے لئے حکمران کی طرف سے سرکاری پکے مکانات مہیا کئے جاتے تھے۔ اور ان کی تنخواہوں میں "مسافت الاؤنس" اور "سفری الاؤنس" شامل کر لئے جاتے تھے۔ نئے مقرر شدہ اساتذہ کو تربیت دی جاتی تھی جس کے اخراجات سرکاری خزانے سے دیے جاتے تھے۔ ہر استاد کو پرائیویٹ طور پر اپنی تعلیم جاری رکھنے کی اجازت تھی اور نتیجہ آنے کے بعد حوصلہ افزائی کے طور پر تنخواہ اور سکیل میں اضافہ کیا جاتا تھا۔ اس کے علاوہ اساتذہ اور کلرک کو مراعات بھی دیے جاتے تھے۔ اگرچہ خراب کارکردگی دکھانے پر تنخواہ میں سالانہ اضافہ کچھ وقت کے لئے روک دیا جاتا تھا۔ اس کے برعکس بہتر نتیجہ دکھانے والے اساتذہ اور کلرک کو ایک ماہ کی اضافی تنخواہ بطور انعام دی جاتی تھی۔ استاد کو اپنی شکایت ناظم یا حکمران اعلیٰ تک پہنچانے کے لئے دفتر تعلیم میں جانے کے لئے کوئی نہیں روک سکتا تھا۔ انہیں سہولتوں کی وجہ سے اساتذہ اپنی پوری لگن اور محنت کے ساتھ درس و تدریس میں مصروف رہتا اور تعلیم کی سطح اور معیار بلند رہا۔ اس نظام تعلیم کی بدولت ضلع سوات میں تعلیم کی شمع روشن رہی اور تعلیمی سطح بلند سے بلند تر ہوتا گیا۔ ([1])

ضلع سوات میں تعلیم کی موجودہ صورت حال

ضلع سوات میں 1929 سے لیکر اب تک کا زمانہ تعلیم کے میدان میں مسلسل ترقی کی راہ پر گامزن ہونے کا دور ہے، جس سے مقدار و معیار تعلیم دونوں میں اضافہ ہوتا چلا آرہا ہے۔ 2015 کے سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ضلع سوات میں مکتب سکولوں کی تعداد 2115 ہے۔ پرائمری سطح کی تعلیم کے لئے لڑکیوں کے 433 جبکہ لڑکوں کے 843 سکول موجود ہیں۔ جن میں 5651 خواتین اور 8694 مرد اساتذہ تعینات ہیں۔ سکولوں کی تعداد میں ہر سال خاطر خواہ اضافہ ہو رہا ہے۔ سرکاری سطح پر ہائی اور ہائیر سیکنڈری سکولوں کی تعداد سینکڑوں میں ہے۔ اس کے علاوہ ضلع سوات میں سوات یونیورسٹی اور پوسٹ گریجویٹ جہانزیب کالج کے قیام سے تعلیمی انقلاب آیا ہے۔ پرائیویٹ سیکٹر میں بھی سکولوں اور کالجوں کے تعلیم میں ترقی کی خدمات قابل تحسین ہیں۔ ([2])

1- سلطان روم، "**ریاست سوات 1915ء تا 1969 کی ایک تحریر**"، روزنامہ "مشرق"، 13 مارچ، 1980ء

2- https:// swatnews.com/ 15/ 08/ 2015/ 2 PM

ضلع سوات میں دینی تعلیم کی ابتداء اور مدارس کا قیام

ضلع سوات کے علماء نے دینی تعلیم اور مسجد و مدرسہ کا معاشرے میں کردار کو مد نظر رکھتے ہوئے دینی مدارس قائم کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس کی تکمیل کے لئے امداد باہمی اور رضاکارانہ طور پر عوامی چندہ اکٹھا کیا گیا اور دینی مدارس کے قیام کا سلسلہ شروع ہوا۔ ابتداء میں کوز سوات کے تحصیل مٹہ اور مینگورہ شہر میں دینی مدارس قائم ہوئے۔ پھر ضرورت کے تقاضے سے اس میں اضافہ ہوتا گیا۔ موجودہ دور میں ضلع سوات میں 123 سرکاری و غیر سرکاری دینی مدارس و جامعات دینی علوم کی نشر و اشاعت میں اپنا فعال کردار ادا کرنے میں مصروف ہیں۔ اور ضلع کی معیشت پر بھی انکے براہ راست اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ ([1])

ضلع سوات میں مدارس بنات کا قیام

ضلع سوات دو حصوں یعنی سوات بالا (بر سوات) اور سوات زیریں (کوز سوات) پر مشتمل ہے۔ سوات بالا میں مدارس بنات کا باقاعدہ قیام 1985 میں عمل میں آیا۔ جس کی بنیاد اس جامعہ کے بانی مفتی مولانا سمیع اللہ اور مولانا نور النبی صاحب نے جامعہ العائشہ للبنات کے نام سے رکھی۔ جامعہ کے لئے ضلع سوات کے تحصیل مٹہ کے علاقے سمبٹ چم کا انتخاب کیا گیا جو کہ سوات بالا کی ایک تحصیل ہے۔ اسی طرح سوات زیریں میں پہلا مدرسہ بنات 1987 میں مدرسہ بنات سنگوٹہ سوات کے نام سے قائم ہوا۔ سنگوٹہ سوات زیریں کا ایک شہر ہے۔ ([2])

ضلع سوات میں تعلیم نسواں پاکستان کے دیگر شہروں اور علاقوں کی طرح حکومت کے لئے ایک چیلنج ہے۔ کیونکہ یہ ایک ایسا ضلع ہے۔ جہاں عورتوں کو شرعی پردہ کا پابند ہو کر گھر کی چار دیواری میں زندگی گزارنی پڑتی ہے۔ اور مرد تعلیم نسواں کے حق میں نہیں ہیں۔ ایسے معاشرے میں عورتوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنا ایک مشکل کام ہے۔ تاہم ضلع سوات کے مدارس بنات کی خدمات اس سلسلے میں قابل تحسین ہیں۔ ضلع سوات کے تمام مدارس بنات اپنے محدود وسائل کو بروئے کار لا کر بچیوں اور خواتین کو دینی علوم کے زیور سے آراستہ کرنے میں اپنی بھرپور خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔

ضلع سوات میں رجسٹرڈ مدارس بنات کی کل تعداد

عصر حاضر میں ضلع سوات میں مدارس بنات کی کل تعداد 123 جبکہ جامعات للبنات کی تعداد 31 ہے۔ یہ تمام مدارس و جامعات علاقے کے طول عرض میں اہل علاقہ کے لئے دینی و فلاحی خدمات سر انجام دینے میں اپنا قابل تحسین کردار ادا کر

1- سلطان روم، "**ریاست سوات 1915ء تا 1969 کی ایک تحریر**"، روزنامہ "مشرق"، 27 مئی، 1980

2۔ مفتی نور النبی، "مدارس بنات کی تعلیمی اور فلاحی خدمات: ضلع سوات کے منتخب اداروں کا جائزہ"، انٹرویو کنندہ: لیلیٰ، 5 مارچ 2020ء

رہے ہیں۔ ان مدارس وجامعات کا الحاق وفاق المدارس عربیہ پاکستان کے ساتھ ہوا ہے۔ لیکن اس علاقے میں کثیر تعداد میں ایسے چھوٹے مدارس بھی موجود ہیں جو غیر الحاق شدہ ہیں۔ اور گھریلو سطح پر آس پاس کی بچیوں اور خواتین کو قرآن مجید کا ناظرہ، تجوید، حفظ اور ترجمہ و تفسیر سے بہرہ ور کرنے میں مصروف ہیں۔([1])

ضلع سوات کے مدارس بنات کا تعلیم نسواں کی ترقی میں کردار

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ کسی بھی قوم کو خصائل فاضلہ و شمائل جمیلہ سے مزین کرنے، دین سے روشناس کرنے اور تہذیب و ثقافت سے بہرہ ور کرنے میں اس قوم کی خواتین کا ایک اساسی اور مرکزی کردار ہوتا ہے۔ ماں کی گود بچے کا اولین مدرسہ ہے جہاں سے سیکھنے کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔ اس لیے یہ کہنا غلط نہیں کہ ایک عورت کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنا گویا ایک گھرانے اور خاندان کو تعلیم سے روشناس کرنے کے مترادف ہے۔

عورت معاشرے کی بنیادی اکائی ہے، اور جس معاشرے کی بنیادی اکائی یعنی عورت تعلیم یافتہ ہوگی۔ اس معاشرے کی ترقی میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈال سکتا۔ علم کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ہمارے پیارے پیغمبر نے علم کو صدقہ جاریہ قرار دیا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

"إذا مات الإنسان انقطع عنه عمله إلا من ثلاثة إلا من صدقة جارية أو علم ينتفع به أو ولد صالح يدعو له"

ترجمہ: "انسان جب فوت ہو جائے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے، سوائے تین اعمال کے: صدقہ جاریہ، ایسا علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے اور صالح اولاد، جو اس کے لئے دعا کرتی رہے۔"([2])

خواتین کو تعلیم سے روشناس کرانا امت مسلمہ کی ایک اہم ذمہ داری ہے۔ اور ضلع سوات میں نہ صرف بچوں اور بچیوں بلکہ تعلیم بالغان کا بھی اہتمام موجود ہے۔ کیونکہ یہی بزرگ مائیں نوجوان نسلوں میں تعلیم اور تربیت کی روح کو بیدار رکھتی ہیں۔ دینی علوم کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے ضلع سوات کے علماء بھی اس کی اشاعت و ترویج میں اپنا بھرپور کردار ادا کر رہے ہیں۔ علماء کی انتھک محنت کا نتیجہ ہے، کہ آج ضلع سوات میں ایسی بزرگ خواتین بھی موجود ہیں۔ جنہوں نے عصری تعلیم سرے سے حاصل نہیں کیا لیکن فقہی مسائل اور تفسیر قرآن مجید پر مکمل عبور رکھتی ہیں۔

1۔ مفتی شکیل احمد المظہری، "مدارس بنات کی تعلیمی اور فلاحی خدمات: ضلع سوات کے منتخب اداروں کا جائزہ"، انٹرویو کنندہ: لیلیٰ، 11 اپریل، 2020

2۔ الترمذی، محمد بن عیسی، السنن (ریاض: 1413ھ)، کتاب ابواب الاحکام، باب في الوقف، ح 4223

ضلع سوات کے مختلف ادوار

اکتوبر 2005 میں سوات شدید زلزلوں کا شکار ہوا جس میں مالی اور جانی نقصانات ہوئے۔ پھر 2008-2010 تک سوات پر طالبان اور پاک فوج کے درمیان جنگ جاری رہی۔ طالبان مسلح گروہ کی شکل میں اس علاقے پر قابض ہوئے اور شرعی قانون کی خام شکل کو نافذ کرنے کے لئے تشدد اور سختی سے کام لینے لگے۔ جس کے نتیجے میں لاکھوں لوگ بے گھر ہو کر یہاں سے ہجرت کر گئے۔ طالبان اس علاقے میں لڑکیوں کی تعلیم کے خلاف تھے جس کے نتیجے میں اس علاقے میں موجود تعلیمی اداروں کو نقصان پہنچانے لگے۔ محکمہ تعلیم سوات خیبر پختون خواہ کے مطابق طالبان نے تقریبا172 سکولوں کو جلا دیا تھا۔64 سکولوں کی عمارت کو نقصان پہنچایا تھا۔ جس کے نتیجے میں 32 ہزار طالبات اور 17 ہزار طلبہ سکول سے محروم ہو گئے تھے۔ اور سوات تعلیمی میدان میں تنزلی کا شکار رہا۔ پھر جولائی 2010 میں ضلع سوات میں سیلاب آیا جس سے سوات کے بیشتر علاقے متاثر ہوئے اور مقامی لوگوں کو مالی و جانی نقصان کا سامنا کرنا پڑا۔ ([1])

ان حالات کی وجہ سے سوات میں موجود مختلف شعبہ جات جیسا کہ شعبہ تعلیم، شعبہ صحت، اور سیر و سیاحت کو شدید نقصان پہنچا اور معاشی تنزلی رہی۔

ضلع سوات کی موجودہ صورت حال

شعبہ تعلیم

2008-2010 کے دوران بگڑتے ہوئے حالات اور قدرتی آفات کی وجہ سے سوات کے شعبہ تعلیم کو جتنا نقصان پہنچا تھا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس پر قابو پایا گیا۔ اور یوں یہ شعبہ ترقی کی راہ پر گامزن ہوا۔ مختلف کالجز اور یونیورسٹیز میں روزبہ روز نئے شعبہ جات کھل رہے ہیں جن میں لاکھوں طالبہ اور طلبہ زیر تعلیم ہیں۔

شعبہ سیاحت

حالات بہتر ہونے کے بعد سیاحوں نے دوبارہ سوات کا رخ کیا ہے۔ محکمہ سیاحت سوات کے مطابق 2018 میں ملکی و غیر ملکی سیاحوں کی تعداد تقریبا ایک ملین تھی جو 2019 میں اضافے کا باعث بنا اور یہ تعداد ملین سے بھی تجاوز کر گئی۔ غیر ملکی سیاحوں کی آمد کے لئے آسان ویزہ پالیسی بنائی گئی ہے۔ سیاحت کے لئے آنے والے لوگ جن ممالک سے آتے ہیں ان میں

1- سلطان روم، "**ریاست سوات 1915ء تا1969 کی ایک تحریر**"، روزنامہ "مشرق"، 13 فروری، 1989

ترکی، چین، ملائیشیا، عرب امارات اور امریکہ شامل ہیں۔ چونکہ سوات کو اپنی فطرتی خوبصورتی کی وجہ سے پاکستان کا سوئیزر لینڈ کہاجاتاہے اس لئے اس کی خوبصورتی سے لطف اندوز ہونے کے لئے سیاح یہاں کارخ کرتے ہیں اور اس سے سوات کی سیاحت کو فروغ ملتاہے۔ سوات میں سیر و سیاحت کے لئے گبین جبہ، جاروگو آبشار، بحرین، کالام، مدین، فضاگٹ، مرغزار، ملم جبہ، درال اور مہوڈنڈ مشہور جگہیں ہیں۔ ([1])

شعبہ زراعت

شعبہ زراعت بھی ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ جگہ جگہ سڑکوں کا جال بچھایا گیاہے۔ درآمدات اور برآمدات میں خاطر خواہ اضافہ ہواہے۔ خرید وفروخت میں اضافہ پایا گیاہے اور پھل وسبزیوں کی مختلف اقسام کی کثیر پیداوار سے شعبہ زراعت کو ترقی ملی ہے۔ جو کہ معاش اور آمدنی کا ذریعہ ہیں۔([2])

دینی حالت

علاقے کی اکثریت مذہب پر سختی سے کاربند ہیں۔ ابتداء سے آج تک مختلف دینی تحریکات اسی کا نتیجہ ہیں۔ مذہبی علوم کو عام کرنے کے لئے دینی مدارس کا ایک مکمل نیٹ ورک موجود ہے۔ ریاست سوات کے وقت حکومت کی سرپرستی سے چلنے والے دینی مدارس آج بھی قائم ودائم ہیں۔ اس کے علاوہ دیگر ہزاروں دینی مدارس دینی علوم کی نشرواشاعت اور ترویج میں مصروف ہیں۔ ان میں چند منتخب مدارس مندرجہ ذیل ہیں:

دارالعلوم سیدو شریف، دارالعلوم چارباغ، دارالعلوم مٹہ، جامعہ مظاہر العلوم خونہ گل محلہ مینگورہ، مدرسہ تعلیم القرآن کلاتھ مارکیٹ، جامعہ الاظہر العلوم فیض آباد مینگورہ، جامعہ المظہر العلوم مینگورہ سوات، مدارس بنات میں جامعہ المحسنات للبنات، جامعہ عائشہ صدیقہ للبنات، جامعہ فاطمہ الزہرا رحیم آباد بھی اہمیت کے حامل ہیں۔ ان مدارس میں ہزاروں طالبات اور معلمات دین کی خدمت اور تعلیم و تعلم میں دن رات گزارتی ہیں۔ سوات کے ان مدارس کی فاضلات کو نہ صرف پاکستان بلکہ تمام امت مسلمہ قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، جو مختلف مقامات پر دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

---

[1] - سلطان روم، "**ریاست سوات 1915ء تا 1969ء کی ایک تحریر**"، روزنامہ "مشرق"، 13 جون، 1980ء

[2] -ایضا: 34/1

فصل دوم

منتخب مدارس بنات کے موسسین کا تعارف

مبحث اول: جامعہ المحسنات کے مہتمم مولانا مفتی شکیل احمد کا تعارف

مبحث دوم: جامعہ عائشہ صدیقہ کے مہتمم مولانا مفتی عبد المالک کا تعارف

مبحث سوم: جامعہ عائشہ کے مہتمم مولانا نور النبی احمد بن میاں سید خوشحال کا تعارف

مبحث چہارم: جامعہ فاطمہ الزہرا کے مہتمم مفتی اسد اللہ بن ڈاکٹر حبیب اللہ کا تعارف

مبحث اول

جامعہ المحسنات کے مہتمم مولانا مفتی شکیل احمد کا تعارف

نام ونسب

آپ کا نام ”شکیل احمد المظہری بن دوست محمد بن علی اکبر“ جبکہ عرف ”مفتی صاحب“ ہے۔

ولادت

حضرت مہتمم صاحب کے والد دوست محمد صاحب پیشے کے اعتبار سے پاکستان فضائی فورس سے منسلک تھے۔ آپ نوکری کے سلسلے میں کراچی میں مقیم تھے، جہاں مہتمم صاحب کی ولادت 30 اکتوبر 1974 بمطابق 14 شوال 1394 ہجری کو ہوئی۔ آپ کی جائے پیدائش کراچی ہے۔

شہریت

آپ کی شہریت پاکستانی اور تعلق ضلع سوات کے تحصیل ”مٹہ“ سے ہے جو خوازہ خیلہ کا نواحی علاقہ ہے۔ آپ کے آبائی گاؤں کا نام گولڑہ ہے جہاں آپ کے آباؤاجداد مقیم ہیں اور اپنی جائیداد کی نگرانی کرتے ہیں۔ آج کل آپ کی رہائش ضلع سوات کے گاؤں ”بلوگرام تختہ بند“ میں ہے جو مینگورہ شہر کا نواحی علاقہ ہے۔

خاندانی پس منظر

آپ پشتون کے سب سے بڑے قبیلے یوسفزئی قمبر خیل سے تعلق رکھتے ہیں، جو پاکستان کے صوبہ خیبر پختون خواہ کے ضلع سوات میں آباد ہیں۔ خاندانی لحاظ سے آپ کا تعلق ”مولیان“ خاندان سے ہے جو یوسفزئی قبیلے کی ایک شاخ ہے اور ضلع سوات میں مقیم ہے۔ ”مولیان“ خاندان یوسفزئی میں نہایت معزز اور دین دار و پرہیزگار تصور کیا جاتا ہے۔

بچپن اور تعلیم

حضرت مہتمم صاحب نے ابتدائی تعلیم کراچی سے حاصل کی جہاں آپ نے ہر جماعت میں نمایاں پوزیشن لی۔ اس طرح تعلیمی میدان میں آپ کی کارکردگی روزِ اول سے نمایاں تھی۔ آپ ہمیشہ ایک قابل اور باادب شاگرد ثابت ہوئے۔ کراچی میں

ساتویں جماعت پاس کرنے کے بعد جب آپ کے والد محترم پاکستان فضائی فورس سے ریٹائرڈ ہوئے اور کراچی چھوڑ کر اپنے آبائی گاؤں "مٹہ" میں قیام پذیر ہوئے تو حضرت مہتمم صاحب نے یہاں آکر اپنا تعلیمی سلسلہ جاری کیا اور نمایاں کامیابی کے ساتھ میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ پھر بارھویں جماعت پرائیویٹ امتحانات کے ذریعے پاس کیا۔ بعد ازاں مفتی کورس کے لیے 18 سال کی عمر میں آپ کو کراچی بھیجا گیا۔ درس نظامی اور مفتی کورس کے کچھ درجے کراچی کے جامعہ "ملیر بنوری ٹاؤن سے" اور بقیہ درجے "مظہر العلوم مینگورہ سوات" سے مکمل کیے اور 1999 میں یہی سے آپ کی فراغت ہوئی۔ ([1])

مشہور اساتذہ کرام

اپنے طالب علمی کے زمانہ میں آپ نہایت قابل اور ذہین اساتذہ کرام سے مستفید ہوئے جنہوں نے آپ کی اخلاقی، روحانی، دینی اور تعلیمی تربیت نہایت احسن طریقے سے کی۔ آپ کے معزز اساتذہ کرام میں مندرجہ ذیل شخصیات شامل ہیں:

1۔ مولانا سردار علی حفظہ اللہ (جامعہ المظہر العلوم سوات)

2۔ مولانا مشتاق احمد (جامعہ المظہر العلوم کراچی)

3۔ مولانا فضل محمدؒ (جامعہ المظہر العلوم کراچی)

4۔ مولانا تاج محمدؒ (جامعہ المظہر العلوم کراچی)

5۔ مولانا محمد طیب (جامعہ المظہر العلوم کراچی)

6۔ مولانا محبوب علی صاحب (جامعہ المظہر العلوم سوات)

7۔ مفتی محمد امین (شیخ الحدیث جامعہ الفاروقیہ کراچی)

8۔ مولانا عبد الغفار (ناظم جامعہ الفاروقیہ کراچی)

9۔ مولانا سلیم اللہؒ (صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان / مہتمم جامعہ فاروقیہ کراچی)

10۔ مولانا سرفراز صفدرؒ (شیخ الحدیث جامعہ نصرت العلوم گجرانوالہ)

11۔ مولانا پیر بارک اللہ صاحب المعروف گھڑئی باباجی (سجادہ نشین خانقاہ سیراجیہ گھڑئی چپریال)

12۔ مفتی نظام الدین شامزئیؒ (مفتی اعظم پاکستان شیخ الحدیث جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی)

13۔ مولانا بخت افسرؒ (شیخ الحدیث، جامعہ المظہر العلوم سوات)

1۔ مفتی شکیل احمد المظہری، انٹرویو

تدریسی خدمات اور امامت وخطابت

مفتی کورس سے فراغت کے بعد آپ کی شخصیت میں وہ تمام صفات وکمالات موجود تھے جو ایک دینی وعلمی میدان میں بطور خدمات پیش کرنے کے لیے کافی ہوتی ہیں، مثلا وسعت فکر، سنجیدگی اور وقار، اہتمام وانتظام اور عمل بالحدیث کا شوق وجذبہ۔ آپ نے اپنی جوانی علمی ودینی مدرسوں اور مسجدوں میں علما سے استفادہ میں گزاری۔ آپ اصول فقہ کے فن میں زیادہ مہارت رکھتے ہیں۔ آپ نے کراچی کے جامعہ طیبہ گلشن اقبال میں تدریس کا باقاعدہ آغاز کیا جہاں آپ ایک سال بحیثیت مدرس رہے اور مسند تدریس کو رونق بخشی۔ ہزاروں طالب علم آپ سے مستفید ہوئے اور کمال علم کے ساتھ اسلام کی نشرواشاعت کے داعی بنے۔ اس کے بعد آپ اپنے آبائی گاؤں میں مقیم ہوئے اور عقل کی پختگی وتجربہ ساتھ لیے تقریبا20 سال سے مینگورہ شہر میں موجود "جامعہ مظہر العلوم مینگورہ سوات" میں تدریسی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ امامت وخطابت میں بھی سرگرم رہے۔ تقریبا10 سال آپ نے "گوڑہ جامع مسجد قمبر خیل سوات" میں امامت کی اور اب "مسجد عائشہ (رضی اللہ تعالی عنہ)اوگدے تختہ بند سوات" میں امامت وخطابت میں نمایاں کردار ادا کررہے ہیں۔ آپ نے اپنی زندگی کا پیشتر حصہ یاتو دینی مدارس میں علم کے حصول کے لیے بحیثیت طالب علم اوریا دینی علوم کی درس وتدریس کے لیے بحیثیت مدرس صرف کیا۔

بیعت واجازت

آپ جن علماء کرام کے کمالات علمیہ اور روحانیہ سے متاثر ہو کر ان سے بیعت ہوئے اور خلافت حاصل کی ان میں مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ شہید اور ان کے بعد مفتی نظام الدین شامزئیؒ، اور ان سے دوری کی بناء پر پیر ذوالفقار سے بیعت ہوئے۔ روحانی طریقت سے اسباق مکمل کرنے کے لئے آپ پیر بارک اللہ صاحب دامت برکاتہم کا علم العالیہ جیسے عظیم شخصیت سے مستفید ہوئے۔اوراب آپ پیر بارک اللہ صاحب دامت برکاتہم علم العالیہ کے خلیفہ مجاز ہیں۔ ([1])

علمی وتدریسی خدمات

حضرت مہتمم صاحب کو قدرت نے ان امتیازی صفات وکمالات سے نوازہ ہے جو کسی دینی وعلمی خدمات کی پیشوائی کے لیے ضروری ہوتی ہیں جن کی بنیاد پر آپ نے 2005 میں ضلع سوات میں مینگورہ کے نواحی گاؤں "شیر آباد تختہ بند" میں "جامعہ المحسنات للبنات" کی بنیاد رکھی۔ جہاں دینی ماحول کی فراہمی کے ساتھ ہزاروں بچیاں حفظ، ناظرہ، تخصیص فی الفقہ، درس نظامی

1- مفتی شکیل احمد المظہری، انٹرویو

، ترجمہ اور تفسیر جیسی دینی علوم سے روشناس ہو رہی ہیں۔ آپ کی اغراض میں معاشرے میں اللہ سے تعلق والے با حیا، با کردار اور با اخلاق افراد تیار کرنا ہے جس کے حصول کے لیے آپ دن رات کوشاں ہیں۔

تصنیفی و تالیفی خدمات

مہتمم صاحب کی تالیفی خدمات مندرجہ ذیل ہیں:([1])

مشکوۃ شریف ترجمہ (غیر مطبوعہ)

ترمذی شریف ترجمہ (غیر مطبوعہ)

بخاری شریف کے نوٹس (غیر مطبوعہ)

سراج المیراث کے نوٹس (غیر مطبوعہ)

تفسیر معارف القرآن 8 جلد مفتی شفیع صاحب (ترجمہ)

تفسیر روح المعانی علامہ آلوسی بغدادی 15 جلد (شرح)

تفسیر بیان القرآن مفتی اشرف علی تھانوی (شرح)

تفسیر القرآن 18 جلد صوفی عبد الحمید سواتی (ترجمہ)

تفسیر احکام القرآن 3 جلد (ترجمہ)

تفسیر ماجدی (ترجمہ)([2])

شخصیت

حضرت مہتمم صاحب دامت برکاتہم کی شخصیت کو اللہ تعالی نے بے شمار خوبیوں سے نوازہ ہے۔ آپ کا جسم مضبوط، صحت قابل رشک، آواز سحر سے بھری، وقار سے بھرپور عادات، سینہ عشق رسولؐ سے منور اور حافظہ بے مثال ہے۔ آپ کی شخصیت میں قابلیت، خوف و خشیت الہی، استقامت، تدبر، جہد مسلسل، وسعت فکر و نظر، محنت مشقت، اخلاص، تقوی، تنظیم و تدبیر

1- مندرجہ بالا تصنیفات کا پشتو زبان میں ترجمہ کیا گیا ہے۔

2-مورخہ 25 مئی 2021 کو مدرسہ ہذٰا کے مہتمم کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے سوالنامہ تیار کیا گیا جس میں مہتمم صاحب سے متعلق سوالات شامل کئے گئے۔ مورخہ 26 مئی 2021 کو اس سوالنامے کا ایک پرنٹ مدرسہ ہذٰا بھیجا گیا۔ مورخہ 2 جون 2021 کو یہ سوالنامہ پر کر کے واپس لیا گیا۔ جس کی مدد سے جامعہ المحسنات للبنات تختہ بند سوات سوات کے مہتمم مفتی شکیل احمد المظہری صاحب کا تعارف لکھا گیا۔ سوالنامہ کا ایک پرنٹ موجود ہے۔

اور طلبہ کو فائدہ پہنچانے جیسے اوصاف پائی جاتی ہیں۔ نئی نسل میں دین اسلام سے قربت کی لگن پیدا کرنے اور انھیں دینی اقدار اور مذہبی ثقافت سے روشناس کرانے کی قابل قدر صلاحیتیں آپ کی شخصیت کے نمایا پہلو ہیں۔

مبحث دوم

جامعہ عائشہ صدیقہ کے مہتمم مولانا مفتی عبد المالک کا تعارف

نام و نسب

آپ کا نام "عبد المالک بن محمد سیر اج بن طور سم" جبکہ لقب "حقانی" ہے۔

خاندانی پس منظر

آپ کا تعلق پشتون قبیلے یوسفزئی کے خاندان "کٹھان خیل" سے ہے جس کی ابتدا افغان قوم سے ہوئی۔ یہ قبیلہ صوبہ خیبر پختون خواہ کے ضلع سوات میں آباد ہے جو تحصیل نیک پی خیل کے چھوٹے قصبوں جیسا کہ کبل، گالوچ، شاہ ڈھیرئی، برہ بانڈئی اور علیگرامہ کے علاوہ سیدو شریف اور مینگورہ شہر میں رہائش پذیر ہیں۔ یوسفزئی قبیلے کے جدامجد "مندو" کے دو بیٹے تھے جن میں سے ایک کا نام یوسف تھا۔ یوں یوسف کی اولاد کو یوسف زئی کہا جاتا ہے۔ پھر یوسف کے پانچ بھائی تھے جن میں سے ایک کا نام "اوریا" تھا۔ کٹھان خیل اسی اوریا کی اولاد میں سے ہیں اور موجودہ دور میں سوات کے تحصیل کبل اور متصل علاقوں میں رہائش پذیر ہیں۔ کٹھان خیل خاندان کو پشتون معاشرہ میں نہایت معزز اور قابل احترام تصور کیا جاتا ہے۔

حضرت مہتمم صاحب کی شہریت پاکستانی ہے۔ آپ کا تعلق ضلع سوات کے تحصیل کبل کے علاقے شاہ ڈھیرئی سے ہے جو مینگورہ شہر سے تقریبا دس کلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔ اور آپ کا آبائی گاؤں ہے، جہاں آپ کی ولادت ہوئی ہے۔ آپ کے والد محترم محمد سیر اج بن طور سم پیشے کے اعتبار سے تاجر ہیں اور اپنے علاقے کے ایک معزز فرد ہونے کے نسبت سے لوگ علاقائی مسائل کے حل کے لئے آپ کے پاس آتے ہیں۔ آپ کے آباواجداد بہت ہی اچھے عہدوں پر فائز رہے اور اس علاقے کے نامور اور معززلوگوں میں شمار کئے جاتے تھے۔ آپ ایک دیندار اور علمی گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کا بھائی معلم ہے اور تدریس سے تقریبا دس سال تک وابستہ رہے ہیں۔ آپ کی بہن اور زوجہ معلمات ہیں جو مدرسہ العائشہ صدیقہ للبنات کی ناظمہ بھی ہیں۔ آج کل آپ کی رہائش ڈاکخانہ روڈ مینگورہ سوات میں ہے، جہاں آپ کا قائم کردہ جامعہ العائشہ صدیقہ للبنات واقع ہے۔ آپ بحیثیت مہتمم اس جامعہ کا انتظام سنبھالنے پر مامور ہیں اس لئے اپنے آبائی گاؤں کے بجائے یہاں رہائش پذیر ہیں۔ ([1])

1- مفتی عبد المالک حقانی، انٹرویو

پیدائش

حضرت مہتمم صاحب 5 مارچ 1983 میں پیدا ہوئے۔ آپ کی جائے پیدائش آپ کا گاؤں سیکئی ہے جو شاہ ڈھیرئی تحصیل کبل کا ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔

بچپن و تعلیم

آپ کا بچپن اپنے آبائی گاؤں سیکئی شاہ ڈھیرئی میں اپنے والدین کے ساتھ گزرا اور آپ کی ابتدائی تربیت آپ کی والدہ ماجدہ نے کی۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں خیر اللہ صاحب سے حاصل کی جنہوں نے آپ کو قاعدہ اور ناظرہ پڑھایا۔ پھر عصری تعلیم حاصل کرنے کے لئے آپ کو گورنمنٹ پرائمری سکول سیکئی شاہ ڈھیرئی سوات میں داخلہ دلوایا گیا، جہاں سے آپ نے تیسری جماعت تک تعلیم حاصل کی۔ پھر چوتھی سے آٹھویں جماعت تک آپ گورنمنٹ مڈل سکول گلکدہ نمبر 1 میں زیر تعلیم رہے۔ یہاں سے فراغت کے بعد آپ کا خاندان ضلع بونیر سوات میں رہائش پذیر ہوا تو آپ نے میٹرک کا امتحان گورنمنٹ ہائی سکول جوڑ ضلع بونیر سے بہت ہی اعزازی نمبروں کے ساتھ پاس کیا۔

آپ بچپن ہی سے دینی مزاج کے حامل تھے اس لئے آپ نے میٹرک کے بعد عصری تعلیم حاصل کرنے کے بجائے دینی علوم حاصل کرنے کو فوقیت دی۔ آپ نے غیر وفاقی درجات اپنے استاذ محترم مولانا خیر اللہ صاحب سے ضلع بونیر سوات کے علاقے جوڑ میں پڑھے۔ 1998 میں وفاقی درجات حاصل کرنے کے لئے آپ نے دارالعلوم اسلامیہ عربیہ سالارزئی جوڑ ضلع بونیر میں داخلہ لیا جہاں سے آپ نے درجہ ثانیہ اور ثالثہ مکمل کیا۔ 2000 میں درجہ رابعہ کے لئے مظہر العلوم گرین چوک مینگورہ میں داخلہ لیا۔ 2002 میں درجہ خامسہ دارالعلوم اسلامیہ عربیہ شیر گڑھ مردان سے پڑھا۔ جہاں آپ مولانا محمد احمد اور مولانا قاسم صاحب جیسے نامی گرامی علماء دین سے مستفید ہوئے۔ 2003 میں درجہ سادسہ جامعہ بنوریہ کراچی اعزازی نمبرات کے ساتھ مکمل کیا۔ 2004 میں درجہ سابعہ دارالعلوم عربیہ اسلامیہ شیر گڑھ ضلع مردان سے مکمل کیا۔ 2005 میں دورہ حدیث کے لئے آپ نے دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں داخلہ لیا جو وفاق المدارس پاکستان کے ساتھ الحاق شدہ ایک معروف اور فعال جامعہ ہے اور صوبہ خیبر پختون خواہ کے شہر اکوڑہ خٹک میں واقع ہے۔ جس سے آپ نے 2005 میں فراغت حاصل کی۔

دینی خدمات کے لئے مدرسے کا قیام

بعد از فراغت آپ نے ایک سال دعوت تبلیغ میں گزارا۔ سال 2011 میں آپ نے جامعہ العائشہ صدیقہ للبنات مینگورہ کی بنیاد رکھی جس کے قیام کا مقصد صرف دینی تعلیم کی اشاعت نہیں تھی بلکہ اس سے دن بدن بے دینی کے بڑھتے ہوئے مسائل

اور الحاد و فتنوں کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک جامع مرکز کا قیام ہے۔ 2012 میں اس جامعہ کو سٹی مارکیٹ گرین چوک مینگورہ سوات میں منتقل کیا گیا۔ جس میں ناظرہ، قاعدہ، حفظ، ترجمہ اور درس نظامی کے شعبہ جات شامل تھے۔ ابتداء میں طالبات کی تعداد بہت کم تھی جس میں مختلف شعبہ جات میں 134 طالبات زیر تعلیم تھیں۔یعنی درس نظامی میں 40، شعبہ حفظ وناظرہ میں 40، شعبہ قاعدہ میں 30 اور شعبہ ترجمہ و تفسیر میں 14 طالبات شامل تھیں۔ 2015 میں آپ نے مدرسہ کو رنگ محلہ مینگورہ سوات بلمقابل چار باغیان مسجد منتقل کیا جو 2018 تک یہی رہا اور طالبات کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ ہوتا رہا۔ تقریبا120 نئ طالبات نے اس مدرسے کا رخ کیا۔ پھر جگہ کی تنگی کی وجہ سے آپ نے 2018 میں اس مدرسہ کو ڈاکخانہ روڈ مینگورہ منتقل کیا۔ 2018 سے تاحال اس مدرسے میں مہتمم کے طور پر دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں جہاں بے شمار طلبات پانچویں جماعت تک عصری علوم کے ساتھ ساتھ قاعدہ، ناظرہ، حفظ، ترجمہ، تفسیر، مکمل درس نظامی اور تخصیص فی الفقہ جیسے شعبہ جات میں دینی علوم کے حصول میں مصروف ہیں۔ اس جامعہ میں موجود طالبات کی مجموعی تعداد 800 سے زائد ہے اور دن بدن اس میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ آپ ادارہ المعارف کراچی کے رکن ہیں جو مطبوعات کی اشاعت کرنے والا ایک معروف ادارہ ہے۔ ملاکنڈ ڈویژن کے سطح پر البشری کراچی پاکستان اور مکتبہ فاروقیہ خونہ گل محلہ نزد مدرسہ دارالعلوم میں بھی آپ سیلز مین کے طور پر اپنے قابل قدر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ ([1])

تدریسی خدمات

جامعہ سے فراغت کے بعد حضرت مہتمم صاحب نے دینی علوم کی نشرواشاعت شروع کی اور زندگی کا زیادہ تر حصہ حفاظت و اشاعت دین میں گزارا۔ آپ نے تدریس کا باقاعدہ آغاز جامعۃ المحسنات للبنات مینگورہ سے کیا، جہاں آپ 2007 سے 2011 تک مدرس کے طور پر دینی خدمات میں مصروف رہے۔ اس دوران ہزاروں طالبات نے آپ سے حدیث، لغت، اصول فقہ، ادب عربی اور تفسیر جیسے دینی علوم سیکھے۔ جامعہ میں آپ کا کردار ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا تھا جو مدرسہ کی شہرت اور ترقی کا باعث بنا۔ آپ اس جامعہ کے لئے ایک مخلص، دیانت دار، قابل اور ماہر مدرس ثابت ہوئے۔ دور دور سے طالبات نے دینی علوم کی سعادت حاصل کرنے کے لئے مدرسہ کا رخ کیا اور ہر سال طالبات کی آمد میں خاطر خواہ اضافہ ہوتا رہا۔ جامعہ کے متعلقین، دوسرے اساتذہ اور ملازمین کے ساتھ آپ کا برتاؤ برادرانہ تھا۔ کمال تقوی اور خشیت الہی کے زیر اثر آپ ہمیشہ جامعہ کے جملہ متعلقین کے ساتھ باہمی الفت، یگانگت اور اخلاق کریمہ سے پیش آتے رہے۔ اور تعصب و بغض جیسی بری خصلتوں سے کوسوں دور رہے۔

1- مفتی عبد المالک حقانی، انٹرویو

آپ کا انداز تدریس فہم و فراست سے لبریز ہے یعنی دلائل اور عقلی استدلال سے طالبات کو مطمئن کر لیتے ہیں۔ طالبات کو تعلیم کے ساتھ ساتھ آپ نے ان کی روحانی تربیت پر بھی زور دیا۔ یعنی آپ صرف کتاب پڑھانے تک محدود نہیں رہے بلکہ طالبات کی صحیح تربیت کو بھی ضروری سمجھا۔ کیونکہ آپ کے نظریے کے مطابق ضروری چیز عمل و اخلاق کو سنوارنا ہے جس کے بغیر علم بے کار ہے۔ جامعۃ المحسنات للبنات مینگورہ میں آپ نے 5 سال تدریسی خدمات سرانجام دیں۔ پانچ سال کے عرصے میں آپ سے ہزاروں طالبات نے مختلف شعبہ جات میں دینی علوم کی سعادت حاصل کی۔ آپ ہمیشہ طالبات کو یہ نصیحت کرتے ہیں کہ حصول علم کا مقصد صرف رضائے الٰہی اور دین اسلام کی تعلیمات سے آگاہی کے ساتھ ساتھ ان پر سختی سے عمل پیرا ہونا چاہئے۔([1])

بیعت و اجازت

آپ شیخ الحدیث مولانا حضرت پیر بارک اللہ صاحب رحمت اللہ علیہ گھڑئ چپریال سے بیعت ہوئے۔ اور اب ان کے خلیفہ مجاز بھی ہیں۔ گویا اس معتبر شخصیت کے ساتھ آپ کا اصلاحی تعلق ہے۔

تصنیفی و تالیفی خدمات

حضرت مہتمم صاحب کو اللہ تعالیٰ نے باکمال ادبی صلاحیتوں سے نوازہ ہے۔ آپ کو عربی زبان پر اتنا عبور حاصل ہے کہ عربی میں بلا تکلف بول اور لکھ لیتے ہیں۔ آپ کی ادبی ذوق اور مہارت کی تعریف کے لئے آپ کی پہلی تصنیف ملوک الحواشی شرح اصول شاشی (عربی اور اردو) کافی ہے۔ اس تصنیف میں موجود الفاظ و کلمات کا حسین انتخاب، بات کو نہایت سلجھے ہوئے الفاظ میں بیان کرنے کا طریقہ اور زبان کی روانی آپ کی تصنیفی مہارت کی عکاسی کرتی ہے۔([2])

1- مفتی عبد المالک حقانی، انٹرویو

2۔ مورخہ 6 اپریل 2021 کو مدرسہ ہذا کے مہتمم کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے سوالنامہ تیار کیا گیا جس میں مہتمم صاحب سے متعلق سوالات شامل کئے گئے۔ مورخہ 7 اپریل 2021 کو اس سوالنامے کا ایک پرنٹ مدرسہ ہذا بھیجا گیا۔ مورخہ 15 اپریل 2021 کو یہ سوالنامہ پر کرکے واپس لیا گیا۔ جس کی مدد سے مدرسہ عائشہ صدیقہ للبنات ڈاکخانہ روڈ سوات کے مہتمم مفتی عبد المالک حقانی صاحب کا تعارف لکھا گیا۔ سوالنامہ کا ایک پرنٹ موجود ہے۔

مشہور اساتذہ کرام

اپنے طالب علمی کے زمانے میں آپ نے جن علماء کرام سے استفادہ کیا ان میں وہ عظیم علماء کرام شامل ہیں جنہوں نے اپنی زندگی دینی علوم کی حصول واشاعت میں گزری اور اپنے علمی خزانوں سے آپ کے دامن کو مالامال کیا۔ ان میں درجہ ذیل شخصیات قابل ذکر ہیں:

1۔ شیخ الحدیث مولانا حمید اللہ دیروی (مہتمم جامعہ المظہر العلوم سوات)

2۔ شیخ الحدیث مولانا قاسم (مہتمم جامعہ اسلامیہ عربیہ شیر گڑھ ضلع مردان)

3۔ مولانا بخت افسرؒ (شیخ الحدیث، جامعہ المظہر العلوم سوات)

4۔ مفتی سردار علی (مہتمم جامعہ المظہر العلوم سوات)

5۔ شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق حقانی شہیدؒ (مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، سابقہ سینیٹر جمیعت العلماء اسلام پاکستان، س گروپ)

6۔ شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہؒ (مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک)

7۔ شیخ الحدیث مولانا مغفور اللہ بابا جی (دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ)

8۔ شیخ الحدیث مولانا انوار الحق حقانی (نائب صدر، وفاق المدارس پاکستان، مہتمم، دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ)

9۔ شیخ الحدیث مولانا مولا بخش (جامعہ بنوریہ کراچی)

10۔ شیخ الحدیث مفتی عتیق الرحمانؒ (جامعہ بنوریہ کراچی)

شخصیت

شخصیت کے لحاظ سے آپ جامع الصفات ہیں۔ مستقل مزاجی، صبر و قناعت، زہد و تقوی، فراست و دانائی، ساحرانہ گفتار، حلم و حیا اور شرافت و وجاہت جیسی صفات میں آپ کو قابل رشک مقام حاصل ہے۔ سیرت میں پاکیزگی، طبیعت میں وقار و سنجیدگی اور زبان میں فصاحت و بلاغت جیسی خوبیاں اللہ تعالی نے آپ کو اعلی درجے کی عطا فرمائی ہیں۔ آپ اپنے علم و عمل، تقوی و پرہیز گاری اور راست گفتاری کے باعث اہل اسلام کے لیے مینار نور کے مانند ہیں۔ علم میں آپ کی بصیرت و فراست کی کوئی مثال نہیں ہے۔ اخلاق کے اعلی درجے پر فائز ہونے کے ساتھ ساتھ بڑوں کا ادب اور چھوٹوں پر شفقت آپ کے شعار ہیں۔ سچائی، سخاوت، غریبوں کی مدد، ایثار و قربانی کا جذبہ، عاجزی وانکساری غرض آپ حسن اخلاق کا مجسم پیکر ہیں۔

آپ کے تلامذہ

آپ سے بہت ساری طالبات نے دینی علوم کا استفادہ حاصل کیا ہے جن میں سے چند نام مندرجہ ذیل ہیں۔ جو پیشہ تدریس سے وابستہ ہیں:

1۔زینب(معلمہ جامعہ العائشہ صدیقہ للبنات مینگورہ)

2۔صائمہ (معلمہ جامعہ العائشہ صدیقہ للبنات مینگورہ)

3۔ بلقیس(معلمہ جامعہ اہل القرآن للبنات مینگورہ)

4۔فائزہ(معلمہ جامعہ العائشہ صدیقہ للبنات مینگورہ)

5۔ عظمیٰ(معلمہ جامعہ العائشہ صدیقہ للبنات مینگورہ)

6۔لائبہ (معلمہ جامعہ العائشہ صدیقہ للبنات مینگورہ)

مبحث سوم

مدرسہ عائشہ کے مہتمم مفتی نورالنبی احمد بن میاں سید خوشحال کا تعارف

نام و نسب

آپ کا نام "نور نبی احمد بن میاں سید خوشحال بن میاں سید گجر" جبکہ عرف "اسامہ" ہے۔

خاندانی پس منظر

آپ کا تعلق سادات خاندان سے ہے۔ جو پشتون قبیلے میں ایک نسلی گروہ کے طور پر جانا جاتا ہے۔ شجرہ نسب حضرت فاطمہ بنت رسول ﷺ سے جاملتا ہے۔ یوں آپؓ کی اولاد کو سید کہا جاتا ہے، جس کے معنی سردار کے ہیں۔ سادات کو اپنے حسب و نسب، علم و عمل، مہذب اور فاضل النفس ہونے کی وجہ سے ایک معتبر خاندان تصور کیا جاتا ہے۔
حضرت مہتمم صاحب کی شہریت پاکستانی اور آپ کا تعلق ضلع سوات کے تحصیل مٹہ کے گاؤں سمبٹ چم سے ہے، جو تحصیل مٹہ سے 2 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ یہ آپ کا آبائی گاؤں ہے، جہاں آپ کے اباواجداد تقریبا500 سال سے آباد ہیں۔ میاں شیخ فرید عرف کڑپے بابا آپ کے آباواجداد میں سے ہیں، جو میاں قاسم بابا کے نواسے تھے۔ آپ کے آباواجداد تصوف اور سلسلہ قادریہ سے تعلق رکھتے تھے۔ اور خانقاہی سلسلہ چلاتے تھے۔ آپ ایک دیندار گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کی بنات عالمات، فاضلات اور حافظات ہونے کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم، یافتہ بھی ہیں۔ جو جزوی مدارس چلاتی ہیں۔

ولادت

حضرت مہتمم صاحب کی ولادت 1 مئی 1960 بمطابق 5 ذوالقعدہ 1396 ہجری کو ہوئی۔ آپ کی جائے پیدائش آپ کا آبائی گاؤں سمبٹ چم ہے۔ جہاں آپ کے آباءواجداد تقریبا500 سال سے آباد ہیں۔

بچپن اور تعلیم

حضرت مہتمم صاحب کا بچپن اپنے آبائی گاؤں سمبٹ چم میں گزرا جہاں آپ کی ابتدائی پرورش آپ کی والدہ ماجدہ نے کی۔ پانچ سال کی عمر میں آپ نے قاعدہ اور ناظرہ اپنے گاؤں کے متصل مسجد میں مولانا محمد امین عرف سمبٹ مولوی صاحب

سے پڑھا۔ پھر عصری تعلیم حاصل کرنے کے لئے آپ کو بوائز پرائمری سکول سمبٹ چم میں داخلہ دلوایا گیا جہاں آپ نے پانچویں جماعت تک تعلیم حاصل کی۔ مزید تعلیم کے لئے آپ کو گورنمنٹ ہائی سکول مٹہ بھیجا گیا جہاں آپ نے 1976 میں میٹرک کا امتحان شاندار کامیابی کے ساتھ پاس کیا۔ چونکہ آپ کی طبیعت میں دینی علوم حاصل کرنے کا رجحان زیادہ تھا اس لئے دینی علوم کے حصول کے لئے آپ نے 1984 میں جامعہ مظہر العلوم مینگورہ میں داخلہ لیا۔ اور یہاں سے درجہ اولیٰ سال اول مکمل کیا۔ اس جامعہ میں آپ جن اساتذہ سے مستفید ہوئے ان میں مفتی سردار علی (ناظم جامعہ مظہر العلوم سوات)، اسماعیل شاہ نامی ڈھیرئی اور قاری شمس العلوم شامل ہیں۔ پھر مزید علوم کے لئے 1986 میں آپ مدرسہ عربیہ تبلیغ رائیونڈ لاہور چلے گئے اور درجہ ثانیہ سے موقوف علیہ تک دینی علوم کی سعادت حاصل کی۔ بعد ازاں دورہ حدیث جامعہ خیر المدارس ملتان سے مکمل کیا اور 1988 میں یہی سے آپ کی فراغت ہوئی۔ ([1])

شخصیت

تدبر، وقار و سنجیدگی، فہم و فراست، دور اندیشی، جہد مسلسل، اعلیٰ اخلاق اور نیک اوصاف آپ کی شخصیت کے نمایاں پہلوں ہیں۔ ثابت قدمی اور غناء و استغناء میں آپ کو ایک اعلیٰ مقام حاصل ہے۔ تقویٰ اور حق شناسی آپ کی فطرت میں شامل ہے۔ آپ کا دائرہ مقبولیت کی وسعت کی وجہ آپ کے اعلیٰ اخلاق ہیں۔ فراست و دانائی آپ کا موروثی وصف ہے۔ گفتار میں حق گوئی اور فصاحت شامل ہے۔ حلم و حیاء اور جود و سخاوت آپ کی خاندانی عادت ہے۔ نظافت و نفاست اور سلیقہ میں کمال کا ذوق رکھتے ہیں۔ آپ کی خدمت میں رہنے والے لوگ مہذب اور دانشمند بن جاتے ہیں۔ الغرض آپ شخصیت کے لحاظ سے بہترین خصائل کے مالک ہیں۔

بیعت واجازت

آپ مولانا انعام الحسن کاندھلوی سے بیعت ہوئے۔ جو بھارت سے تعلق رکھنے والے بہت بڑے عالم دین تھے اور 1965 سے 1995 تک تبلیغی جماعت کے امیر کی حیثیت سے دینی خدمات پر معمور تھے۔ ([2])

1۔ مفتی نور النبی، انٹرویو

2۔ ایضا

تدریسی خدمات

آپ 1995 سے تاحال مدرسہ عائشہ للبنات سمبٹ چم میں بطور مہتمم دینی خدمات میں مصروف ہیں۔ بحیثیت مدرس آپ میں جو صفات پائی جاتی ہیں وہ دلکش شخصیت، نظم وضبط، سلیقہ مندی، محنت واستقامت، احساس ذمہ داری، خوش اخلاقی، بہترین قوت فیصلہ اور منصوبہ بندی، ہم آہنگی اور ہمدردی ہیں۔ اپنے فہم و فراست اور دینی علوم پر مکمل عبور کی وجہ سے ہزاروں طالبات آپ سے مستفید ہوئیں۔ آپ کو علم صرف، علم نحو اور درس نظامی کے دیگر کتب عربی ادب، فقہ، اصول فقہ، تفسیر، حدیث، بلاغت، علم المعانی، علم میراث اور عقائد پر مکمل عبور حاصل ہے۔ مدرسہ ہٰذا میں تقریباً 25 سال سے آپ تدریسی خدمات میں سرگرم ہیں اور دینی علوم کی ترویج ونشرواشاعت میں قابل قدر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

آپ کے مشہور تلامذہ

1995 سے تاحال ہزاروں طلبہ وطالبات نے آپ سے استفادہ کیا۔ جن میں سے چند معروف حافظ / حافظات، عالم / عالمات اور فاضل / فاضلات مندرجہ ذیل ہیں۔

مفتی عبد الجبار (سمبٹ چم سوات)

مفتی ابو بکر (ناظم مدرسہ عائشہ للبنات سمبٹ چم سوات)

مفتی عاصم (معاون قاضی بحرین سوات)

مفتی شیر افضل (سمبٹ چم سوات)

مفتی حبیب احمد (بیدرہ سوات)

مولانا ابو طلحہ (مدرسہ عائشہ للبنات سمبٹ چم سوات)

مولانا ابو سفیان (مدرسہ عائشہ للبنات سمبٹ چم سوات)

نگہت بنت شمس الرحمٰن (معلمہ جامعہ عائشہ للبنات سمبٹ چم سوات)

فاطمہ بنت عبد المعبود (معلمہ جامعہ عائشہ للبنات سمبٹ چم سوات)

سیماء بنت زرین زادہ (معلمہ جامعہ عائشہ للبنات سمبٹ چم سوات)

نفیس بنت ضیاء اللہ (معلمہ جامعہ عائشہ للبنات سمبٹ چم سوات)

شائستہ بنت فرمان علی (معلمہ جامعہ عائشہ للبنات سمبٹ چم سوات)

شبینہ بنت جاوید (معلمہ جامعہ عائشہ للبنات سمبٹ چم سوات)

نادیہ بنت فضل ہادی (معلمہ جامعہ عائشہ للبنات سمبٹ چم سوات) ([1])

مشہور اساتذہ کرام

حصول علم کے دوران آپ جن معروف اساتذہ کرام سے مستفید ہوئے ان میں درجہ ذیل معزز شخصیات شامل ہیں:

1۔ مولانا حنیف جالندھری (جنرل سیکرٹری وفاق المدارس عربیہ پاکستان)

2۔ شیخ الحدیث مفتی غلام الرحمٰن (مہتمم جامعہ عثمانیہ پشاور)

3۔ مولانا عبد المستعان صاحب (مٹہ سوات)

4۔ مولانا حبیب النبی عرف سوات مولائی صاحب

5۔ شیخ الحدیث مولانا بحر المند کودےؒ (دار العلوم زرگری ہنگو)

6۔ شیخ الحدیث مولانا حسن جانؒ (جامعہ امداد العلوم پشاور)

7۔ شیخ الحدیث مولانا محمد ادریس ترنگزئیؒ (جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک)

8۔ مولانا یٰسین صابرؒ (جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک)

9۔ مولانا شیر محمدؒ (جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک)

10۔ مولانا منظورؒ (جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک)

11۔ مفتی سردار علیؒ (جامعہ المظہر العلوم سوات)

12۔ قاری شمس العلومؒ (خطیب ایئرپورٹ مسجد سوات)

13۔ مولانا اسماعیل شاہ نامی ڈھیرئیؒ (جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک)

1-مورخہ 12 جون 2021 کو مدرسہ ہذٰا کے مہتمم کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے سوالنامہ تیار کیا گیا جس میں مہتمم صاحب سے متعلق سوالات شامل کئے گئے۔ مورخہ 13 جون 2021 کو یہ سوالنامہ مدرسہ ہذٰا کو بھیجا گیا۔ مورخہ 20 جون 2021 کو یہ سوالنامہ پر کر کے واپس لیا گیا۔ جس کی مدد سے مدرسہ عائشہ للبنات سمبٹ چم سوات کے مہتمم مفتی نور نبی احمد عرف اسامہ صاحب کا تعارف لکھا گیا۔ یہ سوالنامہ مقالہ کے آخر میں منسلک ہے۔

مبحث چہارم

جامعہ فاطمۃ الزہرا کے مہتمم مفتی اسد اللہ بن ڈاکٹر حبیب اللہ کا تعارف

نام ونسب

آپ کا نام "اسد اللہ بن ڈاکٹر حبیب اللہ بن عبد الودود" ہے۔

خاندانی پس منظر

آپ کا تعلق سادات خاندان سے ہے۔ جو پشتون قبیلے میں ایک نسلی گروہ کے طور پر جانا جاتا ہے۔ شجرہ نسب حضرت فاطمہ بنت رسول ﷺ سے جاملتا ہے۔ یوں آپ ﷺ کی اولاد کو سید کہا جاتا ہے جس کے معنی سردار کے ہیں۔ سادات کو اپنے حسب ونسب، علم وعمل، مہذب اور فاضل النفس ہونے کی وجہ سے ایک معتبر خاندان تصور کیا جاتا ہے۔

شہریت

حضرت مہتمم صاحب کی شہریت پاکستانی اور تعلق ضلع سوات کے تحصیل کبل کے گاؤں دیولئی سے ہے جو تحصیل کبل سے 3 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ یہ آپ کا آبائی گاؤں ہے جہاں آپ کے اباواجداد کئی سالوں سے آباد ہیں۔ آپ کے والد محترم پیشے کے اعتبار سے ڈاکٹر تھے۔ آپ ایک دیندار گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں۔

ولادت

حضرت مہتمم صاحب کی ولادت 20 فروری 1965 بمطابق 19 صفر 1396 ہجری کو ہوئی۔ آپ کی جائے پیدائش آپ کا گاؤں دیولئی ہے۔ جہاں آپ کے آباءاجداد آباد ہیں۔ ([1])

بچپن اور تعلیم

حضرت مہتمم صاحب کا بچپن اپنے آبائی گاؤں دیولئی میں گزرا جہاں آپ کی ابتدائی پرورش آپ کی والدہ ماجدہ نے کی۔ عصری تعلیم حاصل کرنے کے لئے آپ کو بوائز پرائمری سکول دیولئی کبل میں داخلہ دلوایا گیا جہاں آپ نے پانچویں جماعت

1- مفتی اسد اللہ، "مدارس بنات کی تعلیمی اور فلاحی خدمات: ضلع سوات کے منتخب اداروں کا جائزہ"، انٹرویو کنندہ: لیلیٰ، 21 جون، 2020،

تک تعلیم حاصل کی۔ مزید تعلیم کے لئے آپ کو گورنمنٹ بوائز ہائی سکول دیولئی کبل بھیجا گیا جہاں آپ نے 1981 میں میٹرک کا امتحان شاندار کامیابی کے ساتھ پاس کیا۔ 1985 میں آپ نے کراچی یونیورسٹی سے بی اے کا امتحان پاس کیا۔ اور یہی سے 1987 میں ایم اے اسلامیات کی ڈگری حاصل کی۔ چونکہ آپ کی طبیعت میں دینی علوم حاصل کرنے کا رجحان زیادہ تھا اس لئے دینی علوم کے حصول کے لئے آپ نے 1988 میں جامعہ فاروقیہ کراچی میں داخلہ لیا۔ اور یہاں سے درجہ اولیٰ اور درجہ ثانی مکمل کیا۔ درجہ ثالثہ، رابعہ اور خامسہ کے لئے پھر 1993 میں آپ اشرف المدارس گلشن اقبال کراچی چلے گئے اور موقوف علیہ 1996 تک دینی علوم کی سعادت حاصل کی۔ بعد ازاں دورہ حدیث جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک سے مکمل کیا اور 1998 میں یہی سے آپ کی فراغت ہوئی۔ آپ نے افتاء کی سعادت جامعہ اسلامیہ کلفٹن کراچی کے مسجد نورانی سے حاصل کی جہاں آپ مفتی حبیب اللہ صاحب سے مستفید ہوئے۔([1])

تدریسی خدمات

آپ 2000 سے تاحال مدرسہ فاطمہ الزہر اللبنات رحیم آباد سوات میں بطور مہتمم دینی خدمات میں مصروف ہیں۔ بحیثیت مدرس آپ میں جو صفات پائی جاتی ہیں وہ دلکش شخصیت، نظم وضبط، سلیقہ مندی، محنت واستقامت، احساس ذمہ داری، خوش اخلاقی، بہترین قوت فیصلہ اور منصوبہ بندی، ہم آہنگی اور ہمدردی ہیں۔ اپنے فہم وفراست اور دینی علوم پر مکمل عبور کی وجہ سے ہزاروں طالبات آپ سے مستفید ہوئیں۔ آپ کو علم صرف، علم نحو اور درس نظامی کے دیگر کتب عربی ادب، فقہ، اصول فقہ، تفسیر، حدیث، بلاغت، علم المعانی، علم میراث اور عقائد پر مکمل عبور حاصل ہے۔ مدرسہ ہٰذا میں تقریبا 8 سال سے آپ تدریسی خدمات میں سرگرم ہیں اور دینی علوم کی ترویج ونشرواشاعت میں قابل قدر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

بیعت واجازت

آپ مولانا شاہ محمد حکیم اختر پیر صاحب (جامعہ فاروقیہ کراچی) سے بیعت ہوئے۔ جبکہ مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب (جامعہ فاروقیہ کراچی) سے اجازت لی۔

1- مفتی اسد اللہ، انٹرویو

مشہور اساتذہ کرام

حصول علم کے دوران آپ جن معروف اساتذہ کرام سے مستفید ہوئے ان میں درجہ ذیل معزز شخصیات شامل ہیں:

1۔ڈاکٹر عادل خانؒ (جامعہ فاروقیہ کراچی)

2۔ڈاکٹر ولی خانؒ (جامعہ فاروقیہ کراچی)

3۔ڈاکٹر شیر علی شاہؒ (استاد الحدیث، جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک)

4۔مولانا مغفور اللہؒ (مدرس، جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک)

5۔شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق شہیدؒ (مہتمم دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، سابقہ سینیٹر جمیعت العلماء اسلام پاکستان، س گروپ)

6۔مولانا انوار الحق (جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک)

7۔مولانا خالد (جامعہ فاروقیہ کراچی)

8۔مولانا نصیب خانؒ (جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک)

9۔مولانا شاہ محمد حکیم اختر پیرؒ (جامعہ فاروقیہ کراچی)

10۔مولانا احمد جانؒ (جامعہ فاروقیہ کراچی)

شخصیت

تدبر، وقار و سنجیدگی، فہم و فراست، دور اندیشی، جہد مسلسل، اعلیٰ اخلاق اور نیک اوصاف آپ کی شخصیت کے نمایاں پہلو ہیں۔ ثابت قدمی اور غناء و استغناء میں آپ کو ایک اعلیٰ مقام حاصل ہے۔ تقویٰ اور حق شناسی آپ کی فطرت میں شامل ہے۔ آپ کا دائرہ مقبولیت کی وسعت کی وجہ آپ کے اعلیٰ اخلاق ہیں۔ فراست و دانائی آپ کا موروثی وصف ہے۔ گفتار میں حق گوئی اور فصاحت شامل ہے۔ حلم و حیاء اور جود و سخاوت آپ کی خاندانی عادت ہے۔ نظافت و نفاست اور سلیقہ میں کمال کا ذوق رکھتے ہیں۔ آپ کی خدمت میں رہنے والے لوگ مہذب اور دانشمند بن جاتے ہیں۔ الغرض آپ شخصیت کے لحاظ سے بہترین خصائل کے مالک ہیں۔

آپ کے مشہور تلامذہ

پچھلے 8 سالوں سے آپ جامعہ فاطمہ الزہر اللبنات میں تدریسی و انتظامی خدمات پر معمور ہیں۔ اس دوران آپ سے جو طالبات مستفید ہوئیں، ان میں سے چند ایک معروف طالبات مندرجہ ذیل ہیں:

نبیلہ بنت سید احمد خان (معلمہ مدرسہ فاطمہ للبنات شکردرہ سوات)

جنت بیگم بنت سلطان زادہ (معلمہ مدرسہ خدیجہ للبنات بیاکن مٹہ سوات)

سلمٰی بنت داؤد (معلمہ مدرسہ ریاض الجنہ للبنات شانگلہ سوات)

فاطمہ بنت میاں مہمبر (معلمہ مدرسہ زینب للبنات مدین سوات)

فاطمہ بنت سید امیر وشاہ (معلمہ مدرسہ ام ایمن للبنات مدین سوات)

حفصہ بنت دوست محمد خان (استانی گورنمنٹ پرائمری سکول سخرہ سوات)

یاسمین بنت دیدن گل (معلمہ مدرسہ عائشہ للبنات خوازہ خیلہ سوات)

بشریٰ بنت فضل خالق (معلمہ مدرسہ نمرہ للبنات قمبر سوات)([1])

1۔ مورخہ 20 جون 2021 کو مدرسہ ہذا کے مہتمم کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے سوالنامہ تیار کیا گیا جس میں مہتمم صاحب سے متعلق سوالات شامل کئے گئے۔ مورخہ 21 جون 2021 کو یہ سوالنامہ مدرسہ ہذا کو بھیجا گیا۔ مورخہ 27 جون 2021 کو یہ سوالنامہ پر کر کے واپس لیا گیا۔ جس کی مدد سے مدرسہ خدیجۃ الکبرا للبنات رحیم آباد سوات کے مہتمم مفتی اسد اللہ صاحب کا تعارف لکھا گیا۔ یہ سوالنامہ موجود مقالہ کے آخر میں منسلک ہے۔

فصل سوم

منتخب مدارس بنات کا تعارف

مبحث اول: جامعہ فاطمہ الزہرا کا تعارف

مبحث دوم: جامعہ عائشہ کا تعارف

مبحث سوم: جامعہ المحسنات کا تعارف

مبحث چہارم: مدرسہ عائشہ صدیقہ کا تعارف

مبحث اول

جامعہ فاطمۃ الزہرا کا تعارف

جامعہ کی بنیاد

جامعہ فاطمۃ الزہر اللبنات رحیم آباد سوات کی بنیاد 1990-01-01 بمطابق 20 رمضان 1433ھ میں مولانا عبد العزیز شاہ نے رکھی۔ یوں آپ اس عظیم جامعہ کے بانی کہلاتے ہیں۔ اس کی بنیاد کے لیے رحیم آباد تحصیل بابوزئی مینگورہ ضلع سوات کا انتخاب کیا گیا۔ جس کے متصل رحمانی مسجد واقع ہے۔ اس کا رقبہ 10،000 فٹ وسیع اور ایک شاندار عمارت پر مشتمل جامعہ ہے۔ 2000 سے یہ جامعہ رحیم آباد سوات میں اپنی دینی خدمات سرانجام دے رہا ہے اور تا حال یہی موجود ہے۔

جامعہ کی عمارت

جامعہ فاطمۃ الزہرا ایک وسیع رقبے پر پھیلا ہوا نہایت شاندار عمارت پر مشتمل جامعہ ہے۔ اس کی عمارت دو منزلہ ہے۔ جس میں 9 درسگاہیں، 1 تعلیمی دفتر، 1 وسیع دار الاقامہ، 1 باورچی خانہ، 5 وضو خانے، معلمات کے لئے 1 سٹاف روم اور بچیوں کے کھیلنے کے لئے 1 وسیع پلے گراونڈ ہے۔ ([1])

جامعہ کا الحاق

جامعہ کا الحاق وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ساتھ ہوا، جو پاکستان کے دینی مدارس و جامعات کی حفاظت، رجسٹریشن، نصاب سازی، امتحانات وڈگری سے منسلک معاملات اور مزید ترقی کے لئے قائم کیا گیا ایک نمائندہ تنظیم یا وفاق ہے۔ اس کا الحاق نمبر 15172، تاریخ الحاق 2000-01-30، تاریخ اجراء 2000-02-01 اور تاریخ تنسیخ 2025-12-31 ہے۔ 2014 تک جامعہ کا نام خدیجۃ الکبرٰ اللبنات تھا۔ جس کو تبدیل کر کے موجودہ نام یعنی فاطمۃ الزہر اللبنات رکھا گیا۔ الحاق کے لئے جامعہ ہر اک شرائط پر پورا اترتا ہے اور درجہ عالمیہ سے اس کا الحاق کیا گیا۔ ([2])

1- جامعہ کی عمارت دیکھنے کے لئے مورخہ 21 جون 2021 کو جامعہ ہذا کا دورہ کیا گیا اور عمارت کا مشاہدہ کرنے کے بعد معلومات اکھٹی کر کے تعارف میں شامل کیا گیا۔

[2] - مولانا مفتی اسد اللہ، انٹرویو

شرائط الحاق

1۔ ادارہ کا مسلک عقائد اہل السنۃ والجماعۃ مطابق تشریحات فقہ حنفی وسلف صالحین اکابر دیوبند ہونا۔ بیرونی ممالک کے مدارس کے لئے شافعی / حنفی / مالکی وغیرہ

2۔ الحاق کے لئے صدر یا ناظم اعلی وفاق کا بذات خود یا کسی نامزد معتمد یا رکن مجلس عاملہ یا علاقائی مسئول کا بذات خود معائنہ و تحریری سفارش کرنا

3۔ وفاق المدارس سے وابستگی اور وفاق المدارس کے طے شدہ قواعد وضوابط، دستور وفاق ہدایات اور نصاب تعلیم کی پابندی

4۔ ہر سطح کے ادارہ کے مہتمم کا اس سطح کے نصاب سے آگاہی ہونا، وفاق المدارس کے مسلک سے وابستہ ہونا، متشرع اور متدین ہونا

5۔ نیا الحاق شوال المکرم سے 30 ربیع الاول تک کرنا۔ تجدید الحاق، ترقی الحاق و بحالی الحاق پورا سال جاری رہنا

بوقت الحاق مدرسہ کی حیثیت

1۔ مدارس ابتدائیہ کے الحاق کے وقت معلم / معلمات کی تعداد کم سے کم ایک اور طالبہ / طالبات کی تعداد کم سے کم 25 ہو۔

2۔ مدارس تحفیظ کے الحاق کے وقت معلم / معلمات کی تعداد کم سے کم ایک اور طالبہ / طالبات کی تعداد 25 ہو۔

3۔ مدارس تجوید کے الحاق کے وقت معلم / معلمات کی تعداد کم سے کم ایک اور مجموعی طور پر دس طالبہ / طالبات کی تعداد مجموعی طور پر دس ہو۔

4۔ مدارس متوسطہ کے الحاق کے وقت معلمات کی تعداد کم سے کم 2 اور طلبات کی مجموعی تعداد کم سے کم 10 ہو۔

5۔ مدرسہ کی عمارت بقدر ضرورت (ملکیت، عاریت، کرایہ) ہونا

6۔ ہر سطح کے الحاق کے لئے اس درجہ کے طالبہ / طالبات، مطلوبہ استعداد کے معلم / معلمات کا ہونا

7۔ جس درجے میں طالبہ / طالبات کا امتحان دلوانا ہو اس درجے تک الحاق

بقائے الحاق کے شرائط

1۔ جامعہ کے نصاب تعلیم کا وفاق المدارس عربیہ پاکستان کے نصاب کے مطابق ہونا

2۔ وفاق المدارس عربیہ پاکستان کے جاری ہونے والے ہدایات، قواعد وضوابط اور دستور پر عمل درآمد

3۔ وفاق المدارس کی طرف سے مقرر کردہ سالانہ اور ماہانہ فیس کی وقت پر ادائیگی

4۔ طالبات کی امتحان کے لئے کسی سال تیاری نہ ہونے کی صورت میں وفاق المدارس کے دفتر کو تحریر کے ذریعے اطلاع دینا اور اس سال کی ماہانہ فیس جمع کرن

5۔ مسلسل تین سال امتحان میں عدم شرکت کی صورت میں الحاق کو منسوخ کرنا

6۔ مسلسل تین سال کسی طلبہ / طلبات کا امتحان میں عدم شرکت کی صورت میں اس سے نچلے درجے میں تنزلی کرنا

7۔ ہر تین سال بعد الحاق کی تجدید اور بعد از تجدید نیا الحاق سند جاری کرنے کے لیے 500 فیس جمع کرنا

چونکہ جامعہ فاطمۃ الزہراللبنات ان تمام شرائط پر روز اول سے پورا اتر تا رہا ہے اس لئے الحاق بھی ہوا اور بقائے الحاق بھی قائم رہا۔[1]

معلمات کی تعداد اور فرائض[2]

نام	سن	تعلیمی قابلیت	فراغت	عہدہ	فرائض
لائبہ بنت شیرین زادہ	2019 تاحال	1) عصری تعلیم: ایف اے دینی تعلیم: درس نظامی	جامعہ فاطمۃ الزہرا رحیم اباد سوات	معلمہ	فرائض تدریس
سپنا بنت ملک ذادہ	2019 تاحال	عصری تعلیم: ایف اے دینی تعلیم: درس نظامی	جامعہ فاطمۃ الزہرا رحیم اباد سوات	معلمہ	فرائض تدریس
مرجان بنت عثمان غنی	2018 تاحال	عصری تعلیم: کوئی نہیں دینی تعلیم: درس نظامی	جامعہ فاطمۃ الزہرا رحیم اباد سوات	معلمہ	فرائض تدریس
عظمٰی بنت سلیمان	2019 تاحال	عصری تعلیم: کوئی نہیں دینی تعلیم: درس نظامی	جامعہ فاطمۃ الزہرا رحیم اباد سوات	معلمہ	فرائض تدریس
مریم بنت فضل خالق	2018 تاحال	عصری تعلیم: بی اے دینی تعلیم: حفظ، درس نظامی	جامعہ فاطمۃ الزہرا رحیم اباد سوات	معلمہ	فرائض تدریس
نجمہ بنت عبد الاکبر	2015 تاحال	1) عصری تعلیم: میٹرک 2) دینی تعلیم: درس نظامی 3) تجوید العالمات، حفظ	جامعہ فاطمۃ الزہرا رحیم آباد سوات	معلمہ اور ناظمہ	نگران معلمات فرائض تدریس
مولانا احمد زیب	2010 تاحال	1) عصری تعلیم: میٹرک 2) دینی تعلیم: درس نظامی 3) تجوید العالمات، حفظ	جامعہ حقانی اکوڑہ خٹک	معلم	فرائض تدریس
قاری عثمان	2015 تاحال	1) عصری تعلیم: 2) دینی تعلیم: درس نظامی 3) تجوید العالمات، افتاح	جامعہ حقانی اکوڑہ خٹک	معلم	فرائض تدریس

1 ۔ مدرسہ کے مہتمم سے ایک داخلہ فارم لیا گیا جس پر درج قواعد وضوابط کی مدد سے مندرجہ بالا نکات لکھے گئے ہیں۔

2۔ مدرسہ کی معلمات اور دیگر عہدیداران سے مورخہ 25 جون 2021 کو انٹرویو لی گئی اور مندرجہ بالا معلومات حاصل کر کے مدرسہ ہذا کے تعارف میں شامل کیا گیا۔

مفتی اسد اللہ	2014 تاحال	1)عصری تعلیم: ایم اے اسلامیات 2)دینی تعلیم: درس نظامی، افتاء	جامعہ حقانی اکوڑہ خٹک	مہتمم ، معلم	فرائض تدریس نگران امور
مولانا بخت افسر	2018 تاحال	1)عصری تعلیم: میٹرک 2)دینی تعلیم: درس نظامی، تجوید العالمات، حفظ	جامعہ حقانی اکوڑہ خٹک	معلم	فرائض تدریس
مولانا امیر محمد	2014 تاحال	1)عصری تعلیم: میٹرک 2)دینی تعلیم: درس نظامی، تجوید العالمات، حفظ	جامعہ فاروقیہ کراچی	معلم	فرائض تدریس
مولانا بشیر احمد	2015 تاحال	1)عصری تعلیم: میٹرک 2)دینی تعلیم: درس نظامی، تجوید العالمات، حفظ	جامعہ مظہر العلوم مینگورہ	معلم	فرائض تدریس
مولانا اقبال واحد	2015 تاحال	1)عصری تعلیم: میٹرک 2)دینی تعلیم: درس نظامی، تجوید العالمات، حفظ	جامعہ حقانی اکوڑہ خٹک	معلم	فرائض تدریس
مولانا فضل واحد	2015 تاحال	1)عصری تعلیم: بی اے 2)دینی تعلیم: درس نظامی، افتاء	جامعہ حقانی اکوڑہ خٹک	معلم	فرائض تدریس

جامعہ کے دیگر عہدیداران: (نائب مہتمم، صدر مدرس، شیخ الحدیث)

نام	ولدیت	پتہ	عہدہ	تعلیمی قابلیت
مولانا احمد زیب	تاج محمد	مینگورہ سوات	نائب مہتمم	عصری تعلیم: ایم اے اسلامیات دینی تعلیم: شھادۃ العالمیہ، افتاء
مولانا عثمان قاری صاحب	عمر گل	رحیم آباد سوات	صدر مدرس	عصری تعلیم: میٹرک دینی تعلیم: حفظ، شھادۃ العالمیہ، افتاء
نجمہ	عبد الاکبر	رحیم آباد سوات	ناظمہ	عصری تعلیم: میٹرک دینی تعلیم: حفظ، شھادۃ العالمیہ

طالبات کے لئے قواعد و ضوابط

1۔ بالغ طالبات کے لئے مدرسہ آنے جانے کے لئے ٹوپی والا برقعہ کا استعمال لازمی ہے۔ نیز کالے رنگ والے جراب اور دستانے کا استعمال لازمی ہو گا۔

2۔ لباس کھلا، سادہ اور سنت کے موافق ہو گا اور جو رنگ جامعہ کی طرف سے مقرر ہے، اس کے مطابق ہو گا۔ فیشنی لباس استعمال نہیں کیا جائے گا۔

3۔ بچی کو داخل کرواتے وقت نیت صرف اللہ کی رضا ہو۔ نیز داخلہ سرپرست کے کارڈ پر دی جاتی ہے۔

4۔ چھٹی کسی معقول عذر کے لئے تحریری لینی ضروری ہو گی۔ بغیر کسی عذر، شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے لئے چھٹی نہیں ملے گی۔

5۔ چھ دن سے کم غیر حاضری پر جرمانہ کی سزا ہو گی۔ اور چھٹے دن کی غیر حاضری پر جامعہ سے خارج کر دی جائے گی۔

6۔ دارالاقامہ میں موجود بچی کے ساتھ صرف ان سرپرست حضرات کا ملاقات کرنا جن کا نام داخلہ فارم میں بوقت داخلہ درج کیا گیا ہو۔

7۔ ملاقات صرف جمعے کے دن ہو سکتی ہے۔ نیز ملاقات کی دورانیہ صرف دس منٹ تک ہو گی۔ دوسرے کسی بھی دن ملاقات کا تقاضا کرنا مدرسہ والوں کے لئے باعث تکلیف ہو گا۔

8۔ جامعہ میں جدید آلات مثلاً موبائل، ٹیپ ریکارڈ وغیرہ لانا ممنوع ہے۔ بصورت دیگر وہ ضبط کی جائے گی۔ اور جامعہ سے خارج کی جائے گی۔

9۔ چھٹی لینے کے لئے سرپرست کا آنا یا فارم میں درج شدہ نمبر سے فون کرنا ضروری ہو گا۔ کسی اور کی فون نمبر پر چھٹی نہیں دی جائے گی۔

10۔ جس مدرس یا خادم یا کسی طالبہ سے کسی قسم کی شکایت ہو تو سرپرست کا مذکورہ شخص سے براہ راست کسی قسم کی بات چیت کی اجازت نہیں ہو گی۔ بلکہ مہتمم سے رابطہ کرنا ہو گا۔

11۔ طالبات کا تمام امتحانات میں شرکت لازمی ہے۔([1])

1۔ مدرسہ کے مہتمم سے ایک داخلہ فارم لیا گیا جس پر درج قواعد و ضوابط کی مدد سے مندرجہ بالا نکات لکھے گئے ہیں۔ جس کی ایک پرنٹ کاپی موجود ہے

نا اہلیت

شادہ شدہ طالبہ کو داخلہ نہیں دیا جائے گا۔ اگر داخلہ کے بعد شادی ہو جائے تو پھر جامعہ سے خارج ہو سکتی ہے۔

کلعدم تحریکوں سے تعلق رکھنے والوں کو داخلہ نہیں دیا جائے گا۔ پتہ چلنے جامعہ سے خارج کیا جائے گا۔

جامعہ کا دارالا قامہ

جامعہ فاطمۃ الزہر اللبنات میں اقامتی طالبات کے لئے دارالا قامہ کی سہولت موجود ہے۔ جو ہر طرح کی سہولیات مثلا پانی، گیس، بجلی، پنکھے، باورچی خانہ، غسل خانے، پینے کے لئے ٹھنڈے پانی کے کولر اور مطعم سے مزین ہے۔ مطعم کی وسعت کافی زیادہ ہے جہاں بیک وقت سو(100) طالبات مل کر کھانا کھا سکتی ہیں۔ طلبات کی کفالت کے لئے ہر طالبہ سے ماہانہ 4000روپے فیس لی جاتی ہے۔ جس میں طالبات کو ہر سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ بچوں کی تربیت سازی، نماز کی پابندی، وقت پر ہر ضرورت پوری کرنا اور ان کی دیکھ بھال کرنا دارالا قامہ کی باجی کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ جو دن رات بچیوں کے ساتھ موجود ہوتی ہیں۔ چونکہ جامعہ میں شفا خانہ موجود نہیں ہے اس لئے بچیوں کی بیمار ہونے کی صورت میں انہیں مکمل پردے میں قریبی ہسپتال پہنچایا جاتا ہے یا پھر ڈاکٹر کو از خود دارالا قامہ بلایا جاتا ہے۔ صرف سرپرست اور محرم حضرات کو بچی کے ساتھ ملاقات کی اجازت دی جاتی ہے۔

جامعہ کا کتب خانہ

جامعہ فاطمۃ الزہر اللبنات میں ایک وسیع کتب خانہ بھی موجود ہے جس سے معلمات اور طالبات دونوں استفادہ حاصل کرتی ہیں۔۔ اس میں طالبات کے لئے نصابی کتب کے ساتھ ساتھ دیگر معروف کتب بھی موجود ہیں۔ جیسا کہ تحفۃ الاءلمعی شرح سنن الترمذی، معارف ترمذی، حیاۃ الصحابہ، السراجی فی المیراث، لسان القرآن، خطبات حق، کشکول معرفت، اشرف الھدایہ، التسھیل الضروری، جامع ترمذی شریف، امداد الفتاویٰ اور روضۃ الصالحین وغیرہ۔ آج کل اس میں کتب کی تعداد تقریبا 8000 سے زائد ہے۔ جس میں دن بدن اضافہ ہو بھی ہو رہا ہے۔([1])

1۔ مورخہ 7 جون 2021 کو مدرسہ ہذا کی کتب خانے کا دورہ کیا گیا اور یہاں موجود کتابوں کا جائزہ لیا گیا۔ کتاب کا نام اور کل کتابوں کی تعداد جیسی معلومات حاصل کر کے مدرسہ ہذا کے کتب خانے کا تعارف لکھا گیا۔

اوقات کار

جامعہ میں درس نظامی اور ناظرہ و قاعدہ کے لئے صبح ساڑھے آٹھ سے دوپہر ساڑھے بارہ بجے تک کا وقت مقرر ہے۔ درمیان میں مختصر وقفہ دیا جاتا ہے جو کہ کھانے کے لیے ہوتا ہے۔ حفظ اور تفسیر قرآن کے لئے سہ پہر تین بجے سے شام پانچ بجے تک کا ٹائم دیا جاتا ہے۔ اس دوران معلمات کی زیر نگرانی میں نماز اور مسنون دعاؤں کا دور بھی کیا جاتا ہے۔ دارالاقامہ میں مقیم طالبات شام سات بجے سے 9 بجے تک پڑھائے گئے اسباق پر تکرار کرتی ہیں جس میں ذہین طالبہ اپنے گروپ میں موجود طالبات کو اساتذہ کی طرح اسباق کو سمجھانے میں مدد کرتی ہیں۔

تعلیمی دورانیہ اور تعطیلات

دوسرے جامعات کی طرح جامعہ فاطمۃ الزہراللبنات کا تعلیمی دورانیہ دس ماہ ہے جو شوال سے شروع ہو کر شعبان کے اوائل تک رہتا ہے۔ شعبان اور رمضان میں دو ماہ کی سالانہ چھٹیاں دی جاتی ہیں اور پھر عید الفطر کی چھٹی دے دی جاتی ہے جو کہ دو ہفتوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ عید الاضحی کے موقع پر پندرہ دن کی چھٹیاں دی جاتی ہیں۔ جبکہ موسم گرما میں 15 جولائی سے ایک اگست تک چھٹی دی جاتی ہے۔ موسم سرما میں جنوری کا پورا مہینہ چھٹی ہوتی ہے۔ جبکہ بہار میں کوئی چھٹی نہیں دی جاتی۔

جامعہ کے شعبہ جات

اس وقت جامعہ میں شعبہ جات کی تعداد 4 ہے:

1۔ شعبہ قاعدہ و ناظرہ

2۔ شعبہ حفظ

3۔ شعبہ ترجمہ و تفسیر

4۔ شعبہ مکمل درس نظامی

1۔ شعبہ قاعدہ و ناظرہ

اس شعبے میں داخل بچیوں کو قرآن پاک کا تلفظ درست کروانے اور مخارج سکھانے کے لئے سبق کا آغاز نورانی قاعدہ سے کیا جاتا ہے، جو قرآن مجید کی درست قرأت کے ساتھ تلاوت کے لئے ابتدائی علم ہے۔ اس سے بچی میں روانی کے ساتھ الفاظ کی ادائیگی کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے۔ درست تلفظ اور مخارج سیکھانے کے بعد ناظرہ شروع کروالیا جاتا ہے جس کی شروعات پارہ عمہ (30) سے ہوتی ہے کیونکہ اس پارے میں مخارج زیادہ ہیں جس پر اچھی طرح مشق کروائی جاسکتی ہے۔

2۔ شعبہ حفظ

ناظرہ سیکھنے کے بعد اگر والدین طالبہ کو حفظ کروانے کے خواہش مند ہوں اور طالبہ خود بھی ارادہ اور شوق رکھتی ہو تو اسے شعبہ حفظ میں داخل کروالیا جاتا ہے۔ جس کے لئے بچی کی عمر 5 سال سے 12 سال تک کے درمیان میں ہونا لازمی ہے۔ اس کے علاوہ قرآن مجید درست تلفظ اور روانی کے ساتھ پڑھنے پر بھی عبور حاصل ہو اور عصری تعلیم میں پرائمری پاس ہونا بھی داخلہ کے شرائط میں شامل ہے۔

3۔ شعبہ ترجمہ و تفسیر

قرآن مجید کی تعلیمات کو سمجھنے کے لیے اس کا ترجمہ اور تفسیر پڑھنا ضروری ہے۔ اس شعبہ میں بچیوں کو قرآن مجید بمع لفظی معنی سکھایا جاتا ہے اور پھر مفہوم کو واضح کرنے کے لئے اس کی تفسیر بھی پڑھائی جاتی ہے۔ اس مقصد کے لئے جس تفسیر سے استفادہ کیا جاتا ہے وہ مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کا ترجمہ قرآن مجید اور مختصر تفسیر ہے جو "آسان ترجمہ قرآن" کے نام سے معروف ہے۔ اس کے علاوہ تفسیر کے افادات اور ترجمہ کو عام فہم انداز اور آسان الفاظ میں سمجھانے کی کوشش کی جاتی ہے تا کہ طالبات قرآن مجید کے علوم پر با آسانی عبور حاصل کر کے اپنی زندگی کا محور بنالے۔

4۔ درس نظامی

دینی علوم کا سب سے بہترین ذخیرہ درس نظامی ہے جو کہ دینی علوم میں پختگی اور راسخ العقیدہ ہونے کا ایک جامع ذریعہ ہے۔ یہ شعبہ بچیوں کے لئے تین مراحل پر مشتمل چھ سالہ نصاب ہے جو وفاق المدارس عربیہ پاکستان کی طرف سے رائج کردہ نصاب ہے۔ ہر مرحلہ کا دورانیہ دو سال ہے۔ ان تین مراحل میں مرحلہ خاصہ، مرحلہ عالیہ اور مرحلہ عالمیہ شامل ہیں۔

جامعہ المحسنات للبنات کا نصاب تعلیم درج ذیل ہے:

نصاب ثانویہ خاصہ

یہ نصاب دو سالہ کورس پر مشتمل ہے جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

(سال اول)

مضمون	تفصیل
ترجمہ و تفسیر و	ترجمہ و تفسیر پارہ عمہ (دو سوال)

حفظ و تجوید	خلاصہ التجوید (ایک سوال)، حفظ ربع آخر پارہ عمہ
حدیث	جوامع الکلم (مفتی محمد شفیع صاحب)، زاد الطالبین (مکمل)، ترکیب باب اول تاذکر مغیبات
فقہ وسیرت	تعلیم الاسلام مکمل، تاریخ اسلام حصہ دوم، (مؤلفہ مولانا محمد میاں)
صرف	علم الصرف، (ج 1-2-3) مع اجراء، از تمرین الصرف
نحو	علم النحوا (1)، مع اجراء از تمرین النحو / تسہیل النحوا، عوامل النحوابالترتیب (2)
ادب	الطریقۃ العصریہ (ج-ا)، عربی کا معلم (حصہ اول، دوم) موالانا عبد الستار خان صاحب

([1])

نصاب ثانویہ خاصہ (سال دوم)

مضمون	**تفصیل**
ترجمہ و تفسیر و حفظ	ترجمہ و مختصر تفسیر از سورہ یونس تا اختتام سورہ عنکبوت، حفظ سورہ یاسین
صرف	علم الصیغہ ماسوائے باب چہارم مع خاصیات ابواب، از علم الصرف حصہ چہارم
فقہ	مختصر القدوری از ابتداء تا اختتام کتاب الحج واز کتاب النکاح تا آخر کتاب النفقات
اصول فقہ	اصول الشاشی فقط کتاب اللہ، آسان اصول فقہ

1-منقول از چھ سالہ نصاب تعلیم بنات وفاق المدارس العربیہ پاکستان

نحو	بدایہ النحو
نحو و منطق	شرح مائۃ عامل نوع اول باترتیب تیسیر المنطق

نصاب عالیہ

یہ نصاب دو سالہ کورس پر مشتمل ہے جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

(سال اول)

مضمون	تفصیل
ترجمہ و تفسیر و حفظ	ترجمہ ومختصر تفسیر از سورہ روم تا اختتام سورہ المرسلات، حفظ سورہ واقعہ، سورہ ملک
حدیث	ریاض الصالحین، از ابتداء تا کتاب الفضائل
فقہ	مختصر القدوری، از کتاب البیوع تا کتاب النکاح، واز کتاب الجنایات تا کتاب الفرائض
اصول فقہ و میراث	نور الانوار، (بحث سنت و اجماع)، سراجی تا ختم باب الرد
البلاغہ	دروس البلاغہ (مکمل)
ادب عربی و عقائد	مختارات حصہ اول، (مولانا ابو الحسن علی الندوی)، العقیدہ الطحاویۃ (متن)

([1])

1-منقول از چھ سالہ نصاب تعلیم بنات وفاق المدارس العربیہ پاکستان

نصاب عالیہ (سال دوم)

تفصیل	مضمون
ترجمہ و مختصر تفسیر از ابتداء تا اختتام سورہ التوبہ، حفظ سورہ رحمان	ترجمہ و تفسیر و حفظ
مشکوۃ (جلد اول) (مقدمہ شامل نہیں)	حدیث
مشکوۃ (جلد ثانی) مع خیر الاصول، (مع تعارف مصنیفین کتب احادیث)	حدیث واصول حدیث
ہدایۃ (جلد اول)	فقہ
مختصر، اسلام و تربیت اولاد	اخلاق وتربیت
شرح عقائد از عذاب قبر تا آخر علوم القرآن حصہ اول باب اول، حصہ دوم باب اول و دوم (مولف حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی)	عقائد واصول تفسیر

نصاب عالمیہ

یہ نصاب دو سالہ کورس پر مشتمل ہے جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

(سال اول)

تفصیل	مضمون
منتخبات جلالین جلد اول، سورہ بقرہ و سورہ النساء، جلد ثانی سورۃ النور والطلاق والتحریم، مع سورۃ الفاتحہ	تفسیر

اصول حدیث	تیسیسر مصطلح الحدیث،(وکتور محمود الطحان)، آئینہ قادنیت، ابتدائی دس سوالات
فقہ	ہدایہ جلد ثانی، کتاب النکاح، کتاب الطلاق تا آخر کتاب الایمان
حدیث	طحاوی، کتاب الصلوۃ تا کتاب الجنائز
حدیث	جامع ترمذی (ج۔2)
حدیث	سنن ابو داؤد جلد اول، ماسوائے کتاب الصلوۃ

([1])

نصاب عالمیہ (سال دوم)

مضمون	تفصیل
حدیث	صحیح بخاری (ج۔2)، کتاب المغازی، کتاب الاطعمہ تا آخر کتاب، الرقاق وکتاب الرد الجہمیہ تا آخر کتاب
حدیث	صحیح مسلم (ج۔1)، کتاب الایمان از کتاب النکاح تا کتاب آخر
حدیث	جامع ترمذی (ج۔1)، مکمل
حدیث	صحیح بخاری (ج۔1) بدءالوحی، کتاب الایمان، کتاب العلم، کتاب الجہاد تا آخر کتاب
حدیث	کتاب الضحایاوالوصایااز کتاب الایمان والنذور، از کتاب الاشربہ تا آخر کتاب الملاحم وشمائل، ترمذی ابو داؤد شریف (ج۔2)
حدیث	صحیح مسلم (ج۔2) کتاب الفضائل تاباب الامر بحسن الظن باللہ تعالی وکتاب الزہد

([1])

1۔ منقول از چھ سالہ نصاب تعلیم بنات وفاق المدارس العربیہ پاکستان

جامعہ کے امتحانات

امتحانات شروع ہونے سے پہلے پرچے کے لئے نظام اوقات مقرر کیا جاتا ہے اور سوالات کے پرچے تیار کئے جاتے ہیں۔ یہ پرچے سہ ماہی اور ششماہی امتحانات کے لئے جامعہ کی معلمات خود تیار کرتی ہیں جبکہ جن درجات کا امتحان وفاق المدارس سے منسلک ہوتا ہے اس کے سالانہ امتحان کے لئے پرچے وفاق المدارس عربیہ پاکستان کی طرف سے تیار کئے جاتے ہیں۔ امتحان شروع ہونے سے پہلے طلبات کو رول نمبرز جاری کر دیئے جاتے ہیں۔ اور طالبات کو ہال میں جمع کر کے امتحانات کے قواعد و ضوابط کی یاد دہانی کروائی جاتی ہے۔

جامعہ کے تعلیمی سال کے دوران تین امتحانات منعقد کئے جاتے ہیں۔ جس کی تفصیل درجہ ذیل ہے:

سہ ماہی امتحان

تعلیمی سال کے ابتداء کے بعد تین ماہ تک پڑھائے جانے والے نصاب میں سہ ماہی امتحان لیا جاتا ہے۔ ان تین ماہ میں شوال، زوالقعد اور ذوالحج شامل ہیں۔ پھر محرم میں امتحان شروع ہو جاتا ہے جو پچھلے تین ماہ میں پڑھائے گئے نصاب میں لیا جاتا ہے۔

ششماہی امتحان

سہ ماہی امتحانات کے تین ماہ بعد ششماہی امتحان کا انعقاد ہوتا ہے۔ اس دورانیہ میں شامل تین مہینے صفر، ربیع الاول اور ربیع الثانی ہیں۔ ان تین مہینوں میں پڑھائے گئے نصاب سے سوالاتی پرچے بنتے ہیں۔

سالانہ امتحان

تعلیمی سال کے اختتام پر سالانہ امتحان کا انعقاد ہوتا ہے۔ جو رجب کے آخر میں لیا جاتا ہے۔ اس امتحان میں پورے سال کا نصاب شامل ہوتا ہے۔ اور درس نظامی کے درجات کے لئے اس کے پرچہ جات وفاق المدراس عربیہ پاکستان کی طرف سے تیار کئے جاتے ہیں۔ اور اس کی باضابطہ سند بھی وفاق المدارس کی طرف سے جاری کی جاتی ہے۔

طریقہ سوالات

---

2 ۔ ایضا

پرچہ تین تفصیلی سوالات پر مشتمل ہوتا ہے۔ ہر سوال کے دو جز ہوتے ہیں اور دونوں میں سے کسی ایک جز کا جواب لکھنا لازمی ہوتا ہے۔یوں کل ملا کے چھ سوالوں میں سے تین سوالوں کے جوابات لکھنا لازمی ہے۔ جس کے لئے مقرر کردہ وقت تین گھنٹے ہیں۔اس کے علاوہ عربی زبان میں پرچہ حل کرنے والی طلبات کے لئے انشاء عربی کے پانچ نمبرات اضافی ملتے ہیں۔ پرچہ کے مجموع الدرجات 100 ہوتے ہیں۔ جس میں سے 100 / 40 نمبرات حاصل کرنے والی طالبات کو کامیاب قرار دیا جاتا ہے۔جوابات تحریر کرنے کے لئے طالبات کو جامعہ کی طرف سے مطبوعہ جوابی کاپی دی جاتی ہے۔([1])

امتحان میں کامیابی کے درجات

کامیابی کے درجہ ذیل درجات مقرر کیے گئے ہیں:

100۔90 فیصد (ممتاز مرتفع)

89۔80 فیصد (ممتاز)

79۔60 فیصد (جید جدا)

59۔50 فیصد (جید)

40 فیصد (مقبول)

40 فیصد سے کم (راسب)

فارغ التحصیل طالبات کو جاری کی جانے والے اسناد

جامعہ سے مختلف شعبہ جات سے فارغ ہونے والے طالبات کو مندرجہ ذیل اسناد جاری کیے جاتے ہیں:

1۔ناظرہ قرآن

2۔شہادۃ الختم القرآن

3۔شہادۃ العالمیہ درس نظامی

جامعہ کے جملہ مصارف

1-مدرسہ کی ناظمہ سے ایک پرچہ سوال کو بطور نمونہ لیا گیا اور اس میں موجود طریقہ سوالات، سوالات کی تعداد، مقررہ وقت اور درجات جیسی معلومات حاصل کی گئیں۔

جامعہ فاطمۃ الزہرا اللبنات رحیم آباد سوات غیر سرکاری مدرسہ ہے جو طالبات کی ماہانہ فیس سے چلتا ہے۔اس کے تمام رقوم جامعہ کے مصارف یعنی معلمات اور باقی عملہ کی تنخواہیں،عمارت کی اصلاح، بجلی، پانی اور گیس کی بل ،جامعہ کی اہم درسی ضروریات ،امتحانی عملے کے اخراجات اورڈاگ کے اخراجات پر خرچ ہوتے ہیں۔

جامعہ کی ہم نصابی سرگرمیوں کا جائزہ

مقابلہ حمد ونعت

جامعہ ہذامیں ہر تین ماہ بعد حمد ونعت کا مقابلہ منعقد کیا جاتا ہے جو کلاس کی سطح پر بھی ہوتے ہیں اور پورے جامعہ کی سطح پر بھی۔جس میں جامعہ کے ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والی طلبات حصہ لیتی ہیں۔مقابلہ میں بہترین کاردگی دکھانے والی طالبات کو انعامات بھی دیے جاتے ہیں۔

مقابلہ بزم ادب

طالبات کی پوشیدہ صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے جامعہ فاطمہ الزہرا اللبنات رحیم آباد سوات ہفتہ وار بزم ادب کا انعقاد کرتی ہے۔جس میں تمام طلبات کا حصہ لینا لازمی ہوتا ہے۔بزم ادب میں مختلف جامعہ کے مختلف شعبہ جات سے تعلق رکھنے والی طالبات مختلف موضوعات پر تقاریر کر کے اپنے خیالات کا اظہار کرتی ہیں۔یوں ان کی صلاحیتوں میں نکھار آتا ہے۔([1])

کوئز مقابلہ

اس مقابلہ کے لئے چند معروف ومستند علماء کرام کتب سیرت منتخب کر کے طالبات کو ان کے مطالعہ کا کہتے ہیں۔تیاری مکمل ہو جانے کے بعد ایک وقت مقرر کر لیا جاتا ہے جس میں کوئز مقابلے کے پروگرام کا انعقاد ہوتا ہے۔طالبات سے ان کتب میں موجود عنوانات سے متعلق سوالات پوچھے جاتے ہیں۔اور درست جوابات دینے والوں کو نقد رقم یا کتب انعامات کے طور پر دئے جاتے ہیں۔اس سے طالبات کی معلومات میں اضافہ اور مطالعہ میں وسعت پیدا ہو جاتی ہے۔

اصلاحی بیانات

1-مفتی اسد اللہ،انٹرویو

طالبات کی تربیت و اصلاح کے لئے ہر ماہ کے شروع میں اصلاحی بیانات دئے جاتے ہیں۔بیانات کے موضوع عام طور پر سیرت طیبہ ،اخلاقی تعلیمات اور تربیت سازی سے متعلق ہوتے ہیں۔اس کا مقصد طالبات کی شخصیت سازی کرنا ہوتا ہے۔([1])

مطالعہ و تکرار

مطالعہ و تکرار کے لئے جامعہ ہذٰا نے مغرب تا عشاء 10 بجے تک کا وقت مقرر کیا ہے جس کا اہتمام معلمات کی نگرانی میں کیا جاتا ہے۔جہاں تمام درجات کی طالبات کو ایک بڑے ہال میں اکٹھا کر لیا جاتا ہے۔مطالعہ میں آئندہ پڑھائے جانے والے اسباق کی تیاری کی جاتی ہے جبکہ تکرار میں پچھلے اسباق دہرائے جاتے ہیں۔طالبات عربی شروحات، عربی حاشیہ اور لغت کی کتابوں سے عبارت اور موضوع کو حل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔([2])

لائبریری

جامعہ فاطمہ الزہرا للبنات میں ایک بڑی لائبریری بھی موجود ہے۔ جس میں نصابی کتب کے علاوہ اسلامی اور عصری علوم کی کتب اور دیگر علمی و معلوماتی کتب موجود ہیں۔ ان کتب میں تفسیر، زخیرہ احادیث، مکمل درس نظامی، اسلام کی جدید معیشت، اسلامی معاشرت، اسلام سیاست، اسلام تصوف، فقہ اربعہ، جدید فقہی مسائل، فتاویٰ جات، اصلاحی کتب، تاریخ اسلام، سیرت طیبہ ﷺ اور کتب جرح و تعدیل شامل ہیں۔کتب خانہ میں کتب کی موجودہ تعداد تقریبا 2000 ہے جس میں وقتا فوقتا اضافہ ہو رہا ہے اور کتب کو تازہ بھی کیا جاتا ہے۔طالبات اپنے فارغ اوقات میں اس لائبریری میں مطالعہ کرتی ہیں۔جس سے ان کے علم میں اضافہ ہوتا ہے۔

جامعہ کے قیام کے لئے علاقے کا انتخاب اور علاقے پر اس کے اثرات

جامعہ فاطمۃ الزہرا للبنات سوات کے قیام کے لئے حضرت مہتمم صاحب نے ضلع سوات کے گاؤں رحیم آباد کا انتخاب کیا جس کا مقصد علاقے میں دینی علوم کی نشر و اشاعت، بدعات اور شریعت کے خلاف رسم و رواج کا خاتمہ ، معاشرے کی اصلاح،

2۔ ایضا

1۔ مفتی اسد اللہ، انٹرویو

دینی اقدار و ثقافت کو زندہ رکھنا اور خدمت خلق کرنا ہے۔ ان مقاصد میں کامیابی سے ہمکنار ہو کر موجودہ علاقے پر مثبت اثرات مرتب ہوئے ہیں۔([1])

جامعہ کے اغراض و مقاصد

1۔ مسلمانوں کی عملی زندگی کو قرآن و سنت کی تعلیمات کے مطابق بنانا اور ان تعلیمات کی ترویج و اشاعت کے لئے دن رات کوشش

2۔ دینی علوم یعنی قرآن، حدیث، فقہ اور عقائد کی جامع تعلیم دینا جس سے مسلمانوں کی دینی و دنیاوی راہنمائی ہو۔

3۔ مسلمان بچیوں کے ذہنوں میں اسلامی عقائد کو راسخ کرنا اور انہیں دور جدید کے فتنوں سے بچانا

4۔ اسلامی تہذیب و ثقافت کی بقاء

5۔ معاشرے میں موجود خرافات، بدعات اور جہالت کا خاتمہ ([2])

2۔ جامعہ جس علاقے میں موجود ہے اس کا دورہ کیا گیا اور علاقے میں مقیم لوگوں سے جامعہ کا اس علاقے پر اثرات کے بارے میں رائے معلوم کی گئی۔ لوگوں سے پوچھے گئے سوالات کی مدد سے مندرجہ بالا اثرات لکھے گئے۔

1۔ مورخہ 25 جون 2021 کو جامعہ فاطمۃ الزہرا البنات رحیم آباد سوات کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے سوالنامہ تیار کیا گیا۔ جس میں جامعہ سے متعلق سوالات شامل کئے گئے۔ مورخہ 26 مئی 2021 کو اس سوالنامے کا ایک پرنٹ مدرسہ ہذا بھیجا گیا۔ مورخہ 30 مئی 2021 کو یہ سوالنامہ پر کر کے واپس لیا گیا۔ جس کی مدد سے جامعہ فاطمۃ الزہرا اللبنات رحیم آباد سوات کا تعارف لکھا گیا۔ سوالنامہ کا ایک پرنٹ موجود ہے۔

مبحث دوم

جامعہ عائشہ کا تعارف

جامعہ کی بنیاد

جامعہ عائشہ للبنات سمبٹ کی بنیاد 5 مئی، 1985 بمطابق 4 شعبان، 1405 ہجری میں رکھی گئی۔ اس جامعہ کے بانی مولانا نور النبی صاحب ہیں۔ جامعہ کے لئے ضلع سوات کے تحصیل مٹہ کے علاقے سمبٹ چم کا انتخاب کیا گیا جس کی وجہ انتخاب یہ ہے کہ اس علاقے میں بنات کے لئے اس سے پہلے کوئی دینی درسگاہ نہیں تھا۔ اس مدرسہ کے متصل مدرسہ دارالعلوم سمبٹ چم للبنین ہے۔ 1995 میں اس مدرسہ میں باقاعدہ تدریس کی ابتداء ہوئی۔ یہ مدرسہ پورہ ضلع سوات میں ممتاز حیثیت کا حامل ہے۔ اس سے فارغ التحصیل طالبات پورے علاقے میں دینی خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔

جامعہ کی عمارت

جامعہ کا کل رقبہ 5400 مربع فٹ ہے اور رقبے کی نوعیت ملکیت پر ہے۔ یہ سمبٹ بازار میں واقع دومنزلہ عمارت اور ایک منزل انڈر گراؤنڈ ہے جو ہر قسم کی سہولتوں سے مزین ہے۔ وسیع رقبے پر بنی یہ عمارت 9 کمروں پر مشتمل ہے جن میں سے پانچ درسگاہیں، ایک معلمات کے لئے سٹاف روم، ایک انتظامی امور کا دفتر، ایک مہمان خانہ اور ایک کتب خانہ ہے جو کہ کشادہ اور ہوادار ہیں۔ درجہ کتب کے لئے درسگاہوں کی تعداد 3، حفظ کے لئے 1 اور ناظرہ و قاعدہ کے لئے بھی 1 ہے۔ جامعہ میں مہتمم کے لئے 1 دفتر ہے جو کہ دفتر تعلیمات کہلاتا ہے۔ جامعہ میں تقریبا 5 وضو خانے ہیں جو طالبات اور معلمات کے لئے الگ ہیں۔ کھیل کود کے لئے ایک بڑا پلے گراؤنڈ ہے جہاں طالبات غیر نصابی سرگرمیوں کے طور پر مقررہ اوقات میں استعمال کرتا ہے۔

جامعہ کا الحاق

جامعہ العائشہ للبنات سمبٹ چم سوات کا الحاق وفاق المدارس عربیہ ملتان پاکستان کے ساتھ ہوا ہے جس کا الحاق نمبر 2661، تاریخ الحاق 1995-01-10، تاریخ اجراء 1995-02-01 اور تاریخ تنسیخ 2024-12-31 ہے۔ اس کا الحاق

جامعہ عائشہ للبنات سمبٹ چم ضلع سوات صوبہ خیبر پختون خواہ کے نام سے بحیثیت درجہ ثالثہ سے کیا گیا ہے۔ رجسٹریشن کی نوعیت تجدید الحاق ہے۔ شرائط الحاق وبقائے الحاق کے شرائط مندرجہ ذیل ہیں۔ ([1])

شرائط الحاق

بوقت الحاق مدرسہ کی حیثیت

بقائے الحاق کے شرائط

ان سب پر میں نے صفحہ نمبر 43 تا 45 پر جامعہ فاطمۃ الزہر اللبنات کے تحت تفصیل سے ذکر کیا ہے، وہاں ملاحظہ ہو۔

داخلہ کے لئے شرائط وطریقہ کار

داخلہ کے لئے عمر کی کوئی قید نہیں ہے۔

طلبہ باپردہ، باحیا، بااخلاق، باادب اور دیندار فطرت کی مالک ہو۔

درس نظامی کے لئے عصری تعلیم میں مڈل پاس ہونا ضروری ہے۔ جبکہ باقی شعبہ جات کے لئے صرف پڑھنے لکھنے پر عبور ہو۔

اردو اور ریاضی جانتی ہو۔

محرم سرپرست کو ساتھ لاکر دفتر تعلیمات میں مہتمم کے ساتھ ملاقات لازمی ہے۔

داخلہ کے لئے داخلہ امتحان کے طور پر تقریری وتحریری امتحان کو پاس کرنا لازمی ہے۔ تاکہ طلبات کی ذہنی وتعلیمی استعداد کو جانچا جاسکے۔ متعلقہ استعداد نہ ہونے کی صورت میں نچلے درجے میں داخلہ دلوا دیا جاتا ہے۔

سرپرست کا جامعہ کے مہتمم کے ساتھ ملنا، داخلہ فارم پر کرنا، اس پر دستخط کرنا اور متعلقہ طلبہ کا فارم ب اور سرپرست کے قومی شناختی کارڈ کی ایک کاپی منسلک کرنا لازمی ہے۔

---

1 ۔ مفتی نور النبی، انٹرویو

جامعہ کے مختلف شعبہ جات

شعبہ ناظرہ و قاعدہ

اس شعبہ میں بچیوں کو تلفظ اور درست قراءت سکھانے کے لئے " قاعدہ" اور پھر اول پارہ سے آخر تک راوانی کے ساتھ قرآن مجید پڑھایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ مسنون دعائیں سکھائی جاتی ہیں ۔ قاعدہ و ناظرہ سکھانے کے لئے اوقات کار سہ پہر مقرر کیا گیا ہے۔

شعبہ حفظ القرآن

اس شعبہ میں بچیوں کو قرآن مجید زبانی یاد کروایا جاتا ہے۔ حفظ مکمل کرنے کے بعد حفظ القرآن کی سند وفاق المدارس پاکستان سے جاری کی جاتی ہے۔

شعبہ ترجمہ و تفسیر القرآن

اس شعبہ میں بچیوں کو قرآن مجید کی تعلیمات سمجھنے کے لیے اس کی معنی سکھائی جاتی ہے۔اور مکمل کرنے کے بعد ترجمہ و تفسیر القرآن کی سند دی جاتی ہے۔

شعبہ درس نظامی

درس نظامی وفاق المدارس کی طرف سے متعارف کردہ چھ سالہ نصاب ہے۔ اس کا تعلیمی مراحل تین حصوں پر مشتمل ہے جن میں پہلا مرحلہ "خاصہ ثانویہ " دوسرا "عالیہ " اور تیسرا "عالمیہ " ہے۔ ہر مرحلے کے لئے مقرر کردہ میعاد دو سال ہے ،یوں چھ سالوں میں تین مرحلوں کو مکمل کیا جاتا ہے۔ اس شعبہ میں داخلہ لینے کے لیے بچی کا مڈل پاس ہونا ضروری ہے تاکہ پڑھنا اور لکھنا جانتی ہو۔ نصاب کا تعین وفاق المدارس کی طرف سے کیا جاتا ہے جس میں تاریخ اسلام، اصول فقہ، سیرت نبویؐ، اصول حدیث، علم کلام، اصول تفسیر اور عربی زبان پر مشتمل نصاب (علم صرف، علم نحو، لغت، عروضو قوافی وغیرہ) کے علاوہ عصری تعلیم (حساب، انگلش اور اردو) بھی دی جاتی ہے۔ آٹھ سالہ نصاب مکمل کرنے کے بعد طالبات کو وفاق المدارس کی طرف سے "عالمیہ " کی سند دی جاتی ہے جو کہ ایم اے اسلامیات / ایم اے عربی کے مساوی ہے۔ اور اس بنیاد پر ایچ ای سی سے ایم اے اسلامیات اور ایم اے عربی کی مساوی سند لی جا سکتی ہے۔

درس نظامی کا نصاب تعلیم

اس عنوان پر میں نے صفحہ نمبر 50 تا 54 پر جامعہ فاطمۃ الزہرا کے تفصیل سے ذکر کیا ہے، وہاں ملاحظہ ہو۔

جامعہ میں موجود معلمات

جامعہ عائشہ للبنات سمبٹ چم سوات میں موجود معلمات کی کل تعداد 8 ہے۔ ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

نام معلمہ	سن	تعلیمی استعداد	فراغت	عہدہ	فرائض
نگہت بنت شمس الرحمان	2009 تا حال	1) عصری تعلیم - میٹرک، نرسنگ 2) دینی تعلیم - درس نظامی	جامعہ العائشہ سمبٹ چم سوات	معلمہ	فرائض تدریس
فاطمہ بنت عبد المعبود	2009 تا حال	1) عصری تعلیم - ایم اے انگلش، اسلامیات 2) دینی تعلیم - درس نظامی حفظ 3) تخصص: فی الفقہ، تجوید	جامعہ العائشہ سمبٹ چم سوات	معلمہ	فرائض تدریس
سیما بنت ذرین زادہ	2011 تا حال	1) عصری تعلیم - ایف اے 1) دینی تعلیم - درس نظامی 3) تخصص: فی الفقہ	جامعہ العائشہ سمبٹ چم سوات	معلمہ	فرائض تدریس
نفیس بنت ضیا اللہ	2014 تا حال	1) عصری تعلیم - پرائمری 2) دینی تعلیم - درس نظامی، تجوید	مدرسہ بیت العلم مینگورہ	معلمہ	فرائض تدریس
شائستہ بنت فرمان علی	2016 تا حال	1) عصری تعلیم - میٹرک، نرسنگ 2) دینی تعلیم - درس نظامی 3) تخصص: فی الفقہ	جامعہ العائشہ سمبٹ چم سوات	معلمہ	فرائض تدریس
شبینہ بنت جاوید	2017 تا حال	1) عصری تعلیم - مڈل 2) دینی تعلیم - درس نظامی	جامعہ العائشہ سمبٹ چم سوات	معلمہ	فرائض تدریس
نادیہ بنت فضل ہادی	2016 تا حال	1) عصری تعلیم - میٹرک، نرسنگ 2) دینی تعلیم - حفظ	جامعہ العائشہ سمبٹ چم سوات	معلمہ	فرائض تدریس

اوقات کار

جامعہ کے مختلف شعبہ جات کے لئے مختلف اوقات تعلیم مقرر کئے گئے ہیں۔ درس نظامی کے لئے مقرر کردہ وقت صبح 8 سے دوپہر 12:30 بجے تک ہے۔اس دوران درس نظامی کے نصاب میں شامل کردہ مضامین پڑھائے جاتے ہیں۔ چھٹی کے بعد غیر رہائشی طالبات گھر چلی جاتی ہیں جبکہ رہائشی طالبات کو 2 بجے تک نماز، کھانے اور آرام کرنے کا وقفہ دے دیا جاتا ہے۔2 بجے سے شام 5 بجے تک کا وقت اس دن پڑھائے گئے اسباق پر تکرار کرنے کے لئے مقرر ہے جس میں طالبات کو گروہ کی شکل میں بٹھا دیا جاتا ہے اور معلمات کی نگرانی میں پڑھائے گئے اسباق پر سیر حاصل بحث کی جاتی ہے اور پھر زبانی یاد کرنے کی بھرپور کوشش کی جاتی ہے۔ تاکہ طالبات اسباق کو سیکھنے کے ساتھ ساتھ آنے والے امتحانات کی تیاری بھی وقتاً فوقتاً جاری رکھیں۔5 بجے تکرار ختم ہونے کے بعد آدھے گھنٹے کے لئے بچیوں کو دین کی مسنون دعائیں اور نماز کے کلمات و حرکات کو درست کرنے کا طریقہ سکھایا جاتا ہے۔

تعلیمی دورانیہ

جامعہ کا تعلیمی دورانیہ دس ماہ پر مشتمل ہے۔ تعلیمی سال 10 شوال سے شروع ہوتا ہے اور 10 رجب تک جاری رہتا ہے۔روزانہ کی بنیاد پر ہر معلمہ پانچ گھنٹے تدریس کرتی ہیں جو صبح 8:30 سے دوپہر 12:30 تک جاری رہتا ہے۔ اور طالبات کے لئے بعد نماز ظہر سے مغرب تک اسباق پر تکرار کرنا، زبانی یاد کرنا اور مسنون دعاؤں کا دور کرنا بھی شامل ہے۔ تکرار دینی مدارس کی ایک اصطلاح ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ طالبات کو ایک گروپ کی شکل میں بٹھانا اور قابل و ذہین طالبہ کا معلمہ کے طرز پر سبق کی دہرائی کرنا جس کا مقصد باقی طالبات کے ذہن میں بھی اسباق کا مستحکم ہو جانا ہے۔

تعطیلات

رمضان کا پورا مہینہ سالانہ تعطیلات کے لئے مختص ہے۔1 شوال سے 10 شوال تک کی دس دن کی چھٹیاں عید الفطر کی ہوتی ہیں اور پھر 10 شوال سے جامعہ میں تدریس شروع ہو جاتی ہے۔ طالبات کو عید الاضحیٰ کے موقع پر ایک ہفتہ کی چھٹی دی جاتی ہے۔ موسم سرما، موسم گرما اور بہار کی تعطیلات نہیں دی جاتیں۔ اور ہفتہ روز تعطیل صرف جمعہ کو ہوتی ہے۔

جامعہ کے امتحانات

امتحانات شروع ہونے سے پہلے پرچے کے لئے نظام اوقات مقرر کیا جاتا ہے اور سوالات کے پرچے تیار کئے جاتے ہیں۔ یہ پرچے سہ ماہی اور ششماہی امتحانات کے لئے جامعہ کی معلمات خود تیار کرتی ہیں جبکہ جن درجات کا امتحان وفاق المدارس سے منسلک ہوتا ہے اس کے سالانہ امتحان کے لئے پرچے وفاق المدارس عربیہ پاکستان کی طرف سے تیار کئے جاتے ہیں۔ امتحان شروع ہونے سے پہلے طالبات کو رول نمبرز جاری کر دیئے جاتے ہیں۔ اور طالبات کو ہال میں جمع کر کے امتحانات کے قواعد و ضوابط کی یاد دہانی کروائی جاتی ہے۔
جامعہ کے تعلیمی سال کے دوران تین امتحانات منعقد کئے جاتے ہیں۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

سہ ماہی امتحان

تعلیمی سال کے ابتداء کے بعد تین ماہ تک پڑھائے جانے والے نصاب میں سہ ماہی امتحان لیا جاتا ہے۔ ان تین ماہ میں شوال، زوالقعد اور ذوالحج شامل ہیں۔ پھر محرم میں امتحان شروع ہو جاتا ہے جو پچھلے تین ماہ میں پڑھائے گئے نصاب میں لیا جاتا ہے۔

ششماہی امتحان

سہ ماہی امتحانات کے تین ماہ بعد ششماہی امتحان کا انعقاد ہوتا ہے۔ اس دورانیہ میں شامل تین مہینے صفر، ربیع الاول اور ربیع الثانی ہیں۔ ان تین مہینوں میں پڑھائے گئے نصاب سے سوالاتی پرچے بنتے ہیں۔

سالانہ امتحان

تعلیمی سال کے اختتام پر سالانہ امتحان کا انعقاد ہوتا ہے۔ جو رجب کے آخر میں لیا جاتا ہے۔ اس امتحان میں پورے سال کا نصاب شامل ہوتا ہے۔ اور درس نظامی کے درجات کے لئے اس کے پرچہ جات وفاق المدراس عربیہ پاکستان کی طرف سے تیار کیے جاتے ہیں۔ اور اس کی باضابطہ سند بھی وفاق المدارس کی طرف سے جاری کی جاتی ہے۔

طریقہ سوالات

پرچہ تین تفصیلی سوالات پر مشتمل ہوتا ہے۔ ہر سوال کے دو جز ہوتے ہیں اور دونوں میں سے کسی ایک جز کا جواب لکھنا لازمی ہوتا ہے۔یوں کل ملا کے چھ سوالوں میں سے تین سوالوں کے جوابات لکھنا لازمی ہے۔ جس کے لئے مقرر کردہ وقت تین گھنٹے ہیں۔اس کے علاوہ عربی زبان میں پرچہ حل کرنے والی طالبات کے لئے انشاء عربی کے پانچ نمبرات اضافی ملتے ہیں۔ پرچہ کے مجموع الدرجات 100 ہوتے ہیں۔ جس میں سے 100 / 40 نمبرات حاصل کرنے والی طالبات کو کامیاب قرار دیا جاتا ہے۔جوابات تحریر کرنے کے لئے طالبات کو جامعہ کی طرف سے مطبوعہ جوابی کاپی دی جاتی ہے۔

امتحان کے نتائج

پرچے ختم ہونے کے بعد ان کو متعلقہ معلمہ کے حوالے کر دیئے جاتے ہیں۔امتحان کے اختتام پر تین یومیہ چھٹی دی جاتی ہے تاکہ معلمات اطمینان کے ساتھ پرچہ جات چیک کریں اور نتائج مرتب کریں۔ تمام شعبہ جات سے متعلقہ پرچہ جات کو چیک کرنے کے بعد مہتمم صاحب کے حوالے کر دیئے جاتے ہیں تاکہ دیئے گئے نمبرات پر نظر ثانی کی جائے۔پھر نتائج پر تبصرہ کرنے کے لئے معلمات کے ساتھ ایک اجلاس منعقد کر لیا جاتا ہے۔ اس کے بعد نتائج کے اعلان کے لئے دن مقرر کر کے طالبات کو آگاہ کر لیا جاتا ہے اور مقررہ دن پر طالبات کی اجتماع میں نتائج کا اعلان کر لیا جاتا ہے۔ ہر شعبہ میں اول، دوم اور سوم آنے والی طالبات کو انعام سے نوازہ جاتا ہے تاکہ اس کامیابی پر حوصلہ افزائی کر کے آئندہ بھی مزید محنت پر آمادہ کیا جاسکے۔

امتحان میں کامیابی کے درجات

کامیابی کے درجہ ذیل درجات مقرر کیے گئے ہیں۔

100۔90 فیصد (ممتاز مرتفع)

89۔80 فیصد (ممتاز)

79۔60 فیصد (جید جدا)

59۔50 فیصد (جید)

40 فیصد (مقبول)

40 فیصد سے کم (راسب)

فارغ التحصیل طالبات کو جاری کی جانے والے اسناد

جامعہ سے مختلف شعبہ جات سے فارغ ہونے والی طالبات کو مندرجہ ذیل اسناد جاری کیے جاتے ہیں:

1۔ناظرہ قرآن

2۔شہادۃ ختم القرآن

3۔شہادۃ العالمیہ درس نظامی

4۔دورہ تفسیر القرآن

جبکہ وفاق کی طرف سے جاری ہونے والے اسناد کو کشف الدرجات یا شہادۃ الدرجات کہا جاتا ہے۔

جامعہ کا کتب خانہ

جامعہ عائشہ للبنات سمبٹ چم سوات میں ایک وسیع کتب خانہ موجود ہے۔ابتداء میں اس میں صرف درسی کتابیں موجود تھیں جو کہ محدود تعداد میں تھیں۔لیکن رفتہ رفتہ ضرورت کے تقاضے کے مطابق اس کی کتب میں اضافہ ہوتا گیا۔اور آج اس میں موجود کتب کی تعداد 7000 سے تجاوز کر گئی ہے۔ ان میں چند معروف کتب جیسا کہ تفسیر معارف القرآن، نسیم البیان، المنہاج فی القواعد والاعراب، بہجۃ المھتدی، تحفۃ الالمعی شرح سنن ترمذی، روضۃ الصالحین، التبیان فی العلوم القرآن، تفسیر کمالین وجلالین، صحیح البخاری، اشرف الھدایہ، شرح العقائد النسفیہ، تفسیر عثمانی اور المختصر القدوری شامل ہیں۔

جامعہ کے جملہ مصارف

جامعہ عائشہ للبنات سمبٹ چم سوات غیر سرکاری مدرسہ ہے جو طالبات کی ماہانہ فیس سے چلتا ہے۔اس کے تمام رقوم جامعہ کے مصارف یعنی معلمات اور باقی عملہ کی تنخواہیں، عمارت کی اصلاح، بجلی، پانی اور گیس کے بل، جامعہ کی اہم درسی ضروریات، امتحانی عملے کے اخراجات اور ڈاک کے اخراجات پر خرچ ہوتے ہیں۔

جامعہ عائشہ للبنات سمبٹ چم سوات میں طالبات کے لئے ہم نصابی سرگرمیاں

تقاریر کا مقابلہ

جامعہ ہذا میں ہفتہ وار بزم ادب منعقد کیا جاتا ہے تاکہ طالبات میں خود اعتمادی پیدا ہو۔اور اپنی پوشیدہ صلاحیتوں کو ظاہر کرنے میں کوئی جھجک محسوس نہ کریں۔اس میں تمام شعبہ جات کی طالبات کو شریک کیا جاتا ہے جو اپنے درسی نصاب سے ایک مضمون کا انتخاب کرتی ہیں۔اور پھر خوب تیاری کے بعد اس مضمون پر تقریر کرتی ہیں۔بزم ادب کا انعقاد ہر جمعہ کو کیا جاتا

ہے۔اس سے طالبات میں خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے اور عوام کے سامنے اپنے خیالات کا اظہار کرنے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرتیں۔ تعلیمی سال کے اختتام پر سالانہ مقابلے کا انعقاد ہوتا ہے اور انعامات تقسیم کئے جاتے ہیں۔([1])

مقابلہ قراءت وحفظ قرآن

جامعہ ہذٰا میں شعبہ تجوید و شعبہ حفظ میں قراءت و حفظ کا مقابلہ منعقد کیا جاتا ہے۔ جس میں بچیوں کی درست قراءت اور مختلف سورتیں زبانی سنانے کو کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید سے متعلق مختلف سوالات کئے جاتے ہیں۔ حفظ کے حوالے سے سوالات میں کسی سورت کی کسی آیت کو پڑھنے کا کہا جاتا ہے۔اسی طرح سورتوں کے حوالے سے سوالات پوچھے جاتے ہیں کہ بتائیں فلاں سورت مکی ہے یا مدنی۔

صرف ونحو کا مقابلہ

طالبات کی علمی استعداد بڑھانے اور ان کی علمی بنیاد پکی کرنے کے لئے علم صرف و نحو کا مقابلہ منعقد کیا جاتا ہے۔ کیونکہ دینی علوم میں علم صرف و نحو ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جو طالبات علم صرف و نحو میں دلچسپی رکھتی ہیں ان کو اس مقابلے میں شریک کیا جاتا ہے۔

حمد ونعت کا مقابلہ

جامعہ ہذٰا میں حمد و نعت کا سالانہ مقابلہ منعقد کیا جاتا ہے۔ تاکہ طالبات اپنی صلاحیتوں کا بلا جھجک بھرپور اظہار کر سکیں۔اس میں مختلف درجات کی طالبات کو بلمقابل کھڑا کیا جاتا ہے۔ بھرپور کرکردگی کا مظاہرہ کرنے والی طالبات کی حوصلہ افزائی کے لئے انعامات دیے جاتے ہیں جو نقد رقم یا کتب کی شکل میں ہوتے ہیں۔

اصلاحی بیانات کا انعقاد

طالبات کے اخلاق کو بہتر بنانے، ان کی دینی تربیت کرنے اور ان کی بہترین شخصیت سازی کرنے کے لئے ہر ماہ کے آخر میں اصلاحی بیانات دیے جاتے ہیں۔ یہ بیانات یا تو اساتذہ کرام خود دیتے ہیں اور یا پھر کسی مہمان خصوصی کی آمد کے موقع پر ان سے کروائے جاتے ہیں۔([2])

1- مفتی نور النبی، انٹرویو

2- ایضا

گھرداری کے امور سے واقفیت پیدا کرنا

جامعہ ہذٰا طالبات کو امور خانہ داری سے واقفیت بھی سکھاتا ہے۔ اس مقصد کے لئے طالبات کو باورچی خانہ کا انتظام سنبھالنے کا موقعہ دیا گیا ہے۔ جہاں روزانہ کی بنیاد پر 10 سے 15 بچیاں تمام طالبات کے لئے از خود کھانا پکاتی ہیں۔ تاکہ طالبات دینی علوم کے حصول کے ساتھ ساتھ امور خانہ داری سے بھی واقف ہو جائیں۔([1])

اسباق کی دہرائی و تکرار

جامعہ ہذٰا میں ہر شام کو طالبات پر سبق کی دہرائی و تکرار کی جاتی ہے، جس کے دو فائدے ہیں۔ اول یہ کہ طالبات کا اس دن کے پڑھائے گئے اسباق زبانی یاد ہو جاتے ہیں۔ اور دوم ان میں اظہار مافی الضمیر کی مہارت حاصل ہو جاتی ہے۔ دہرائی کے لئے مقررہ وقت بعد از مغرب ہے۔ جس میں تمام طالبات اکھٹی ہو کر پچھلے پڑھائے گئے اسباق پر تکرار جبکہ آئندہ پڑھائے جانے والے اسباق کا ایک دفعہ مطالعہ کرتی ہیں۔

جامعہ کے قیام کے لئے علاقے کا انتخاب اور علاقے پر اس کے اثرات

جامعہ العائشہ للبنات سمبٹ چم سوات کے قیام کے لئے حضرت مہتمم صاحب نے ضلع سوات کے تحصیل مٹہ کے گاؤں سمبٹ چم کا انتخاب کیا جس کا مقصد علاقے میں دینی علوم کی نشرو اشاعت ہے۔ اس مدرسے کے قیام سے علاقے پر مثبت اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ لوگ اسلام کے اصولوں کے مطابق اپنی زندگی گزارنے لگے ہیں۔ اللہ کی عبادت اور رسولؐ کی اطاعت ان کی زندگی کا محور بن گیا ہے۔

جامعہ کے اغراض و مقاصد

1۔ معاشرے کی اصلاح

2۔ خدمت خلق

3۔ تعلیمی و تدریسی خدمات میں بھرپور کردار ادا کرنا

4۔ دینی تعلیم کی نشرواشاعت و ترویج

5۔ معاشرے کے افراد کو مفید شہری اور محب وطن بنانا

1-ایضا

6۔دین کی ایسی فاضلات اور داعیات پیدا کرنا جن کا نصب العین دین کی حفاظت، نشر واشاعت اور امت مسلمہ کی صحیح رستے پر گامزن کرنا اور ان کی صحیح راہنمائی کا فریضہ ادا کرنا

7۔لادینی والحاد کو ختم کرنا اور نئی نسل کو مذہب سے قریب کر کے دین اسلام کو ان کی زندگی کا محور بنانا

8۔دینی اقدار اور اسلامی ثقافت کو زندہ رکھنا

9۔امت مسلمہ کو باطل نظریات سے بچانے کے لئے تصنیفی و تدریسی خدمات سر انجام دینا([1])

1۔مورخہ 20 مئی 2021 کو مدرسہ عائشہ للبنات سمبٹ چم سوات کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے سوالنامہ تیار کیا گیا۔جس میں جامعہ سے متعلق سوالات شامل کئے گئے۔مورخہ 21 مئی 2021 کو اس سوالنامے کا ایک پرنٹ مدرسہ ہذا بھیجا گیا۔مورخہ 30 مئی 2021 کو یہ سوالنامہ پر کر کے واپس لیا گیا۔جس کی مدد سے مدرسہ عائشہ للبنات سمبٹ چم سوات کا تعارف لکھا گیا۔سوالنامہ کا ایک پرنٹ موجود ہے۔

مبحث سوم

جامعہ المحسنات کا تعارف

علماء نے ہر دور میں شعائر اسلام کو زندہ رکھنے اور دلوں میں ایمان کی حرارت باقی رکھنے کے لیے دینی مدارس اور جامعات قائم کیے ہیں۔ جن کی بدولت ایک طرف دینی علوم کی حفاظت کی گئی تو دوسری طرف ایسے علماء حق پیدا کئے جنہوں نے اس امت کی روحانی، دینی، علمی، ایمانی اور اخلاقی تربیت فرمائی۔ جن کی برکت سے آج شعائر اسلام زندہ ہیں، حق و باطل اور معروف و منکر کا فرق واضح ہے اور دل ایمان کی روشنی سے منور ہیں۔

انہی دینی مدارس یا جامعات میں سے ایک " جامعہ المحسنات للبنات تختہ بند سوات " ہے جو ایک غیر سرکاری، دینی اور علمی ادارہ ہے۔ یہ جامعہ ضلع سوات کے مینگورہ شہر کے نواحی گاؤں " شیر آباد تختہ بند او گرے " میں واقع ہے اور اپنے نصاب تعلیم، نظم و نسق اور تربیت کے اعتبار سے ایک امتیازی حیثیت رکھتا ہے۔

حضرت مفتی شکیل احمد المظہری ان علما حق میں سے ایک ہیں، جنہوں نے اپنی زندگی دینی علوم کے حصول میں گزاری اور پھر ایک طویل تجربہ کے بعد آپ کے دل میں یہ داعیہ پیدا ہوا کہ اپنے علوم سے نئی نسل کی بچیوں کو مستفید کرنے کے لیے ایک ایسا جامعہ قائم کروں جو اپنے منفرد خصوصیات کی بنا پر باصلاحیت علمائے دین اور اسلام کے داعی پیدا کرے۔ آپ کے اس داعیہ کو اللہ نے قبولیت بخشی اور 2000 میں آپ نے بمقام " شیر آباد تختہ بند او گرے سوات " میں جامعہ المحسنات للبنات کی بنیاد رکھی۔ جہاں ہزاروں طلبہ دینی علوم سے فیض یاب ہو رہی ہیں۔

جامعہ کی عمارت

جامعہ المحسنات للبنات کا رقبہ 7160 مربع فٹ ہے۔ عمارت نہایت دلکش اور فن تعمیر اتنی خوبصورت ہے کہ زائرین کی آنکھوں کو خیرہ دیتی ہے۔ اس کی تین منزلہ عمارت میں سے پہلی منزل معلمات کے لیے مخصوص کیا گیا ہے جس میں ان کے لیے ہر سہولت جیسا کہ سٹاف روم، وضو خانہ، نماز پڑھنے کے لئے مخصوص کمرہ، طعام کے لئے باورچی خانہ اور سٹور موجود ہیں۔ عمارت کی دوسری منزل میں 15 کمرہ جماعت ہیں، جہاں طالبات کو ناظرہ، حفظ قرآن، درس نظامی، ترجمہ، تفسیر قرآن اور تخصص فی الفقہ جیسے دینی علوم پڑھائے جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں طالبات کے لیے دار الاقامہ، طعام گاہ، وضو خانہ اور اشیا خرد و نوش و کتابیں خریدنے کے لیے ایک سٹور بھی موجود ہے۔ تیسری منزل چار کمروں پر مشتمل ہے جن میں سے ایک زائرین کے لیے مختص کیا گیا ہے۔

جامعہ کا الحاق

جامعہ کا الحاق وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ساتھ ہوا جو پاکستان کے دینی مدارس و جامعات کی حفاظت، رجسٹریشن، نصاب سازی، امتحانات وڈگری سے منسلک معاملات اور مزید ترقی کے لئے قائم کیا گیا ایک نمائندہ تنظیم یا وفاق ہے۔ اس کا الحاق نمبر 07437، تاریخ الحاق 2000-01-30، تاریخ اجراء 2000-02-01 اور تاریخ تنسیخ 2025-12-31 ہے۔ الحاق کے لئے ضلعی مسئول نے جامعہ کا دورہ کیا، اور جامعہ کی عمارت و نظم ونسق کے حوالے سے مطمئن ہونے کے بعد الحاق کر دیا۔[1]

شرائط الحاق

بوقت الحاق مدرسہ کی حیثیت

بقائے الحاق کے شرائط

ان سب پر میں نے صفحہ نمبر 43 تا 45 پر جامعہ فاطمۃ الزہر اللبنات کے تحت تفصیل سے ذکر کیا ہے، وہاں ملاحظہ ہو۔

معلمات کی تعداد اور فرائض

جامعہ کو ایک مثالی ادارہ بنانے کے لیے صرف باکمال، تجربہ کار اور مخلص معلمات کا انتخاب کیا جاتا ہے جو اپنے آپ کو جامعہ کی صرف معلمہ نہیں بلکہ ذمہ دار سمجھتی ہیں۔ جامعہ کے مختلف شعبوں سے منسلک معلمات کی تعداد 20 ہے جس میں ضرورت کے مطابق اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ یہ معلمات بڑے دینی جامعات سے سند یافتہ اور تجربہ کار ہیں۔ ان معلمات کی فرائض میں درس نظامی کتب کی تعلیم، املاء، اسباق زبانی یاد کروانا، ناظرہ وحفظ کروانا، طالبات کی تربیت سازی، طالبات کا نماز اور اوراد کے لیے جمع کروانا، کھانا اور ناشتہ وقت پر فراہم کرنا اور کلاس ودروس میں حاضری لگوانا شامل ہے۔ جنہیں تمام معلمات بخوبی سرانجام دے رہی ہیں۔

1- مفتی شکیل احمد المظہری، انٹرویو

جامعہ میں موجود معلمین ومعلمات

اس وقت جامعہ میں موجود معلیمین ومعلمات کی کل تعداد 23 ہے جس کی تفصیل درجہ ذیل ہے۔

نام	سن	تعلیمی قابلیت	فراغت	عہدہ	فرائض
ذبیدہ بنت عبد الستار	2005 تاحال	عصری تعلیم: انٹر دینی تعلیم: حفظ، تخصص فی الفقہ، درس نظامی	جامعہ المحسنات تختہ بند سوات	مہتمہ	1) نگران معلمات 2) تدریس
دلشاد بنت واحد زمان	2013 تاحال	عصری تعلیم: میٹرک دینی تعلیم: درس نظامی	جامعہ المحسنات تختہ بند سوات	معلمہ	تدریسی خدمات
احسانیہ بنت روزی اکبر	2015 تاحال	عصری تعلیم: ایم اے اسلامیات، بی ایڈ دینی تعلیم: درس نظامی	جامعہ المحسنات تختہ بند سوات	معلمہ	تدریسی خدمات
آمنہ بنت شیر زمان	2012 تاحال	عصری تعلیم: میٹرک دینی تعلیم: تخصص فی الفقہ، درس نظامی	جامعہ المحسنات تختہ بند سوات	معلمہ	تدریسی خدمات
صائمہ بنت محمد زمان	2006 تاحال	عصری تعلیم: پرائمری دینی تعلیم: درس نظامی	جامعہ مصباح العلوم کراچی	ناظمہ	1) ناظمہ امور 2) تدریس 3) نگران معلمات
فائزہ بنت عبد القیوم	2017 تاحال	عصری تعلیم: پرائمری دینی تعلیم: حفظ، تخصص فی الفقہ، درس نظامی	جامعہ المحسنات تختہ بند سوات	معلمہ	فرائض تدریس
تنزیلہ بنت عبد القیوم	2018 تاحال	عصری تعلیم: پرائمری دینی تعلیم: تخصص فی الفقہ، درس نظامی	جامعہ المحسنات تختہ بند سوات	معلمہ	فرائض تدریس
مریم بنت عبد الخالق	2014 تاحال	عصری تعلیم: پرائمری دینی تعلیم: حفظ، تخصص فی الفقہ، درس نظامی	جامعہ المحسنات تختہ بند سوات	معلمہ	فرائض تدریس
سدرہ بنت خورشید	2010 تاحال	عصری تعلیم: کوئی نہیں دینی تعلیم: تخصص فی الفقہ و تجوید ، درس نظامی	جامعہ المحسنات تختہ بند سوات	معلمہ	فرائض تدریس
رفحانہ بنت اکرام اللہ	2009 تاحال	عصری تعلیم: ایم اے	جامعہ المحسنات تختہ بند	معلمہ	فرائض تدریس

		دینی تعلیم: تخصص فی الفقہ و تجوید ،درس نظامی	سوات		
سارہ بنت عبد الرشید	2009 تاحال	عصری تعلیم: پرائمری دینی تعلیم: تخصص فی الفقہ و تجوید ،درس نظامی	جامعہ المحسنات تختہ بند سوات	معلمہ	فرائض تدریس
جویریہ بنت مفتی شکیل احمد المظہری	2014 تاحال	عصری تعلیم: مڈل دینی تعلیم: تخصص فی الفقہ و تجوید ،درس نظامی	جامعہ المحسنات تختہ بند سوات	معلمہ	فرائض تدریس
حمیدہ بنت قاری شمس العلوم	2011 تاحال	عصری تعلیم: پرائمری دینی تعلیم: تخصص فی الفقہ و تجوید ،درس نظامی	جامعہ المحسنات تختہ بند سوات	معلمہ	فرائض تدریس
فاطمہ بنت سید وہاب	2019 تاحال	عصری تعلیم: مڈل دینی تعلیم: درس نظامی	جامعہ المحسنات تختہ بند سوات	معلمہ	فرائض تدریس
کوثر بنت رحمت جان	2015 تاحال	عصری تعلیم: پرائمری دینی تعلیم: تخصص فی الفقہ و تجوید، درس نظامی	جامعہ المحسنات تختہ بند سوات	معلمہ	فرائض تدریس
حفصہ بنت عبد المالک	2018 تاحال	عصری تعلیم: پرائمری دینی تعلیم: تخصص فی الفقہ و تجوید، درس نظامی	جامعہ المحسنات تختہ بند سوات	معلمہ	درجہ ناظرہ میں تدریس
کلثوم	2011 تاحال	عصری تعلیم: پرائمری دینی تعلیم: درس نظامی	جامعہ المحسنات تختہ بند سوات	معلمہ	فرائض تدریس
مولانا شکیل احمد المظہری	2005 تاحال	عصری تعلیم: انٹر دینی تعلیم: تخصص فی الفقہ اسلامی، درس نظامی، واجبی تجوید	جامعہ مظہر العلوم مینگورہ سوات	مہتمم	نگران انتظامیہ
مولانا ھدایت اللہ صاحب	2008 تاحال	عصری تعلیم: پرائمری دینی تعلیم: حفظ، تجوید، درس نظامی	جامعہ فاروقیہ کراچی	معلم	فرائض تدریس
مولانا رحیم اللہ صاحب	2009 تاحال	عصری تعلیم: میٹرک دینی تعلیم: حفظ، درس نظامی	جامعہ حقانی اکوڑہ خٹک	معلم	فرائض تدریس

([1])

1- مفتی شکیل احمد المظہری، انٹرویو

جامعہ کے دیگر عہدیداران (نائب مہتمم، صدر مدرس، شیخ الحدیث)

نام	ولدیت	عہدہ	پتہ	تعلیمی قابلیت
مولاناھدایت اللہ صاحب	عبدالعزیز صاحب	نائب مہتمم	گنبد میرہ مینگورہ سوات	عصری تعلیم: پرائمری دینی تعلیم: حفظ، تجوید، شھادۃ العالمیہ
مولانارحیم اللہ صاحب	اکبر علی صاحب	صدر مدرس	دیولئی کبل سوات	عصری تعلیم: میٹرک دینی تعلیم: حفظ، شھادۃ العالمیہ
مولانا کفایت اللہ صاحب	مولانا محمد ادریس صاحب	شیخ الحدیث	شاملئی سنگوٹہ سوات	عصری تعلیم: میٹرک دینی تعلیم: شھادۃ العالمیہ، تخصص فی الفقہ و تجوید

جامعہ کا نظام تعلیم

شرائط داخلہ

جامعہ میں داخلہ لینے کے لئے چند اصولی شرائط رکھے گئے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ طالبات دینی مزاج کے ہوں۔

2۔ پڑھنا اور لکھنا جانتی ہوں۔

3۔ مطلوبہ علمی استعداد رکھتی ہوں۔

4۔ داخلہ کے لئے امتحان داخلہ کو پاس کرنا شرط ہے۔

داخلہ کا طریقہ کار

داخلہ امتحان میں کامیابی، تعلیمی استعداد کی چھان بین اور ذہنی و فکری رجحان معلوم کرنے کے بعد امیدوار طالب علمہ کے سرپرست سے داخلہ فارم پر کیا جاتا ہے جس پر دفتری کاروائی کرنے کے بعد امیدوار طالب علمہ کا نام رجسٹر داخلہ میں درج کر لیا جاتا ہے۔

اوقات تعلیم

مختلف شعبہ جات کے لیے مختلف اوقات کار مقرر کیے گئے ہیں۔ درس نظامی اور درجات کتب کے لئے صبح ساڑھے آٹھ سے دوپہر ایک بجے تک کا وقت مقرر ہے۔ درمیان میں مختصر وقفہ دیا جاتا ہے جو کہ کھانے اور آرام کے لیے ہوتا ہے۔ ناظرہ، حفظ اور تفسیر قرآن کے لئے سہ پہر تین بجے سے شام پانچ بجے تک کا ٹائم دیا جاتا ہے۔ اس دوران معلمات کی زیر نگرانی میں نماز اور مسنون دعاؤں کا دور بھی کیا جاتا ہے۔

تعلیمی دورانیہ اور تعطیلات

جامعہ المحسنات للبنات کا تعلیمی دورانیہ دس ماہ ہے جو شوال سے شروع ہو کر شعبان کے اوائل تک رہتا ہے۔ شعبان اور رمضان میں دوماہ کی سالانہ چھٹیاں دی جاتی ہیں۔ لیکن رمضان کے پہلے دس دن میں مختلف کورسز کے دورے ہوتے ہیں۔ اور پھر عید الفطر کی چھٹی دے دی جاتی ہے جو کہ ایک ہفتہ پر مشتمل ہوتی ہے۔ عید الاضحی کے موقع پر دس دن کی چھٹیاں دی جاتی ہیں جبکہ گرمی، سردی اور موسم بہار کی چھٹیاں نہیں ہوتیں۔

طالبات کے لئے موجود سہولیات

دارالاقامہ

جامعات و دینی مدارس نا صرف طالبات کو دینی علوم سے روشناس کرواتے ہیں بلکہ ان کی اخلاقی تربیت سازی میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اور اخلاقی تربیت تب ممکن ہے جب طالبات کو جامعہ میں 24 گھنٹے دینی ماحول فراہم کیا جائے۔ اس مقصد کے حصول اور دور دراز طالبات کی رہائش کے لیے جامعہ میں دار الاقامہ بنایا گیا ہے جس میں ہر طرح کی سہولیات مثلاً پانی، گیس، بجلی، پنکھے، باورچی خانہ، غسل خانے، پینے کے لئے ٹھنڈے پانی کے کولر اور مطعم موجود ہیں۔ البتہ طالبات کی کفالت جامعہ کی ذمہ داری نہیں ہے بلکہ ماہانہ فیس کے ذریعے موصول شدہ رقم سے طالبات کو بنیادی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔ دارالاقامہ معلمات کے زیر نگرانی ہے جو بچیوں کی دیکھ بھال کے ساتھ ساتھ ان کی تربیت سازی بھی کرتی ہیں۔ طالبات کو وقت پر نماز کی تاکید، وقت پر ناشتہ اور کھانا فراہم کرنا، اگر کوئی طالبہ بیمار پڑ جائے تو علاج معالجے کا انتظام اور طالبات کو ضرورت کا سامان مہیا کرنا نگران اساتذہ کی ذمہ داری ہے۔ دار الاقامہ کے کھلنے اور بند ہونے کے مقررہ اوقات ہیں جس کی طالبہ کو سختی سے پابندی کرنی پڑتی ہے۔ اس کے علاوہ دارالاقامہ کی صفائی ستھرائی کا بھی خاص اہتمام کیا جاتا ہے، جس کے لیے خادمہ موجود ہے۔ طالبات کے لیے کھانا پکانے کے لئے باورچی کا انتظام کیا گیا ہے۔ تاہم شفاخانہ کی سہولت موجود نہیں ہے لیکن ضرورت

پڑنے کی صورت میں خاتون ڈاکٹر کو بروقت بلایا جاتا ہے۔ طالبات سے ملاقات کے لئے آنے والے احباب کے لئے بھی باقاعدہ قواعد وضوابط ہیں۔

جامعہ کا کتب خانہ

جامعہ المحسنات للبنات میں طالبات کے لیے ایک وسیع کتب خانے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ ابتداء میں اس کتب خانے میں صرف طالبات کے نصاب سے متعلق محدود تعداد میں کتب موجود تھیں۔ لیکن بعد میں اس کی کتب میں ضرورت کے تقاضے سے اضافہ ہوتا رہا اور دینی علوم کے ہر شعبہ سے متعلق کتب اس میں رکھی گئیں۔ آج کل اس میں کتب کی تعداد تقریبا7500 سے زائد ہے جس میں دن بدن اضافہ بھی ہو رہا ہے۔ ان میں چند معروف کتب تحفۃ الالمعی شرح سنن الترمذی، معارف ترمذی، حیاۃ الصحابہ، السراجی فی المیراث، لسان القرآن، خطبات حق، کشکول معرفت، اشرف ھدایہ، التسھیل الضروری، جامع ترمذی شریف، امداد الفتاویٰ اور روضۃ الصالحین وغیرہ شامل ہیں۔([1])

طالبات کے لئے قواعد وضوابط

1۔ نماز کی پابندی بغیر عذر کے ہر طالبہ پر فرض ہے۔

2۔ معلمات کا دل سے عزت واحترام، ان سے قلبی وابستگی اور تابعداری ہر طالبہ کا اولین فرض ہے۔

3۔ ہر طالبہ کا اخلاق، دوسروں کے ساتھ برتاؤ، وضع قطع اور لباس اسلامی احکامات کے مطابق ہوں۔ اساتذہ، دیگر طلبہ یا منتظمین کے ساتھ لڑنا جھگڑنا، بداخلاقی یا بے ادبی کرنا، بیہودہ گفتگو اور مذاق قطعی ممنوع ہے۔

4۔ سبق سے غیر حاضری ممنوع ہے۔ بیماری یا اشد ضرورت کے وقت چھٹی کی درخواست تب منظور ہو گی جب اس پر سرپرست کے دستخط ہوں۔

5۔ دارالاقامہ کی طالبات سے ملاقات کے لئے آنے والے احباب کے لیے عصر ومغرب کے درمیان کا وقت اور جمعہ کا دن مقرر ہے۔ غیر ضروری مہمان نوازی اور مہمانوں کا دارالاقامہ میں ٹھہرنا منع ہے۔

1- مفتی شکیل احمد المظہری، انٹرویو

قواعد وضوابط برائے والدین وسرپرست

1- اپنی بچی کو مدرسہ لے انے اور لے جانے کے لئے خود انتظام کیجئے، وقت سے پہلے چھٹی کے لئے اصرار نہ کریں اور نہ ہی زیادہ دیر

2- کسی بھی شکایت کے موقع پر مدرسہ کے انتظامیہ سے رجوع کریں، اس میں طالبہ اور مدرسہ دونوں کا فائدہ ہے۔

3- دوران اسباق ملاقات کی اجازت نہیں ہے۔ بوقت ضرورت باہر اساتذہ سے رابطہ کریں۔

4- شادی، بیاہ اور دوسرے تقریبات کے لئے چھٹی کی اجازت نہیں ہو گی۔

5- گھر کا ماحول بچی کی تعلیم وتربیت پر اثر انداز ہوتا ہے۔ لہٰذا اپنے گھر کے ماحول کو دینی بنائیں۔ غیر شرعی چیزوں کے استعمال سے بچیں۔

6- غیر متعلقہ عورتوں کے آنے سے مدرسہ کا تعلیمی ماحول متاثر ہوتا ہے۔ لہٰذا طالبہ کی ملاقات کے لئے عورتوں کو ہرگز نہ بھیجیں۔

7- بعض لوگ جبکہ یہاں رشتہ دار ہوتے ہیں اور بچی کو اپنے گھر لے جانے کے لئے کہتے ہیں، اس کی قطعاً اجازت نہیں ہو گی۔

8- سرپرست کے صحیح انتظام نہ ہونے کی وجہ سے بعض مرتبہ بچی اپنے گھر کے بجائے رشتہ داروں کے گھر جاتی ہے۔ پھر سرپرست مدرسہ والوں کو پریشان کرتے ہیں، لہٰذا آنے اور لے جانے کے لئے خود مناسب انتظام کریں۔

9- بچی کی علم یا حفظ سے فارغ ہونے کے بعد اس کے رشتے کا انتظام کسی مناسب دیندار جگہ میں کرنا چاہئے تاکہ سلسلہ علم وحفظ باقی رہ سکے۔

امتحانات

امتحانی طریقہ کار

جامعہ میں طالبہ سے سال میں تین امتحانات لئے جاتے ہیں۔

سہ ماہی: جس کا انعقاد تعلیمی سال شروع ہونے کے تین ماہ بعد محرم میں ہوتا ہے۔

ششماہی: جس کا انعقاد تعلیمی سال شروع ہونے کے چھ ماہ بعد جماد الثانی میں ہوتا ہے۔

سالانہ: جس کا انعقاد تعلیمی سال کے آخری مہینے رمضان میں ہوتا ہے۔ اس امتحان میں تعلیمی سال کا پورا کورس شامل کیا جاتا ہے۔

امتحانات کا طریقہ کار تحریری و تقریری طرز پر مشتمل ہے جس کا دورانیہ سات دن ہوتا ہے۔ سہ ماہی اور ششماہی تحریری امتحانات کے لیے پرچے معلمات خود بناتی ہیں جبکہ سالانہ امتحان کے پرچے وفاق المدارس کی طرف سے جاری کیے جاتے ہیں۔ امتحان ختم ہونے کے بعد تین یومیہ چھٹی دے دی جاتی ہے تاکہ معلمات اطمینان کے ساتھ اپنے فارغ اوقات میں پرچے چیک کریں۔ یوں نمبرات لگانے کے تین دن بعد طلبات کو پرچے واپس کر دیے جاتے ہیں۔ تاکہ وہ اپنی غلطیوں پر نظر ثانی کر سکیں۔

امتحانات میں کامیابی کے درجات

معلمات چیک شدہ پرچوں کے نمبرات کا ایک فہرست بنا کر امتحانی کمیٹی کو نتائج مرتب کرنے کے لئے دے دیتی ہیں جس کا بغور جائزہ لیا جاتا ہے۔ جامعہ کے تمام معلمات اور مہتمم صاحب اجلاس منعقد کر کے نتائج پر تبصرہ کرتے ہیں۔ اور پھر طالبات کی اجتماع میں نتائج کا اعلان کر کے اول، دوم اور سوم آنے والے طالبات کو انعام دیا جاتا ہے۔ 40 فیصد یا اس سے زائد نمبرات حاصل کرنے والے طلبات کو پاس تصور کیا جاتا ہے۔ جبکہ اس سے کم نمبرات والے طالبات فیل شمار ہوتے ہیں۔ کامیابی کے درجہ ذیل درجات مقرر کیے گئے ہیں:

100۔90 فیصد (ممتاز مرتفع)

89۔80 فیصد (ممتاز)

79۔60 فیصد (جید جدا)

59۔50 فیصد (جید)

40 فیصد (مقبول)

40 فیصد سے کم (راسب)(Repeater)

جامعہ کی طرف سے فارغ التحصیل طلبہ کو جاری ہونے والے اسناد

جامعہ سے مختلف شعبہ جات سے فارغ ہونے والے طالبات کو مندرجہ ذیل اسناد جاری کی جاتی ہیں۔

1: درجہ ناظرہ کی سند

2: درجہ تفسیر کی سند

جبکہ درس نظامی اور حفظ کی سندات امتحان دینے کے بعد وفاق المدارس کی طرف جاری کی جاتی ہیں۔

جامعہ کے مختلف شعبہ جات

شعبہ ناظرہ قرآن کریم

بچیوں کو قرآن مجید کی درست تلفظ اور درست قراءت سکھانے کے لئے جامعہ کے اس شعبہ میں " قاعدہ" اور پھر اول سپارہ سے آخر تک کے ساتھ قرآن مجید پڑھایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اسلام کے بنیادی عقائد اور احکامات سے متعلق مسائل بھی سکھائے جاتے ہیں۔ اس شعبہ کا اوقات کار بچیوں کے سکول کے اوقات کار کو مد نظر رکھ کر متعین کیا جاتا ہے تا کہ بچیاں صبح سکول جائیں اور سہ پہر کو ناظرہ سیکھنے کے لئے مدرسہ میں آئیں۔

شعبہ حفظ القرآن

ناظرہ سیکھنے کے بعد بچیوں کو قرآن مجید حفظ کروانے کے لئے جامعہ کا ایک شعبہ "حفظ القرآن" قائم ہے۔ اس شعبے میں 90 بچیاں زیر تعلیم ہیں جبکہ کئی سو بچیوں نے یہاں سے حفظ کی سعادت حاصل کر کے وفاق المدارس سے جاری کردہ حفظ کی سند لی ہے۔

شعبہ ترجمہ و تفسیر القرآن

قرآن مجید کی تعلیمات و احکامات کو سمجھنے اور ان کی مطابق زندگی گزارنے کے لئے جامعہ کا ایک شعبہ "ترجمہ و تفسیر القرآن" قائم ہے جہاں بچیوں کو قرآن مجید کا لفظی ترجمہ اور تفسیر سکھائی جاتی ہے۔ اس شعبے میں بچیوں کی تعداد باقی شعبوں کی نسبت زیادہ ہے۔ کیونکہ بچیوں کا زیادہ رجحان قرآن مجید کی تعلیمات و احکامات کو سیکھنے اور پھر ان پر عمل پیرا ہونے کی طرف زیادہ ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں طالبات نے اس شعبہ سے "ترجمہ و تفسیر القرآن" کی سند حاصل کی ہے اور اب اپنے گھروں یا چھوٹے مدارس میں ان کی اشاعت میں قابل قدر خدمات سر انجام دے رہی ہیں۔

درس نظامی

درس نظامی وفاق المدارس کی طرف سے متعارف کردہ وہ چھ سالہ نصاب ہے۔ جس کا تعلیمی مراحل تین حصوں پر مشتمل ہے جن میں پہلا مرحلہ "ثانویہ عامہ" دوسرا "عالیہ" اور تیسرا "عالمیہ" ہے۔ ہر مرحلے کے لئے مقرر کردہ میعاد دو سال ہے ،یوں تین سالوں میں تین مرحلوں کو مکمل کیا جاتا ہے۔ اس شعبہ میں داخلہ لینے کے لیے بچی کا مڈل پاس ہونا ضروری ہے تا کہ پڑھنا اور لکھنا جانتی ہو۔ نصاب کا تعین وفاق المدارس کی طرف سے کیا جاتا ہے جس میں تاریخ اسلام، اصول فقہ، سیرت

نبوی ﷺ، اصول حدیث، علم کلام، اصول تفسیر اور عربی زبان پر مشتمل نصاب (علم صرف، علم نحو، لغت، عروضو قوافی وغیرہ) کے علاوہ عصری تعلیم (حساب، انگلش اور اردو) بھی دی جاتی ہے۔ آٹھ سالہ نصاب مکمل کرنے کے بعد طالبات کو وفاق المداس کی طرف سے "عالمیہ" کی سند دی جاتی ہے جو کہ ایم اے اسلامیات / ایم اے عربی کے مساوی ہے۔ اور اس بنیاد پر HEC سے ایم اے اسلامیات اور ایم اے عربی کی سند لی جاسکتی ہے۔

درس نظامی کا نصاب تعلیم

اس عنوان پر میں نے صفحہ نمبر 50 تا 54 پر جامعہ فاطمۃ الزہرا کے تفصیل سے ذکر کیا ہے، وہاں ملاحظہ ہو۔

شعبہ تخصص

اس شعبہ میں قرآن و سنت، فقہ اسلام اور عربی ادب کی خصوصی تعلیم دی جاتی ہے جس کا دورانیہ ایک سال ہے۔ اس شعبہ میں صرف ان مستعد فاضلات کو داخلہ دیا جاتا ہے جنہوں نے وفاق المدارس عربیہ پاکستان سے درجہ عالمیہ کی سند امتیازی نمبرات کے ساتھ حاصل کی ہو۔ جامعہ میں اس وقت تخصص فی الفقہ کا شعبہ موجود ہے جہاں کئی تعداد میں فاضلات فقہ میں تخصص کرنے میں مصروف ہیں۔ اور کئی فاضلات تخصص فی الفقہ کی سند حاصل کرنے کے بعد دینی خدمات میں اپنا کردار ادا کر رہی ہیں۔

اس شعبہ میں پڑھائے جانے والے نصاب میں مندرجہ ذیل مضامین شامل ہیں:

آپ کے مسائل اور ان کا حل

احسن الفتاویٰ

الفتاویٰ دار العلوم دیوبند

نجم الفتاویٰ

خواتین کے مسائل اور ان کا حل

جدید فقہی مسائل

شرح۔ عقود رسم المفتی

اصول افتاء و آداب

شعبہ تجوید العالمات

اس شعبہ کا دورانیہ ایک سال اور اس میں پڑھائے جانے والے نصاب میں درجہ ذیل مضامین شامل ہیں:

جزری (المعدوم الجزریہ)

معلم التجوید

تفہیم الوقوف

علوم القرأت

ترتیل پارہ عمہ

حدر قرآن مجید

جامعہ میں طالبات کے لئے ہم نصابی سرگرمیاں

حمد و نعت کا مقابلہ

جامعہ ہذا میں حمد و نعت کا سالانہ مقابلہ منعقد کیا جاتا ہے۔ تاکہ بچیاں اپنی صلاحیتوں کا بلا جھجک بھرپور اظہار کر سکیں۔ اس میں مختلف درجات کی طالبات کو بلمقابل کھڑا کیا جاتا ہے۔ بھرپور کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والی طالبات کی حوصلہ افزائی کے لئے انعامات دیے جاتے ہیں جو نقد رقم یا کتب کی شکل میں ہوتے ہیں۔

مقابلہ حفظ و قراءت القرآن الکریم

جامعہ ہذا میں شعبہ تجوید و شعبہ حفظ میں قراءت و حفظ کا مقابلہ منعقد کیا جاتا ہے۔ جس میں بچیوں کی درست قراءت اور مختلف سورتیں زبانی سنانے کو کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید سے متعلق مختلف سوالات کئے جاتے ہیں۔ حفظ کے حوالے سے سوالات میں کسی سورت کی کسی آیت کو پڑھنے کا کہا جاتا ہے۔ اسی طرح سورتوں کے حوالے سے سوالات پوچھے جاتے ہیں کہ بتائیں فلاں سورت مکی ہے یا مدنی۔

فن تقریر

جامعہ ہذا میں ہفتہ وار بزم ادب منعقد کیا جاتا ہے تاکہ طالبات میں خود اعتمادی پیدا ہو۔ اور اپنی پوشیدہ صلاحیتوں کو ظاہر کرنے میں کوئی جھجک محسوس نہ کریں۔ اس میں تمام شعبہ جات کی طالبات کو شریک کیا جاتا ہے جو اپنے درسی نصاب سے ایک مضمون کا انتخاب کرتی ہیں۔ اور پھر خوب تیاری کے بعد اس مضمون پر تقریر کرتی ہیں۔ بزم ادب کا انعقاد ہر جمعہ کو کیا جاتا ہے۔ اس

سے طالبات میں خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے اور عوام کے سامنے اپنے خیالات کا اظہار کرنے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرتیں۔ تعلیمی سال کے اختتام پر سالانہ مقابلے کا انعقاد ہوتا ہے اور انعامات تقسیم کئے جاتے ہیں۔([1])

صرف ونحو کا مقابلہ

طالبات کی علمی استعداد بڑھانے اور ان کی علمی بنیاد پکی کرنے کے لئے علم صرف ونحو کا مقابلہ منعقد کیا جاتا ہے۔ کیونکہ دینی علوم میں علم صرف ونحو ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جو طالبات علم صرف ونحو میں دلچسپی رکھتی ہیں ان کو اس مقابلے میں شریک کیا جاتا ہے۔

اسباق کی دہرائی وتکرار

جامعہ ہذا میں ہر شام کو طالبات پر یہ لازم ہے اور تعلیمی وتربیتی پروگرام کا حصہ ہے کہ وہ سبق کی دہرائی وتکرار کا اہتمام کریں۔ اس کے دو فائدے ہیں۔ اول یہ کہ طالبات کا اس دن کے پڑھائے گئے اسباق زبانی یاد ہو جاتے ہیں۔ اور دوم ان میں اظہار مافی الضمیر کی مہارت حاصل ہو جاتی ہے۔ دہرائی کے لئے مقررہ وقت بعد از مغرب ہے۔ جس میں تمام طالبات اکھٹی ہو کر پچھلے پڑھائے گئے اسباق پر آپس میں تکرار کرتی ہیں جبکہ آئندہ پڑھائے جانے والے اسباق کا ایک دفعہ مطالعہ کرتی ہیں، تا کہ اگلے روز پڑھائے جانے والے اسباق کا فہم آسان ہو۔

گھرداری کے امور سے واقفیت پیدا کرنا

جامعہ ہذا طالبات کو امور خانہ داری سے واقفیت بھی سکھاتا ہے۔ اس مقصد کے لئے طالبات کو باورچی خانہ کا انتظام سنبھالنے کا موقعہ دیا گیا ہے۔ جہاں روزانہ کی بنیاد پر 10 سے 15 بچیاں تمام طلبات کے لئے ازخود کھانا پکاتی ہیں۔ تاکہ طالبات دینی علوم کے حصول کے ساتھ ساتھ امور خانہ داری سے بھی واقف ہو جائیں۔([2])

جامعہ کے جملہ مصارف

جامعہ المحسنات للبنات ایک غیر سرکاری جامعہ ہے، جس کی نا تو کوئی مستقل آمدنی کا ذریعہ ہے اور نا ہی حکومت کی طرف سے کوئی مالی امداد کی جاتی ہے۔ یہ جامعہ طالبات کی فیس سے چلتا ہے۔ حضرت مہتمم صاحب نے جامعہ کا نظام چلانے کے لئے ملنے

1- مفتی شکیل احمد المظہری، انٹرویو

2- زبیدہ بنت عبد الستار، "مدارس بنات کی تعلیمی اور فلاحی خدمات: ضلع سوات کے منتخب اداروں کا جائزہ"، انٹرویو کنندہ: لیلیٰ، 23 جون، 2021

والی رقوم کو نہایت ذمہ دارانہ طریقے سے خرچ کرتے ہیں۔ نا تو بخل سے کام لیتے ہیں اور نا ہی کبھی فضول خرچی کا مظاھرہ کیا ہے۔ بلکہ ہمیشہ میانہ روی کا رستہ اپنایا ہے۔ ہر مد کی رقم صرف اور صرف اس کے مصارف اور طالبات پر خرچ کی جاتی ہے۔ جامعہ کے مالیاتی نظام کا اصول یہ ہے کہ غیر زکوۃ کے تمام رقوم جامعہ کے مصارف یعنی معلمات اور باقی عملہ کی تنخواہیں، عمارت کی اصلاح، جامعہ کی اہم درسی ضروریات اور دارالاقامہ کی طالبات کو بنیادی ضروریات جیسا کہ گیس، بجلی، پانی، پنکھے، طعام، علاج معالجہ وغیرہ کی فراہمی میں خرچ ہوں گی۔([1])

جامعہ کے قیام کے لئے جگہ کا انتخاب اور علاقے پر اس کے اثرات

جامعہ المحسنات للبنات کے قیام کے لئے حضرت مہتمم صاحب نے مینگورہ کے نواحی گاؤں "شیر آباد تختہ بند" کا انتخاب کیا جس کی وجہ یہ ہے کہ بچیاں دینی علوم سیکھیں اور دین کے اصولوں کے مطابق اپنی زندگی گزارے۔ جامعہ کے قیام سے علاقے پر بہت اچھے اثرات مرتب ہوئے اور انقلابی تبدیلیاں سامنے آئیں۔ علاقے میں موجود بدعت اور جہالت کے دور کے رسموں کا خاتمہ ہوا۔ بچیاں صوم وصلاۃ اور شرعی پردہ کے پابند ہوئیں۔ اور دین اسلام کے اصولوں واحکامات سے روشناس ہو کر اس کے مطابق زندگی گزارنے لگیں۔([2])

1- مفتی شکیل احمد المظہری، انٹرویو

2- مورخہ 20 اپریل 2021 کو جامعہ المحسنات للبنات تختہ بند سوات کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے سوالنامہ تیار کیا گیا جس میں جامعہ سے متعلق سوالات شامل کئے گئے۔ مورخہ 14 جون 2021 کو یہ سوالنامہ مدرسہ ہذا کو بھیجا گیا۔ مورخہ 21 جون 2021 کو یہ سوالنامہ پر کر کے واپس لیا گیا۔ جس کی مدد سے جامعہ المحسنات للبنات تختہ بند سوات کا تعارف لکھا گیا۔ سوالنامہ مقالہ کے آخر میں منسلک ہے۔

مبحث چہارم

جامعہ عائشہ صدیقہ کا تعارف

پشتون معاشرہ کا تہذیب و تمدن، رسم ورواج، روایات واقدار اور دین اسلام کی تعلیمات میں یکسانیت پائی جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے پشتون روز اول سے دین اسلام کے پابند ہیں اور اسلامی تعلیمات کے مطابق زندگی گزارنے کا عمل اس معاشرے میں فطرتی طور پر پایا جاتا ہے۔ اس معاشرے میں موجود علماء کرام نے دینی درسگاہوں کے قیام میں ہر دور میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے تاکہ دین کی شمعیں ہر دور میں روشن رہیں اور فتنہ والحاد کے خلاف جہاد جاری رہے۔ دینی درسگاہوں کے قیام میں دیگر علماء کرام کی طرح ضلع سوات کے علماء کرام کی محنت اور کوششیں بھی قابل تعریف ہیں جنہوں نے اس ضلع میں مذہبی اقدار کو زندہ رکھنے کے لئے حتی المقدور محنت کی اور ایسی دینی درسگاہوں کا قیام عمل میں لایا جو مذہبی تعلیمات کی نشر اشاعت اور تبلیغ میں بے مثال خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔

ان دینی درسگاہوں میں سے ایک "جامعہ العائشہ صدیقہ للبنات " ہے جو ضلع سوات کے مینگورہ شہر میں ڈاکخانہ روڈ پر واقع ہے۔ یہ جامعہ پاکستان کے ان چند مدارس میں سے ہے جہاں دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ پرائمری تک عصری تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ جامعہ غیر سرکاری ہے اور پچھلے 9 سالوں سے دینی وعصری علوم کے موتی بکھیر رہا ہے۔

جامعہ کی بنیاد

جامعہ کی بنیاد 2001-09-17 بمطابق 6 رمضان 1433ھ میں مفتی عبد المالک حقانی بن سیراج بن طور سم نے رکھی۔ گویا آپ اس عظیم جامعہ کے بانی ہیں۔ اس جامعہ کی تاسیس کا مقصد درس نظامی کی تعلیم و تدریس برائے طالبات ہے۔ اس کی بنیاد کے لیے سٹی مارکیٹ گرین چوک تحصیل بابوزئی مینگورہ ضلع سوات کا انتخاب کیا گیا۔ اس کا رقبہ 3000 فٹ وسیع اور عمارت کشادہ ہے۔ اس علاقے میں اس سے پہلے بچیوں کے لئے کوئی باقاعدہ دینی درسگاہ موجود نہیں تھی اس لئے ضرورت کا تقاضا اور ماحول کو سازگار دیکھتے ہوئے آپ کو یہاں دینی درسگاہ کے قیام کا خیال آیا اور اللہ تعالی کے فضل وکرم اور اپنی انتھک محنت سے آپ نے اس خیال کو 2006 میں عملی جامعہ پہنایا۔ دو سال تک اس علاقے میں دینی خدمات سر انجام دینے کے بعد 2008 میں اس جامعہ کو رنگ محلہ روڈ مینگورہ سوات بلمقابل چار باغیان مسجد منتقل کیا گیا جس سے اس جامعہ کی طالبات کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ ہوا۔ 2008 سے یہ جامعہ ڈاکخانہ روڈ مینگورہ سوات میں اپنی دینی خدمات سر انجام دے رہا ہے اور تا حال یہی موجود ہے۔ اس کا نظم ونسق شورائی ہے۔

جامعہ کے قیام کے لئے علاقے کا انتخاب اور علاقے پر اس کے اثرات

جامعہ العائشہ صدیقہ للبنات کے قیام کے لئے حضرت مہتمم صاحب نے ڈاکخانہ روڈ مینگورہ سوات کا انتخاب کیا جس کی وجہ یہ ہے کہ اس علاقے میں عصری تعلیم حاصل کرنے کے لئے سرکاری وغیر سرکاری ادارے موجود ہیں لیکن بچیوں کے لئے دینی علوم حاصل کرنے کے لئے کوئی درس گاہ موجود نہیں جس کی وجہ سے بچیاں دینی علوم حاصل کرنے کی خواہش رکھنے کے باوجود اس سے محروم تھیں۔اس کے علاوہ اس کے علاقے کے لوگ دین دار اور دینی فطرت کے مالک ہیں۔جو بچیوں کو دینی علوم دلوانے کے حق میں ہیں تاکہ بچیاں دینی علوم سیکھیں اور دین کے اصولوں کے مطابق اپنی زندگی گزارے۔اس ضرورت کو مدنظر رکھ کر حضرت مہتمم صاحب نے اس علاقے میں دینی علوم کی اشاعت کے لئے جامعہ کی بنیاد رکھی۔ جامعہ کے قیام سے علاقے پر بہت اچھے اثرات مرتب ہوئے اور انقلابی تبدیلیاں سامنے آئیں۔علاقے میں موجود بدعت اور جہالت کے دور کے رسموں کا خاتمہ ہوا۔بچیاں صوم وصلاۃ اور شرعی پردہ کے پابند ہوئیں۔اور دین اسلام کے اصولوں واحکامات سے روشناس ہو کر اس کے مطابق زندگی گزارنے لگیں۔

جامعہ کی عمارت

جامعہ کا کل رقبہ 3100 مربع فٹ ہے اور رقبے کی نوعیت کرایہ پر ہے۔یہ رہائشی علاقے میں واقع چار منزلہ عمارت ہے اور ہر قسم کی سہولتوں سے مزین ہے۔وسیع وکشادہ رقبے پر بنی یہ عمارت 25 کمروں پر مشتمل ہے جن میں سے دس کمرے دار الاقامہ کے لئے مختص کئے گئے ہیں جبکہ باقی پندرہ کمروں میں سے ایک معلمات کے لئے سٹاف روم، ایک طعام خانہ، ایک مطبخ ،اشیائے خردونوش وکتابیں خریدنے کے لئے ایک کینٹین، آرام گاہ، مہمان خانہ، کتب خانہ اور نو درسگاہ ہیں جو کہ کشادہ اور ہوا دار ہیں۔درجہ کتب کے لئے درسگاہوں کی تعداد 7، حفظ کے لئے 1 اور ناظرہ و قاعدہ کے لئے بھی 1 ہے۔جامعہ میں مہتمم کے لئے 1 دفتر ہے جو کہ دفتر تعلیمات کہلاتا ہے۔جامعہ میں تقریبا40 وضو خانے ہیں، جو طالبات کے لئے الگ جبکہ معلمات کے لئے الگ ہیں۔کھیل کود کے لئے ایک بڑا پلے گراؤنڈ ہے جہاں طالبات غیر نصابی سرگرمیوں کے طور پر مقررہ اوقات میں کھیل کود کرتی ہیں۔

جامعہ کا الحاق

جامعہ العائشہ صدیقہ للبنات کا الحاق وفاق المدارس عربیہ ملتان پاکستان کے ساتھ الحاق شدہ ہے جس کا الحاق نمبر 13235، تاریخ الحاق2006۔01۔10، تاریخ اجراء2006۔02۔01اور تاریخ تنسیخ 2025۔12۔31 ہے۔اس کا الحاق جامعہ عائشہ

صدیقہ للبنات ضلع سوات صوبہ خیبر پختون خواہ کے نام سے بحیثیت درجہ عالمیہ سے کیا گیا ہے۔ رجسٹریشن کی نوعیت تجدید الحاق ہے۔

شرائط الحاق

بوقت الحاق مدرسہ کی حیثیت

بقائے الحاق کے شرائط

ان سب پر میں نے صفحہ نمبر 43 تا 45 پر جامعہ فاطمۃ الزہر اللبنات کے تحت تفصیل سے ذکر کیا ہے، وہاں ملاحظہ ہو۔

داخلہ کے لئے شرائط و طریقہ کار

1۔ درس نظامی کے لئے طالبہ کی عمر 15 سال جبکہ باقی شعبہ جات کے لئے عمر کی کوئی قید نہیں ہے۔

2۔ طالبہ باپردہ، باحیا، بااخلاق، باادب اور دیندار فطرت کی مالک ہو۔

3۔ درس نظامی کے لئے میٹرک سندیافتہ ہو جبکہ باقی شعبہ جات کے لئے صرف پڑھنے لکھنے پر عبور ہو۔ اگر یہ استعداد نہیں رکھتی تو پھر بھی درجہ اعدادیہ میں داخلہ دے دیا جاتا ہے اور پڑھنے لکھنے کی ابتداء یہاں سے شروع ہو جاتی ہے۔

4۔ داخلہ لیتے وقت اپنے گھر کے محرم سرپرست کو ساتھ لانا لازمی ہے۔

5۔ داخلہ کے لئے داخلہ امتحان کو پاس کرنا لازمی ہے۔ تحریری و تقریری امتحان لیا جاتا ہے تا کہ بچی کی تعلیمی استعداد کو جانچ کر اس کے ذہنی و تعلیمی استعداد کے مطابق درجہ میں داخلہ دیا جائے۔ اس میں ابتدائیہ قاعدہ، ناظرہ اور عصری مضامین سے متعلق سوالات شامل ہوتے ہیں۔

5۔ سرپرست کا جامعہ کے مہتمم کے ساتھ ملنا، داخلہ فارم پر کرنا، اس پر دستخط کرنا اور متعلقہ طالبہ کا فارم ب اور سرپرست کے قومی شناختی کارڈ کی ایک کاپی منسلک کرنا لازمی ہے۔

6۔ داخلہ عارضی بنیاد پر دیا جاتا ہے تا کہ بعد میں اگر تعلیمی کارکردگی اور دیگر معاملات سے جامعہ مطمئن نا ہو تو داخلہ منسوخ کیا جاسکے۔

جامعہ کے شعبہ جات

اس وقت جامعہ میں شعبہ جات کی تعداد 7 ہے۔

1۔ شعبہ قاعدہ وناظرہ

2۔ شعبہ حفظ

3۔ شعبہ ترجمہ وتفسیر

4۔ شعبہ عصری علوم

5۔ شعبہ مکمل درس نظامی

6۔ شعبہ تجوید

7۔ شعبہ تخصص فی الفقہ

1۔ شعبہ قاعدہ وناظرہ

اس شعبے میں داخل بچیوں کو قرآن پاک کا تلفظ درست کروانے اور مخارج سکھانے کے لئے سبق کا آغاز نورانی قاعدہ سے کیا جاتا ہے جو قرآن مجید کی درست قراءت کے ساتھ تلاوت کے لئے ابتدائی علم ہے۔اس سے بچی میں روانی کے ساتھ الفاظ کی ادائیگی کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے۔ درست تلفظ اور مخارج سیکھانے کے بعد ناظرہ شروع کروالیا جاتا ہے جس کی شروعات پارہ عمہ (30) سے ہوتی ہے کیونکہ اس پارے میں مخارج زیادہ ہیں جس پر اچھی طرح مشق کروائی جاسکتی ہے۔

2۔ شعبہ حفظ

ناظرہ سیکھنے کے بعد اگر والدین بچی کو حفظ کروانے کے خواہش مند ہوں اور بچی خود بھی ارادہ اور شوق رکھتی ہو تو اسے شعبہ حفظ میں داخل کروالیا جاتا ہے۔ جس کے لئے بچی کی عمر 5 سال سے 12 سال تک کے درمیان میں ہونا لازمی ہے۔اس کے علاوہ قرآن مجید درست تلفظ اور روانی کے ساتھ پڑھنے پر بھی عبور حاصل ہو اور عصری تعلیم میں پرائمری پاس ہونا بھی داخلہ کے شرائط میں شامل ہے۔

شعبہ ترجمہ و تفسیر

قرآن مجید کی تعلیمات کو سمجھنے کے لیے اس کا ترجمہ اور تفسیر پڑھنا ضروری ہے۔ اس شعبہ میں بچیوں کو قرآن مجید بمع لفظی معنی سکھایا جاتا ہے اور پھر مفہوم کو واضح کرنے کے لئے اس کی تفسیر بھی پڑھائی جاتی ہے۔ اس مقصد کے لئے جس تفسیر سے استفادہ کیا جاتا ہے وہ مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کا ترجمہ قرآن مجید اور مختصر تفسیر ہے جو "آسان ترجمہ قرآن" کے نام سے معروف ہے۔ اس کے علاوہ تفسیر کے افادات اور ترجمہ کو عام فہم انداز اور آسان الفاظ میں سمجھانے کی کوشش کی جاتی ہے تا کہ طالبات قرآن مجید کے علوم پر باآسانی عبور حاصل کر کے اپنی زندگی کا محور بنا لے۔

شعبہ عصری تعلیم

اس شعبہ میں طالبات کو پرائمری تک عصری تعلیم دی جاتی ہے۔ عصری نصاب خیبر پختونخواہ ٹیکسٹ بک بورڈ کے مطابق ہے۔ اس شعبے میں جو مضامین پڑھائے جاتے ہیں اس میں ریاضی، انگریزی، اردو اور معاشرتی علوم شامل ہیں۔ اس شعبہ کے لئے خاص معلمات موجود ہیں جنہیں اپنی تعلیمی استعداد کی بناء پر دینی علوم کے ساتھ ساتھ عصری علوم پر بھی عبور حاصل ہے۔ جامعہ کا شعبہ عصری تعلیم سکول سسٹم کے ساتھ رجسٹرڈ اور ریگنائزڈ ہے۔

درس نظامی

دینی علوم کا سب سے بہترین ذخیرہ درس نظامی ہے جو کہ دینی علوم میں پختگی اور راسخ العقیدہ ہونے کا ایک جامع ذریعہ ہے۔ یہ شعبہ بچیوں کے لئے تین تعلیمی مراحل پر مشتمل چھ سالہ نصاب ہے جو وفاق المدارس عربیہ پاکستان کی طرف سے رائج کردہ نصاب ہے۔ ہر مرحلہ کا دورانیہ دو سال ہے۔ ان تین مراحل میں ثانویہ خاصہ، عالیہ اور عالمیہ شامل ہیں۔

1۔ درجہ ثانویہ

اعدادیہ

اس درجہ میں ان طالبات کو داخلہ دیا جاتا ہے جنہوں نے عصری تعلیم حاصل نہ کی ہو اور پڑھنا لکھنا قطعی نہ جانتی ہوں۔ یوں اس شعبے میں ابتدائی پڑھائی لکھائی سکھائی جاتی ہے۔

درجہ اولیٰ

اس میں ان طالبات کو داخلہ دیا جاتا ہے جو کم از کم پرائمری پاس ہو اور پہلے سے پڑھنا لکھنا جانتی ہوں۔اس درجے میں اردو کے ساتھ ساتھ عربی زبان میں بھی تعلیم دی جاتی ہے تا کہ وہ طالبات جو عربی زبان سیکھنے میں دلچسپی لیتی ہیں ان کے ذوق اور استعداد کے مطابق عربی پڑھائی اور سکھائی جائے۔

درس نظامی کا نصاب تعلیم

اس عنوان پر میں نے صفحہ نمبر 50 تا 54 پر جامعہ فاطمۃ الزہرا کے تفصیل سے ذکر کیا ہے،وہاں ملاحظہ ہو۔

شعبہ تخصص

اس شعبہ میں قرآن و سنت، فقہ اسلام اور عربی ادب کی خصوصی تعلیم دی جاتی ہے جس کا دورانیہ ایک سال ہے۔اس شعبہ میں صرف ان مستعد فاضلات کو داخلہ دیا جاتا ہے جنہوں نے وفاق المدارس عربیہ پاکستان سے درجہ عالمیہ کی سند امتیازی نمبرات کے ساتھ حاصل کی ہو۔جامعہ میں اس وقت تخصص فی الفقہ کا شعبہ موجود ہے جہاں کئی تعداد میں فاضلات فقہ میں تخصص کرنے میں مصروف ہیں۔اور کئی فاضلات تخصص فی الفقہ کی سند حاصل کرنے کے بعد دینی خدمات میں اپنا کردار ادا کر رہی ہیں۔

اس شعبہ میں پڑھائے جانے والے نصاب میں مندرجہ ذیل مضامین شامل ہیں:

آپ کے مسائل اور ان کا حل

احسن الفتاویٰ

فتویٰ دارالعلوم دیوبند

نجم الفتاویٰ

خواتین کے مسائل اور ان کا حل

جدید فقہی مسائل

شرح۔عقود رسم المفتی

اصول افتاءو آداب

شعبہ تجوید

اس شعبہ کا دورانیہ ایک سال اور اس میں پڑھائے جانے والے نصاب میں درجہ ذیل مضامین شامل ہیں۔

جزری (المعدوم الجزریہ)

معلم التجوید

تفہیم الوقوف

علوم القرات

ترتیل پارہ عمہ

حدر قرآن مجید

جامعہ کی موجودہ معلمات

اس وقت جامعہ میں معلمات کی تعداد آٹھ ہے جس کی تفصیل درجہ ذیل ہے:

نام معلمہ	سن	تعلیمی قابلیت	فراغت	عہدہ	فرائض
زینب بنت منصور احمد	2018۔ تاحال	1)عصری تعلیم: ساتویں جماعت 2)دینی تعلیم: درس نظامی 3) تخصص: فی الفقہ، تجوید للعالمات	جامعہ العائشہ صدیقہ ڈاکخانہ روڈ مینگورہ سوات	معلمہ	فرائض تدریس
بلقیس بنت مولانا امان روم	2017۔ تاحال	1)عصری تعلیم: کوئی نہیں 2)دینی تعلیم: حفظ، درس نظامی	جامعہ العائشہ صدیقہ ڈاکخانہ روڈ مینگورہ سوات	معلمہ	فرائض تدریس
شمائلہ بنت سید بہادر شاہ	2018۔ تاحال	1)عصری تعلیم: پانچویں جماعت 2)دینی تعلیم: درس نظامی	جامعہ العائشہ صدیقہ ڈاکخانہ روڈ مینگورہ سوات	معلمہ	فرائض تدریس
روقیہ بنت گل حسن	2018۔ تاحال	1)عصری تعلیم: میٹرک 2)دینی تعلیم: درس نظامی 3) تخصص: فی الفقہ، تجوید	جامعہ العائشہ صدیقہ ڈاکخانہ روڈ مینگورہ سوات	معلمہ	فرائض تدریس
رحمت بنت مولانا امان روم	2018۔ تاحال	1)عصری تعلیم: میٹرک 2)دینی تعلیم: درس نظامی	جامعہ العائشہ صدیقہ ڈاکخانہ روڈ مینگورہ سوات	معلمہ	فرائض تدریس
لائبہ بنت حضرت محمد	2020۔ تاحال	1)عصری تعلیم: چھٹی جماعت 2)دینی تعلیم: درس نظامی، تجوید	جامعہ العائشہ صدیقہ ڈاکخانہ روڈ مینگورہ سوات	معلمہ	فرائض تدریس

جامعہ کے دیگر عہدیداران: (نائب مہتمم، صدر مدرس، شیخ الحدیث، ناظم اعلیٰ، ناظم تعلیمات)

نمبر شمار	نام	ولدیت	عہدہ	پتہ	تعلیمی قابلیت
1	مولانا کفایت اللہ صاحب	عبد الغنی صاحب	شیخ الحدیث	رنگ محلہ مینگورہ سوات	شہادۃ العالمیہ
2	مولانا حمید اللہ صاحب	میر احمد شاہ	مدرس	زمرد کان مینگورہ سوات	شہادۃ العالمیہ

3	مولانا محمد ادریس	محمد سلیم	مدرس	سنگوٹہ سوات	تخصص فی الفقہ۔ تجوید شہادۃ العالمیہ
4	مولانا کریم اللہ صاحب	غندل شاہ	مدرس	رنگ محلہ مینگورہ سوات	تخصص فی الفقہ۔ تجوید۔ شہادۃ العالمیہ

طالبات کے لئے قواعد وضوابط

1۔ لباس کھلا، سادہ اور سنت کے موافق ہو گا۔ اور جو رنگ مدرسہ کی طرف سے مقرر ہے اس کے مطابق ہو گا۔ فیشنی لباس استعمال نہیں کیا جائے گا۔

2۔ بالغ لڑکیوں کے لئے آنے جانے کے وقت ٹوپی والا برقع استعمال کرنا لازمی ہو گا۔

3۔ چھٹی کسی معقول عذر کے لئے تحریری لینی ہو گی۔۔ شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے لئے چھٹی نہیں دی جائے گی۔ اور نہ فون پر چھٹی مل سکتی ہے۔

4۔ بغیر معقول عذر اور اجازت کے 10 دن غیر حاضری کرنے کے بعد طالبہ کو خارج کر دیا جائے گا۔

5۔ 10 دن سے کم غیر حاضری پر تادیبی کاروائی ہو سکتی ہے۔

6۔ بچی کے ساتھ ملاقات صرف وہ حضرات کر سکتے ہیں، جن کے نام فارم میں درج کیے جائیں۔ ملاقات صرف ہفتہ اور اتوار کے دن ہو سکتی ہے اور دوران درس ملاقات پر پابندی ہو گی۔

7۔ مدرسہ میں بچی کسی مہمان عورت کو نہیں ٹھہرا سکتی ہے۔

8۔ ملاقات کے لئے آنے والے حضرات دفتر سے رابطہ ضرور کریں۔ اور ملاقات بھی صرف پانچ منٹ ہو سکتی ہے۔

9۔ والدین کی طرف سے طالبہ کے ساتھ فون پر رابطہ صرف منگل اور بدھ کی رات ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ کسی بھی وقت رابطہ کرنے کی زحمت نہ فرمائیں۔ اور فون پر رابطہ صرف پانچ منٹ ہو سکتا ہے۔

10۔ تمام امتحانات میں شرکت لازمی ہو گی۔

11۔ جس طالبہ نے جامعہ کی املاک کو کسی قسم کا نقصان پہنچایا تو نقصان کے برابر ضمان دینا لازمی ہو گا۔

جامعہ کا دارالاقامہ

جامعات و دینی مدارس نا صرف طالبات کو دینی علوم سے روشناس کرواتے ہیں بلکہ ان کی اخلاقی تربیت سازی میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اور اخلاقی تربیت تب ممکن ہے جب طالبات کو جامعہ میں 24 گھنٹے دینی ماحول فراہم کیا جائے۔ اس مقصد کے حصول اور دور دراز طالبات کی رہائش کے لیے جامعہ میں دار الاقامہ بنایا گیا ہے جس میں ہر طرح کی سہولیات مثلاً پانی، گیس، بجلی، پنکھے، باورچی خانہ، غسل خانے، پینے کے لئے ٹھنڈے پانی کے کولر اور مطعم موجود ہیں۔ مطعم میں بیک وقت 50

طالبات کی گنجائش ہے۔ البتہ طالبات کی کفالت وخوراک جامعہ کی ذمہ داری نہیں ہے بلکہ ماہانہ فیس کے ذریعے موصول شدہ رقم سے طلبات کو بنیادی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔ جس کے لئے طالبات سے 500 تا 2000 روپے ماہانہ فیس لی جاتی ہے۔ دارالاقامہ معلمات کے زیر نگرانی ہے جو بچیوں کی دیکھ بھال کے ساتھ ساتھ ان کی تربیت سازی بھی کرتی ہیں۔ طالبات کو وقت پر نماز کی

تاکید، وقت پر ناشتہ اور کھانا فراہم کرنا، اگر کوئی طالبہ بیمار پڑ جائے تو علاج معالجے کا انتظام اور طالبات کو ضرورت کا سامان مہیا کرنا نگران اساتذہ کی ذمہ داری ہے۔ دار الاقامہ کے کھلنے اور بند ہونے کے مقررہ اوقات ہیں جس کی طالبات کو سختی سے پابندی کرنی پڑتی ہے۔ اس کے علاوہ دارالاقامہ کی صفائی ستھرائی کا بھی خاص اہتمام کیا جاتا ہے جس کے لیے خادمہ موجود ہے۔ طالبات کے لیے کھانا پکانے کے لئے باورچی کا انتظام کیا گیا ہے۔ تاہم جامعہ میں شفاخانہ کی عدم موجودگی کے باوجود ضرورت پڑنے کی صورت میں خاتون ڈاکٹر کو بروقت بلایا جاتا ہے۔ طالبات سے ملاقات کے لئے آنے والے احباب کے لئے بھی باقاعدہ قوائد وضوابط ہیں، جن کو ملحوظ خاطر رکھا جاتا ہے۔

دارالاقامہ میں رہنے والی طالبات کے لئے قواعد وضوابط

1۔ دارالاقامہ میں رہنے کے لئے طالبات کی عمر کم سے کم 12 سال ہونا اور اس سے کم عمر والی طالبات کو مصلحتاً نہ رکھنا

2۔ بچی کے ساتھ ملاقات کے لئے صرف ان سرپرستوں کا آنا جن کے نام داخلہ فارم میں درج ہو۔ دوران درس ملاقات پر پابندی ہونا، ملاقات کے لئے ہفتے میں دو دن یعنی بدھ اور جمعرات کا مقررہ ہے، جو عصر و مغرب کے درمیان کا وقت ہے۔

3۔ ملاقات کے لئے آنے والے سرپرست کا دفتر تعلیمات میں مہتمم سے رابطہ کرنا اور صرف پانچ منٹ ملاقات کرنا اور کسی مہمان عورت کو دارالاقامہ میں ٹھہرنے کی اجازت نا ہونا

4۔ والدین کی طرف سے بچی کے ساتھ فون پر رابطہ صرف بدھ اور جمعرات کو کرنا اور رابطہ کے لئے صرف پانچ منٹ وقت مقرر ہے۔

5۔ ٹیپ ریکارڈ، ریڈیو اور موبائل فون ساتھ رکھنا منع ہے۔

جامعہ کا دار الافتاء

جامعہ العائشہ صدیقہ کا ایک شعبہ دارالافتاء ہے، جس میں لوگ اپنے انفرادی و اجتماعی مسائل کو پوچھنے کے لئے آتے ہیں اور دارالافتاء کے مفتی / رئیس سے ان شرعی مسائل کا قرآن و سنت کی روشنی میں حل اور جوابات لیتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے

جامعہ کے متصل علاقے میں رہنے والے لوگ خود حاضری دیتے ہیں جبکہ دور یا بیرونی ممالک سے لوگ تحریر کی شکل میں ڈاک کے ذریعے بھی رہنمائی حاصل کرتے ہیں۔ جدید مسائل کے حل کے لئے مفتیان کرام فتویٰ صادر فرماتے ہیں، اوریوں مکمل اعتماد واطمینان کے ساتھ یہ فریضہ سرانجام دے رہا ہے۔

اوقات کار

جامعہ کے مختلف شعبہ جات کے لئے مختلف اوقات تعلیم مقرر کئے گئے ہیں۔ درس نظامی کے لئے مقرر کردہ وقت صبح 8 سے دوپہر 12:30 بجے تک ہے۔ اس دوران درس نظامی کے نصاب میں شامل کردہ مضامین پڑھائے جاتے ہیں۔ چھٹی کے بعد غیر رہائشی طالبات گھر چلی جاتی ہیں جبکہ رہائشی طالبات کو 2 بجے تک نماز، کھانے اور آرام کرنے کا وقفہ دے دیا جاتا ہے۔ 2 بجے سے شام 5 بجے تک کا وقت اس دن پڑھائے گئے اسباق پر تکرار کرنے کے لئے مقرر ہے جس میں طالبات کو گروہ کی شکل میں بٹھادیا جاتا ہے اور معلمات کی نگرانی میں پڑھائے گئے اسباق پر سیر حاصل بحث کی جاتی ہے اور پھر زبانی یاد کرنے کی بھرپور کوشش کی جاتی ہے، تاکہ طالبات اسباق کو سیکھنے کے ساتھ ساتھ آنے والے امتحانات کی تیاری بھی بروقت ہوسکے۔ 5 بجے تکرار ختم ہونے کے بعد آدھے گھنٹے کے لئے بچیوں کو دین کی مسنون دعائیں اور نماز کے کلمات وحرکات کو درست کرنے کا طریقہ سکھایا۔

تعلیمی دورانیہ

جامعہ کا تعلیمی دورانیہ دس ماہ پر مشتمل ہے۔ تعلیمی سال 10 شوال سے شروع ہوتا ہے اور 10 رجب تک جاری رہتا ہے۔ روزانہ کی بنیاد پر ہر معلمہ پانچ گھنٹے تدریس کرتی ہیں جو صبح 8:30 سے دوپہر 12:30 تک جاری رہتا ہے۔ اور طالبات کے لئے بعد نماز ظہر سے مغرب تک اسباق پر تکرار کرنا، زبانی یاد کرنا اور مسنون دعاؤں کا دور کرنا بھی شامل ہے۔ تکرار دینی مدارس کی ایک اصطلاح ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ طالبات کو ایک گروپ کی شکل میں بٹھانا اور قابل وذہین طالبہ کا معلم کے طرز پر سبق کی دہرائی کرنا جس کا مقصد باقی طالبات کے ذہن میں اسباق کا مستحکم ہوجانا مقصود ہوتا ہے۔

تعطیلات

رمضان کا پورا مہینہ سالانہ تعطیلات کے لئے مختص ہے۔ 1 شوال سے 10 شوال تک کی دس دن کی چھٹیاں عید الفطر کی ہوتی ہیں اور پھر 10 شوال سے جامعہ میں تدریس شروع ہوجاتی ہے۔ طالبات کو عید الاضحیٰ کے موقع پر ایک ہفتہ کی چھٹی دی جاتی ہے۔ موسم سرما، موسم گرما اور بہار کی تعطیلات نہیں دی جاتیں۔ اور ہفتہ وار تعطیل صرف جمعہ کو ہوتی ہے۔

جامعہ کے امتحانات

امتحانات شروع ہونے سے پہلے پرچے کے لئے نظام اوقات مقرر کیا جاتا ہے اور سوالات کے پرچے تیار کئے جاتے ہیں۔ یہ پرچے سہ ماہی اور ششماہی امتحانات کے لئے جامعہ کی معلمات خود تیار کرتی ہیں جبکہ جن درجات کا امتحان وفاق المدارس سے منسلک ہوتا ہے اس کے سالانہ امتحان کے لئے پرچے وفاق المدارس عربیہ پاکستان کی طرف سے تیار ہوکے آجاتے ہیں۔ امتحان شروع ہونے سے پہلے طالبات کو رول نمبرز جاری کر دیئے جاتے ہیں۔ اور بعد ازاں طالبات کو امتحان سنٹر میں جمع کر کے امتحانات کے قواعد وضوابط کی یاد دہانی کرائی جاتی ہے۔

جامعہ کے تعلیمی سال کے دوران تین امتحانات منعقد کئے جاتے ہیں۔ جس کی تفصیل درجہ ذیل ہے:

سہ ماہی امتحان

تعلیمی سال کے ابتداء کے بعد تین ماہ تک پڑھائے جانے والے نصاب میں سہ ماہی امتحان لیا جاتا ہے۔ ان تین ماہ میں شوال، ذوالقعد اور ذوالحج شامل ہیں۔ پھر محرم میں امتحان شروع ہو جاتا ہے جو پچھلے تین ماہ میں پڑھائے گئے نصاب میں لیا جاتا ہے۔

ششماہی امتحان

سہ ماہی امتحانات کے تین ماہ بعد ششماہی امتحان کا انعقاد ہوتا ہے۔ اس دورانیہ میں شامل تین مہینے صفر، ربیع الاول اور ربیع الثانی ہیں۔ ان تین مہینوں میں پڑھائے گئے نصاب پر مشتمل امتحانات منعقد کیے جاتے ہیں اور اس کورس پر مبنی سوالات کے پرچے لئے جاتے ہیں۔

سالانہ امتحان

تعلیمی سال کے اختتام پر سالانہ امتحان کا انعقاد ہوتا ہے۔ جو رجب کے آخر میں لیا جاتا ہے۔ اس امتحان میں پورے سال کا نصاب شامل ہوتا ہے۔ اور درس نظامی کے درجات کے لئے اس کے پرچہ جات وفاق المدراس عربیہ پاکستان کی طرف سے تیار ہوکے آجاتے ہیں۔ اور اس کی باضابطہ اسناد بھی وفاق المدارس کی طرف سے جاری کیے جاتے ہیں۔

طریقہ سوالات

پرچہ تین تفصیلی سوالات پر مشتمل ہو تا ہے۔ ہر سوال کے دو جز ہوتے ہیں اور دونوں میں سے کسی ایک جز کا جواب لکھنا لازمی ہو تا ہے۔یوں کل ملا کے چھ سوالوں میں سے تین سوالوں کے جوابات لکھنا لازمی ہے۔ جس کے لئے مقرر کردہ وقت تین گھنٹے ہوتے ہیں۔اس کے علاوہ عربی زبان میں پرچہ حل کرنے والی طالبات کے لئے انشاء عربی کے پانچ نمبرات اضافی ملتے ہیں۔پرچہ کے مجموع الدرجات 100 ہوتے ہیں۔ جس میں سے 100 / 40 نمبرات حاصل کرنے والی طالبات کو کامیاب قرار دیا جاتا ہے۔جوابات تحریر کرنے کے لئے طالبات کو جامعہ کی طرف سے مطبوعہ جوابی کاپی دی جاتی ہے۔

امتحان کے نتائج

پرچے ختم ہونے کے بعد ان کو متعلقہ معلمہ کے حوالے کر دیئے جاتے ہیں۔امتحان کے اختتام پر تین یومیہ چھٹی دی جاتی ہے تاکہ معلمات اطمینان کے ساتھ پرچہ چیک کریں اور نتائج مرتب کریں۔ تمام شعبہ جات سے متعلقہ پرچہ جات کو چیک کرنے کے بعد مہتمم صاحب کے حوالے کر دیئے جاتے ہیں تاکہ دیئے گئے نمبرات پر نظر ثانی کی جائے۔پھر نتائج پر تبصرہ کرنے کے لئے معلمات کے ساتھ ایک اجلاس منعقد کر لیا جاتا ہے۔اس کے بعد نتائج کے اعلان کے لئے دن مقرر کر کے طالبات کو آگاہ کر لیا جاتا ہے اور مقررہ دن پر طالبات کی اجتماع میں نتائج کا اعلان کر لیا جاتا ہے۔ ہر شعبہ میں اول، دوم اور سوم آنے والی طالبات کو انعام سے نوازہ جاتا ہے تاکہ اس کامیابی پر حوصلہ افزائی کر کے آئندہ بھی مذید محنت پر آمادہ کیا جاسکے۔

امتحان میں کامیابی کے درجات

کامیابی کے لیے درجہ ذیل درجات مقرر کیے گئے ہیں۔

100-90 فیصد (ممتاز مرتفع)

89-80 فیصد (ممتاز)

79-60 فیصد (جید جدا)

59-50 فیصد (جید)

40 فیصد (مقبول)

40 فیصد سے کم (راسب)

فارغ التحصیل طالبات کو جاری کی جانے والے اسناد

جامعہ سے مختلف شعبہ جات سے فارغ ہونے والے طلبات کو مندرجہ ذیل اسناد جاری کی جاتی ہیں:

1۔ناظرہ قرآن مجید

2۔ شہادۃ الختم القرآن

3۔ شہادۃ العالمیہ (درس نظامی)

4۔ دورہ تفسیر قرآن مجید

جبکہ وفاق کی طرف سے جاری ہونے والی مارک شیٹ کی سند کو کشف الدرجات یا شہادۃ الدرجات کہا جاتا ہے۔

جامعہ کے جملہ مصارف

جامعہ العائشہ صدیقہ ایک غیر سرکاری جامعہ ہے جس کی نا تو کوئی مستقل آمدنی کا ذریعہ ہے اور نا ہی حکومت کی طرف سے کوئی مالی امداد کی جاتی ہے۔ یہ جامعہ طالبات کی ماہانہ فیس سے چلتا ہے۔ حضرت مہتمم صاحب نے جامعہ کا نظام چلانے کے لئے ملنے والی رقوم کو نہایت ذمہ دارانہ طریقے سے خرچ کرتے ہیں۔ اور آمد و خرچ میں اعتدال سے کام لیتے ہوئے ہمیشہ میانہ روی کا رستہ اپناتے ہیں۔ ہر مد کی رقم صرف اور صرف اس کے مصارف اور طالبات پر خرچ کی جاتی ہے۔ جامعہ کے مالیاتی نظام کا اصول یہ ہے کہ تمام رقوم جامعہ کے مصارف یعنی معلمات اور باقی عملہ کی تنخواہیں، عمارت کی اصلاح، جامعہ کی اہم درسی ضروریات اور دارالاقامہ کی طالبات کو بنیادی ضروریات جیسا کہ گیس، بجلی، پانی، پنکھے، طعام، علاج معالجہ وغیرہ کی فراہمی میں خرچ ہوں گی۔

جامعہ کی ہم نصابی سرگرمیوں کا جائزہ

کوئز مقابلہ

اس مقابلہ کے لئے چند معروف و مستند علماء کرام کی کتب سیرت منتخب کر کے طالبات کو ان کے مطالعہ کے لئے دے دیے جاتے ہیں۔ تیاری مکمل ہو جانے کے بعد ایک وقت مقرر کر لیا جاتا ہے جس میں کوئز مقابلے کے پروگرام کا انعقاد ہوتا ہے۔ طالبات سے ان کتب میں موجود عنوانات سے متعلق سوالات پوچھے جاتے ہیں۔ اور درست جوابات دینے والوں کو نقد رقم یا کتب انعامات کے طور پر دئے جاتے ہیں۔ اس سے طالبات کی معلومات میں اضافہ اور مطالعہ میں وسعت پیدا ہو جاتی ہے۔

مقابلہ تقاریر

طالبات کی پوشیدہ صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے جامعہ عائشہ صدیقہ للبنات ڈاکخانہ روڈ مینگورہ سوات ہفتہ وار بزم ادب کا انعقاد کرتی ہے۔ جس میں تمام طالبات کا حصہ لینا لازمی ہوتا ہے۔ مختلف جامعہ کے مختلف شعبہ جات سے تعلق رکھنے والی طالبات مختلف موضوعات پر تقاریر کر کے اپنے خیالات کا اظہار کرتی ہیں۔یوں ان کی صلاحیتوں میں نکھار آتا ہے۔([1])

مقابلہ حمد و نعت

جامعہ ہذا میں ہر تین ماہ بعد حمد و نعت کا مقابلہ منعقد کیا جاتا ہے جو کلاس کی سطح پر بھی ہوتے ہیں اور پورے جامعہ کی سطح پر بھی۔ جس میں جامعہ کے ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والی طالبات حصہ لیتی ہیں۔ مقابلہ میں بہترین کارد گی دکھانے والی طالبات کو انعامات بھی دیے جاتے ہیں۔

اصلاحی بیانات اور تقاریر

طالبات کی تربیت و اصلاح کے لئے ہر ماہ کے شروع میں اصلاحی بیانات اور تقاریر کا اہتمام کیا جاتا ہے۔بیانات اور تقاریر کے موضوعات عام طور پر سیرت طیبہ ،اخلاقی تعلیمات اور تربیت سازی سے متعلق ہوتے ہیں۔اس کا مقصد طالبات کی شخصیت سازی کرنا مقصود ہوتا ہے۔([2])

لائبریری

جامعہ عائشہ صدیقہ للبنات میں ایک بڑی لائبریری بھی موجود ہے۔ جس میں نصابی کتب کے علاوہ اسلامی اور عصری علوم کی کتب اور دیگر علمی و معلوماتی کتب موجود ہیں۔ ان کتب میں تفسیر، زخیرہ احادیث، مکمل درس نظامی، اسلام کی جدید معیشت، اسلامی معاشرت، اسلام سیاست، اسلام تصوف، فقہ اربعہ، جدید فقہی مسائل، فتاواجات، اصلاحی کتب، تاریخ اسلام، سیرت طیبہ ﷺ اور کتب جرح و تعدیل شامل ہیں۔ کتب خانہ میں کتب کی موجودہ تعداد تقریبا2000 ہے جس میں وقتا فوقتا اضافہ ہو رہا ہے اور کتب کو تازہ بھی کیا جاتا ہے۔ طالبات اپنے فارغ اوقات میں اس لائبریری میں مطالعہ کرتی ہیں، جس سے ان کے علم میں اضافہ ہوتا ہے۔

1- مفتی عبد المالک حقانی، انٹرویو

2-ایضا

مطالعہ و تکرار

مطالعہ و تکرار کے لئے جامعہ ہذا نے مغرب تا عشاء 10 بجے تک کا وقت مقرر کیا ہے جس کا اہتمام معلمات کی نگرانی میں ہوتا ہے۔ جہاں تمام درجات کی طالبات کو ایک بڑے ہال میں اکٹھا کر لیا جاتا ہے۔ مطالعہ میں آئندہ پڑھائے جانے والے اسباق کی تیاری کی جاتی ہے جبکہ تکرار میں پچھلے اسباق دہرائے جاتے ہیں۔ طالبات عربی شروحات، عربی حواشی اور لغت کی کتابوں سے عبارت اور موضوع کو حل کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔([1])

جامعہ کے اغراض و مقاصد

1۔ دینی تعلیم کی نشرو اشاعت و ترویج

2۔ معاشرے کی اصلاح

3۔ خدمت خلق

4۔ تعلیمی و تدریسی خدمات میں بھرپور کردار ادا کرنا

5۔ معاشرے کے افراد کو مفید شہری اور محب وطن بنانا

6۔ دین کے ایسی فاضلات اور داعیات پیدا کرنا جن کا نصب العین دین کی حفاظت، نشرو اشاعت اور امت مسلمہ کی صحیح رستے پر گامزن کرنا اور ان کی صحیح راہنمائی کا فریضہ سرانجام دینا

7۔ لادینی والحاد کو ختم کرنا اور نئی نسل کو دین کے قریب کر کے اسلام کو ان کی زندگی کا محور بنانا

8۔ دینی اقدار اور اسلامی ثقافت کو زندہ رکھنا

9۔ امت مسلمہ کو باطل نظریات سے بچانے کے لئے تصنیفی اور تدریسی خدمات سرانجام دینا([2])

1- مفتی عبد المالک حقانی، انٹرویو

2۔ مورخہ 13 جون 2021 کو جامعہ عائشہ صدیقہ للبنات ڈاکخانہ روڈ مینگورہ سوات کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے سوالنامہ تیار کیا گیا جس میں جامعہ سے متعلق سوالات شامل کئے گئے۔ مورخہ 14 جون 2021 کو اس سوالنامے کا ایک پرنٹ مدرسہ ہذا بھیجا گیا۔ مورخہ 21 جون 2021 کو یہ سوالنامہ پر کر کے واپس لیا گیا۔ جس کی مدد سے جامعہ عائشہ صدیقہ للبنات ڈاکخانہ روڈ مینگورہ سوات کا تعارف لکھا گیا۔ سوالنامہ کا ایک پرنٹ موجود ہے۔

باب دوم

منتخب مدارس بنات کی تعلیمی خدمات اور درپیش مسائل کا جائزہ

فصل اول:

زیر مطالعہ منتخب مدارس بنات کی تعلیمی کارکردگی کا جائزہ

فصل دوم:

منتخب مدارس بنات کی تعلیمی خدمات کا جائزہ

فصل سوم:

منتخب مدارس بنات کی تعلیمی، تربیتی اور انتظامی مشکلات کا جائزہ

فصل اول

زیر مطالعہ منتخب مدارس بنات کی تعلیمی کارکردگی

مبحث اول: جامعہ المحسنات کی تعلیمی کارکردگی

مبحث دوم: جامعہ عائشہ صدیقہ کی تعلیمی کارکردگی

مبحث سوم: جامعہ عائشہ کی تعلیمی کارکردگی

مبحث چہارم: جامعہ فاطمۃ الزہرا کی تعلیمی کارکردگی

مبحث اول

جامعہ المحسنات کی تعلیمی کارکردگی

جامعہ المحسنات للبنات تختہ بند سوات میں تعلیم و تدریس کا باقاعدہ آغاز 2000 سے ہوا ہے۔ گویا یہ مدرسہ 22 سال سے تدریس میں اپنے قابل قدر خدمات سر انجام دے رہا ہے۔ اس جامعہ میں تعلیمی سال 2020-2021 میں 841 طالبات شعبہ ناظرہ و قاعدہ، شعبہ حفظ القرآن، شعبہ ترجمہ و تفسیر القرآن، شعبہ عصری تعلیم، شعبہ مکمل درس نظامی، شعبہ تخصص فی الفقہ اور شعبہ تجوید العالمات میں دینی علوم کی سعادت حاصل کرنے میں مصروف ہیں۔ اور انہی شعبوں سے فراغت حاصل کرنے کے بعد دینی علوم کی نشر و اشاعت اور ترویج میں اپنا بھرپور کردار ادا کر رہی ہیں۔ اس جامعہ کے مختلف شعبہ جات میں موجود طالبات اور ان شعبہ جات سے فارغات کی تعداد کی تفصیل درج ذیل ہے:

جامعہ المحسنات کے طالبات کا اعداد و شمار

شعبہ جات	کل طالبات	اقامتی	غیر اقامتی	کل فارغات	کل تارکات	وجہ ترک
شعبہ ناظرہ قرآن	44	0	44	1832	0	کسی نے نہیں چھوڑا۔ سب نے اپنا تعلیم یہاں سے مکمل کیا
شعبہ حفظ القرآن	25	5	20	251	0	"
شعبہ ترجمہ و تفسیر القرآن	37	10	27	581	0	"
شعبہ درس نظامی	633	109	524	600	0	"
ثانویہ عامہ سال اول (درجہ اولی)	107	20	87	"	0	"
ثانویہ عامہ سال دوم (درجہ ثانیہ)	92	12	80	"	0	"
خاصہ سال اول (درجہ	90	15	75	"	0	"

ثالثہ)						
خاصہ سال دوم(درجہ رابعہ)	111	25	86	"	0	"
عالیہ سال اول(درجہ خامسہ)	30	3	27	"	0	"
عالیہ سال دوم(درجہ سادسہ)	24	6	18	"	0	"
عالمیہ سال اول (موقوف علیہ)	30	4	26	"	0	"
عالمیہ سال دوم (دورہ حدیث)	47	3	44	600	0	"
شعبہ تخصص فی الفقہ	53	13	40	23	0	"
شعبہ تجوید عالمات	49	8	41	18	0	”

([1])

جامعہ المحسنات سے سال 2000 سے سال 2019 تک فارغ التحصیل فاضلات کا اعداد و شمار

اس جامعہ میں اگرچہ طالبات کے لئے پرائمری کے بعد عصری تعلیم کی باقاعدہ کلاس کا انتظام موجود نہیں ہے۔ تاہم طالبات اپنے شوق اور لگن کی وجہ سے فاضلاتی و غیر فاضلاتی نظام تعلیم کے تحت آگے کے درجوں کے لئے امتحانات کی تیاری از خود کرتی ہیں۔ اور امتحانات میں شامل ہوتی ہیں۔

1۔ مورخہ 21 اپریل 2021 کو مدرسہ ہذا کا دورہ کیا گیا۔ موجودہ طلبات کی کل تعداد کے بارے میں معلومات حاضری رجسٹر جبکہ فارغات کے بارے میں معلومات داخلہ فارم اور وفاق المدارس عربیہ پاکستان کی ویب سائٹ پر موجود نتائج سے لی گئیں ۔

جامعہ المحسنات سے 2000 سے لیکر اب تک تقریبا600 طالبات شہادۃ العالمیہ سے فاضلات ہو چکی ہیں، جو سوات کے دینی مدارس وجامعات میں دینی علوم کا سرچشمہ ہیں۔

ان فاضلات میں سے ایک تبسم نور ہے۔ جنہوں نے دوران درس نظامی چند تصنیفی خدمات سرانجام دیئے ہیں۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ **ارکان اسلام** (مطبوعہ)

2۔ **زندگی اور موت** (مطبوعہ)

3۔ **قاعدہ انوار القرآن** (غیر مطبوعہ)

4۔ **ختم نبوت اور فتنہ قادنیت** (پشتو مطبوعہ)

5۔ **دستور عمل مع معمولات یومیہ** (مطبوعہ)

6۔ **نورانی توخہ حج اور عمرے کی دعائیں** (غیر مطبوعہ)

7۔ **نورانی اذکار** (غیر مطبوعہ)

8۔ **دعوت عامہ مسلمانوں کے نام** (مطبوعہ)

مبحث دوم

جامعہ عائشہ صدیقہ کی تعلیمی کارکردگی

جامعہ عائشہ صدیقہ للبنات نے اپنے تعلیمی و تدریسی خدمات کا باقاعدہ آغاز 2006 میں کیا ہے۔ اس جامعہ نے پچھلے 16 سال سے متعدد طالبات کو دینی علم کی روشنی سے منور کیا ہے۔ یہ اس جامعہ کی محنت کا رنگ ہے، کہ اس سے فراغت کے بعد طالبات دینی علوم کی نشر و اشاعت اور ترویج میں اپنا بھرپور کردار ادا کر رہی ہیں۔ اور دینی علوم کو اپنے علاقے میں پھیلا رہی ہیں۔ اس جامعہ کے مختلف شعبہ جات میں موجود طالبات اور فارغات کی کل تعداد کی تفصیل درجہ ذیل ہے:

جامعہ عائشہ صدیقہ میں طلبات کا اعداد و شمار

شعبہ جات	کل طالبات	اقامتی	غیر اقامتی	کل فارغات	کل تارکات	
شعبہ ناظرہ قرآن	40	13	27	1021	0	
شعبہ حفظ القرآن	3	1	2	79	0	
شعبہ ترجمہ و تفسیر القرآن	3	0	3	98	0	
شعبہ درس نظامی	95	9	30	27	0	
ثانویہ عامہ سال اول (درجہ اولیٰ)	57	25	32	"	0	
ثانویہ عامہ سال دوم (درجہ ثانیہ)	32	9	23	"	0	
خاصہ سال اول (درجہ ثالثہ)	0	4	3	"	0	
خاصہ سال دوم (درجہ رابعہ)	0	4	6	"	0	
عالیہ سال	6	1	5	"	0	

اول (درجہ خامسہ)						
عالیہ سال دوم (درجہ سادسہ)	0	0	0	"	0	
عالمیہ سال اول (موقوف علیہ)	0	0	0	"	0	
عالمیہ سال دوم (دورہ حدیث)	0	0	0	27	0	

([1])

جامعہ عائشہ صدیقہ للبنات سے سال 2006 سے سال 2019 تک فارغ التحصیل فاضلات

اس جامعہ میں اگرچہ بچیوں کے لئے پرائمری کے بعد عصری تعلیم کی باقاعدہ کلاسس کا انتظام موجود نہیں ہے۔ تاہم بچیاں اپنی شوق اور لگن کی وجہ سے فاضلاتی وغیر فاضلاتی نظام تعلیم کے تحت آگے کے درجوں کے لئے امتحانات کی تیاری ازخود کرتی ہیں۔ اور امتحانات میں شامل ہوتی ہیں۔(2)

جامعہ عائشہ صدیقہ سے 2006 سے لیکر اب تک تقریبا 27 طالبات شھادۃ العالمیہ سے فاضلات ہو چکی ہیں، جو ضلع سوات کے مختلف علاقوں میں اپنی تدریسی خدمات سرانجام دینے میں مصروف ہیں۔

ان فاضلات میں سے بخت بیگم جو کہ مدرسہ ہذٰا سے فاضل شدہ ہے، نے اپنی قابلیت کی وجہ سے آنلائنا کیڈمی کا آغاز کیا ہے۔ جو کے ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے مرد وخواتین کے لئے گھر بیٹھے دینی علوم سیکھنے کا ایک ذریعہ ہے۔ اس اکیڈمی میں سکھائے جانے والے کورسسز کی تفصیل درجہ ذیل ہے۔

1۔ چارسالہ عالم / عالمہ کورس۔ آنلائن

2۔ دوسالہ شارٹ علم دین کورس۔ آنلائن

1۔ مورخہ 7 / 07 / 2021 کو مدرسہ ہذٰا کا دورہ کیا گیا۔ موجودہ طلبات کی کل تعداد کے بارے میں معلومات حاضری رجسٹر جبکہ فارغات کے بارے میں معلومات داخلہ فارم اور داخل خارج رجسٹر سے لی گئیں ۔

مبحث سوم

مدرسہ عائشہ کی تعلیمی کارکردگی

جامعہ عائشہ للبنات نے تدریس کا باقاعدہ آغاز 1995 میں کیا ہے۔ جامعہ نے تدریسی خدمات میں اب تک 26 سال کامیابی کے ساتھ مکمل کرلئے ہیں۔ اور متعدد طالبات کو علم سے بہرہ ور کیا ہے، جو کہ جامعہ کے لئے اعزاز کی بات ہے۔ اس جامعہ کے مختلف شعبہ جات میں موجود طالبات اور ان شعبہ جات سے فارغ التحصیل عالمات کی تعداد کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

جامعہ عائشہ میں طلبات کا اعداد و شمار

شعبہ جات	کل طالبات (موجودہ)	اقامتی	غیر اقامتی	کل فارغات	کل تارکات	وجہ ترک
شعبہ ناظرہ قرآن	15	3	12	8973	0	کسی نے نہیں چھوڑا سب نے اپنی تعلیم یہاں سے مکمل کی
شعبہ حفظ القرآن	3	1	2	562	0	"
شعبہ ترجمہ وتفسیر القرآن	14	2	12	1175	0	"
شعبہ درس نظامی	214	13	83	80	0	"
ثانویہ عامہ سال اول (درجہ اولی)	34	4	30	"	0	"
ثانویہ عامہ سال دوم (درجہ ثانیہ)	34	14	20	"	0	"
خاصہ سال اول (درجہ ثالثہ)	35	7	28	"	0	"
خاصہ سال دوم (درجہ رابعہ)	10	4	6	"	0	"
عالیہ سال	36	7	29	"	0	"

اول(درجہ خامسہ)						
عالیہ سال دوم(درجہ سادسہ)	18	5	13	"	0	"
عالمیہ سال اول (موقوف علیہ)	5	0	5	"	0	"
عالمیہ سال دوم (دورہ حدیث)	13	5	8	80	0	"
تخصص فی الفقہ	11	8	3	19		"
تجوید العالمات	18	3	15	13		"

([1])

جامعہ عائشہ للبنات سے سال 1995 سے سال 2019 تک فارغ التحصیل فاضلات

اس جامعہ میں اگرچہ طالبات کے لئے پرائمری کے بعد عصری تعلیم کی باقاعدہ کلاسس کا انتظام موجود نہیں ہے۔ تاہم طالبات اپنے شوق اور لگن کی وجہ سے فاضلاتی وغیر فاضلاتی نظام تعلیم کے تحت آگے کے درجوں کے لئے امتحانات کی تیاری ازخود کرتی ہیں۔ اور امتحانات میں شامل ہوتی ہیں۔([2])

جامعہ عائشہ سے 1995 سال سے لیکر اب تک تقریبا 80 طالبات شھادۃ العالمیہ سے فاضلات ہوچکی ہیں۔ انہی کی بدولت ضلع سوات کے دینی مدارس علم کی روشنی پھیلا رہے ہیں۔ ان فاضلات میں سے ایک شبنم بنت عبد العزیز ہے، جنہیں اللہ تعالیٰ نے لکھنے کی مہارت سے نوازہ ہے۔ ان کی تصنیفی خدمات درج ذیل ہیں۔

1۔ رسالہ فضائل حج نوٹس (غیر مطبوعہ)

2۔ اسلامیات نوٹس برائے میٹرک اور انٹر میڈیٹ کورس خیبر پختونخوا

1۔ مورخہ 16/07/2021 کو مدرسہ ہذا کا دورہ کیا گیا۔ موجودہ طلبات کی کل تعداد کے بارے میں معلومات حاضری رجسٹر جبکہ فارغات کے بارے میں معلومات داخلہ فارم اور داخل خارج رجسٹر سے لی گئیں

2۔ مورخہ 26/07/2021 کو مدرسہ ہذا کا دورہ کیا گیا۔ موجودہ طلبات کی کل تعداد کے بارے میں معلومات حاضری رجسٹر جبکہ فارغات کے بارے میں معلومات داخلہ فارم اور داخل خارج رجسٹر سے لی گئیں

3۔ علم نحو اکا نقش

اس نوٹس سے خیبر پختونخوا کے تمام بورڈز کے زیر اثر پڑھنے والے نجی و سرکاری سکولوں کے تمام طلبہ وطلبات مستفید ہوتے ہیں۔

اس کے علاوہ علم نحو اکے نقش سے درس نظامی کے طالبہ وطالبات مستفید ہو کر با آسانی عربی گرائمر پر عبور حاصل کر لیتے ہیں۔اور اس زبان میں بولنے اور لکھنے میں ہر قسم کی غلطی سے محفوظ رہتے ہیں۔

مبحث چہارم

جامعہ فاطمۃ الزہرا کی تعلیمی کارکردگی

جامعہ فاطمۃ الزہرا للبنات میں تعلیم و تدریس کا باقاعدہ آغاز 2000 سے ہوا ہے۔ گویا یہ جامعہ 22 سال سے دینی علوم کی نشرواشاعت میں مصروف عمل ہے، جس میں ناظرہ و قاعدہ، حفظ القرآن، ترجمہ و تفسیر القرآن، تجوید، مڈل ، میٹرک (عامہ)،ایف اے (خاصہ)، بی اے (عالیہ) ایم اے اسلامیات و عربی (شہادۃ العالمیہ) ، اور تخصص فی الفقہ اسلامی کورس پڑھائے جاتے ہیں۔ اس جامعہ کے مختلف شعبہ جات میں موجود طالبات اور ان شعبہ جات سے فارغ التحصیل فاضلات کی تعداد کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

جامعہ فاطمۃ الزہرا میں طلبات کا اعداد و شمار

شعبہ جات	موجودہ طالبات	اقامتی	غیر اقامتی	کل فارغات	کل تارکات	وجہ ترک
شعبہ ناظرہ قرآن	57	7	50	1123	0	کسی نے نہیں چھوڑا۔ سب نے اپنی تعلیم یہاں سے مکمل کی۔
شعبہ حفظ القرآن	9	2	7	256	0	"
شعبہ ترجمہ و تفسیر القرآن	9	3	6	299	0	"
شعبہ درس نظامی	214	15	95	100	0	"
ثانویہ عامہ سال اول (درجہ اولی)	34	4	30	"	0	"
ثانویہ عامہ سال دوم (درجہ ثانیہ)	34	14	20	"	0	"
خاصہ سال اول (درجہ ثالثہ)	35	7	28	"	0	"

خاصہ سال دوم(درجہ رابعہ)	10	4	6	"	0	"
عالیہ سال اول(درجہ خامسہ)	36	7	29	"	0	"
عالیہ سال دوم(درجہ سادسہ)	18	5	13	"	0	"
عالمیہ سال اول (موقوف علیہ)	5	0	5	"	0	"
عالمیہ سال دوم (دورہ حدیث)	9	7	2	100	0	"

([1])

جامعہ فاطمہ الزہر اللبنات سے سال 2000 سے سال 2020 تک فارغ التحصیل فاضلات

اس جامعہ میں اگرچہ طالبات کے لئے پرائمری کے بعد عصری تعلیم کی باقاعدہ کلاسز کا انتظام موجود نہیں ہے۔ تاہم طالبات اپنے شوق اور لگن کی وجہ سے فاضلاتی و غیر فاضلاتی نظام تعلیم کے تحت آگے کے درجوں کے لئے امتحانات کی تیاری از خود کرتی ہیں۔ اور امتحانات میں شامل ہوتی ہیں۔([2])

جامعہ فاطمہ الزہرا سے 2000 سے لیکر اب تک تقریبا 100 طالبات شھادۃ العالمیہ سے فاضلات ہو چکی ہیں، جو دینی تعلیم کی تدریس و خدمات میں سر گرم رہتے ہوئے ضلع سوات میں موجود طالبات کو دینی علوم سے بہرہ ور کر رہی ہیں۔

1- مورخہ 16/07/2021 کو مدرسہ ہذا کا دورہ کیا گیا۔ موجودہ طلبات کی کل تعداد کے بارے میں معلومات حاضری رجسٹر جبکہ فارغات کے بارے میں معلومات داخلہ فارم اور داخل خارج رجسٹر سے لی گئیں۔

2۔ مورخہ 16/07/2021 کو مدرسہ ہذا کا دورہ کیا گیا۔ موجودہ طلبات کی کل تعداد کے بارے میں معلومات حاضری رجسٹر جبکہ فارغات کے بارے میں معلومات داخلہ فارم اور داخل خارج رجسٹر سے لی گئیں

ان فاضلات میں سے درجہ ذیل وہ فاضلات ہیں جنہیں اللہ تعالی نے باکمال ادبی صلاحیتوں سے نوازہ ہے۔ ان فاضلات کو اردو اور عربی زبان پر اتنا عبور حاصل ہے کہ بلا تکلف بول اور لکھ لیتی ہیں۔ ان کی ادبی ذوق اور مہارت کا پتہ ان کے درجہ ذیل تصنیفی خدمات سے لگایا جاسکتا ہے۔

1۔ نجمہ بنت عبدلاکبر۔ **علم الصرف**،2015(غیر مطبوعہ)

2۔ سعدیہ بنت اعظم۔ **تیسر المنطق**،2015(غیر مطبوعہ)

3۔ نجمہ بنت عبدلاکبر۔ **بخاری شریف (بخاری اول)**،2014(غیر مطبوعہ)

4۔ اسماء بنت عمر گل۔ **السراجی فی المیراث**،2018(غیر مطبوعہ)

5۔ نجمہ بنت عبدلاکبر۔ **تفسیر عمہ پارہ**،2010(غیر مطبوعہ)

6۔ قاری عبدالبشیر۔ **مکی قاعدہ، مدنی قاعدہ (پشتو زبان)**،2018(غیر مطبوعہ)

7۔ مولانا شیخ عبدالعزیز اشاڑے سوات۔ **شرح ضیاء الصبح**،(غیر مطبوعہ)2016

8۔ نبیلہ بنت سید۔ **مسنون دعائیں**،2010(غیر مطبوعہ)

9۔ اسماء بنت عمر گل۔ **ریاض الصالحین**،(غیر مطبوعہ)2018

فصل دوم

منتخب مدارس بنات کی تعلیمی خدمات کا جائزہ

مبحث اول: جامعہ المحسنات کی تعلیمی خدمات

مبحث دوم: جامعہ عائشہ صدیقہ کی تعلیمی خدمات

مبحث سوم: جامعہ عائشہ کی تعلیمی خدمات

مبحث چہارم: جامعہ فاطمۃ الزہرا کی تعلیمی خدمات

مبحث اول

جامعہ المحسنات کی تعلیمی خدمات

جامعہ عائشہ صدیقہ للبنات سے 2000 سے لیکر اب تک کثیر تعداد میں فاضلات فراغ ہو چکی ہیں۔ ان میں سے بڑی تعداد میں خواتین اپنے گھروں میں چھوٹے مدارس چلا رہی ہیں۔ یا پھر محلے میں موجود چھوٹے مدارس میں بطور معلمات اپنی قابل تحسین دینی خدمات سر انجام دے رہی ہیں۔ اس کے علاوہ چند فاضلات سرکاری سکولوں میں بطور ٹی ٹی یا اے ٹی پوسٹ پر متعین ہو کر تدریسی خدمات میں مصروف ہیں۔ یوں ملک کی تعلیمی ترقی میں اپنا اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔ مدرسہ ہٰذا سے اب تک 600 طالبات شہادۃ العالمیہ کی سند لیکر فاضل ہو چکی ہیں۔ ان میں سے 188 فاضلات کی تدریسی خدمات درج ذیل ہے:

نمبر شمار	فارغ التحصیل معلمہ کا نام	ولدیت	سال فراغت	شعبہ	موجودہ دینی و تدریسی خدمات	عہدہ / فرائض
1	رابعہ	حاجی خیر البشر	2006	شہادۃ العالمیہ	پشاور	معلمہ
2	حلیمہ	حاجی جہانگیر	2006	شہادۃ العالمیہ	پائڑہ چنار	معلمہ
3	صفیہ	عبد الودود	2006	شہادۃ العالمیہ	کانجو سوات	معلمہ
4	ساجدہ	عبد الودود	2006	شہادۃ العالمیہ	کانجو سوات	معلمہ
5	مہناز	فضل ولی	2006	شہادۃ العالمیہ	بشام سوات	گھریلو مدرسہ: حفظ و ناظرہ
6	زینت	عبد الرحمن	2006	شہادۃ العالمیہ	باجوڑ	معلمہ
7	ناہید	غوث الرحمن	2006	شہادۃ العالمیہ	دیر	گھریلو مدرسہ: حفظ و ناظرہ
8	راشدہ	خیر البشر	2007	شہادۃ العالمیہ	پشاور	معلمہ
9	زبیدہ	عبد الستار	2007	شہادۃ العالمیہ	جامعہ المحسنات سوات	مہتمہ
10	نسیم	فضل رازق	2007	شہادۃ العالمیہ	تیمر گرہ مدرسہ للبنات	مہتمہ
11	خنسہ	فضل رازق	2007	شہادۃ العالمیہ	تیمر گرہ مدرسہ للبنات	معلمہ
12	اسماء	فیروز	2007	شہادۃ العالمیہ	شموزئی مدرسہ للبنات	معلمہ
13	یسریٰ	فیروز	2007	شہادۃ العالمیہ	شموزئی مدرسہ للبنات	معلمہ

14	نعیمہ	جلال	2007	شہادۃ العالمیہ	شموزئی	گھریلو مدرسہ: حفظ وناظرہ
15	زکیہ	اسد اللہ	2007	شہادۃ العالمیہ	دیر مدرسہ للبنات	معلمہ
16	نعیمہ	زرین	2007	شہادۃ العالمیہ	بٹخیلہ مدرسہ للبنات	معلمہ
17	ریحانہ	بخت محمد	2007	شہادۃ العالمیہ	کانجو	معلمہ
18	ربانیہ	عبدالودود	2007	شہادۃ العالمیہ	کانجو	گھریلو مدرسہ: حفظ وناظرہ
19	دلشاد	گل زمان	2007	شہادۃ العالمیہ	راجا آباد مدرسہ للبنات سوات	معلمہ
20	معجزہ	محمد نذیر	2007	شہادۃ العالمیہ	جامعہ علوم القرآن مینگورہ سوات	گھریلو مدرسہ: حفظ وناظرہ
21	عالیہ	محمد حسین	2008	شہادۃ العالمیہ	مردان مدرسہ للبنات	معلمہ
22	سائرہ	محمد حسین	2008	شہادۃ العالمیہ	مردان مدرسہ للبنات	معلمہ
23	نیلم	محمد سلیم	2008	شہادۃ العالمیہ	دیولئی سوات	گھریلو مدرسہ: حفظ وناظرہ
24	ریشماء	محمد طاہر	2008	شہادۃ العالمیہ	دیولئی سوات	معلمہ
25	نادیہ	نور اکبر	2008	شہادۃ العالمیہ	پانڑہ چنار	معلمہ
26	میمونہ	محمد اکبر	2008	شہادۃ العالمیہ	پانڑہ چنار	معلمہ
27	روبینہ	عمر باچا	2008	شہادۃ العالمیہ	دیر	گھریلو مدرسہ: حفظ وناظرہ
28	فائزہ	فضل ودود	2008	شہادۃ العالمیہ	دیر مدرسہ للبنات	معلمہ
29	زاہدہ	نیاز امین	2008	شہادۃ العالمیہ	باجوڑ مدرسہ للبنات	معلمہ
30	مریم	رحیم خان	2008	شہادۃ العالمیہ	کانجو مدرسہ للبنات	معلمہ
31	رشیدہ	گل عنبر	2008	شہادۃ العالمیہ	ملوک آباد	گھریلو مدرسہ: حفظ وناظرہ
32	زینب	زاہد علی	2008	شہادۃ العالمیہ	سخاکوٹ	معلمہ
33	فائزہ	محمد انور	2008	شہادۃ العالمیہ	گولڑہ سوات	گھریلو مدرسہ: حفظ وناظرہ
34	شازیہ	محمد سہراب خان	2008	شہادۃ العالمیہ	بشام سوات	معلمہ

35	راعنا	فضل رحیم	2008	شھادۃ العالمیہ	کانجو سوات	معلمہ
36	صفیہ	رحمان گل	2008	شھادۃ العالمیہ	کانجو سوات	معلمہ
37	یاسمین	سرفراز خان	2008	شھادۃ العالمیہ	منگلور سوات	گھریلو مدرسہ: حفظ و ناظرہ
38	شیماء	اسماعیل	2008	شھادۃ العالمیہ	کانجو سوات	معلمہ
39	سلمیٰ	سید الرحمان	2008	شھادۃ العالمیہ	کانجو سوات	گھریلو مدرسہ: حفظ و ناظرہ
40	سکینہ	ملتان جان	2008	شھادۃ العالمیہ	پانڑہ چنار	معلمہ
41	سلمیٰ	محمد اسلم	2008	شھادۃ العالمیہ	شموزئی	معلمہ
42	سلمیٰ	شفیع الرحمان	2008	شھادۃ العالمیہ	شموزئی	معلمہ
43	سعدیہ	مقرب خان	2009	شھادۃ العالمیہ	فیض آباد سوات	معلمہ
42	رابعہ	شاہی تاج	2009	شھادۃ العالمیہ	شموزئی سوات	گھریلو مدرسہ: حفظ، ناظرہ و ترجمہ
45	صائمہ	مطیع اللہ	2009	شھادۃ العالمیہ	تیمرگرہ مدرسہ للبنات	معلمہ
46	کلثوم	رحمن اللہ	2009	شھادۃ العالمیہ	تیمرگرہ مدرسہ للبنات	معلمہ
47	ثمرین	نعمت اللہ	2009	شھادۃ العالمیہ	تیمرگرہ مدرسہ للبنات	معلمہ
48	ارم	محمد ناصر	2009	شھادۃ العالمیہ	شموزئی مدرسہ للبنات	معلمہ
49	آسماء	سید الرحمان	2009	شھادۃ العالمیہ	کانجو سوات	گھریلو مدرسہ: تعلیم القرآن
50	امائمہ	حضرت سعید	2009	شھادۃ العالمیہ	تیمرگرہ مدرسہ للبنات	معلمہ

51	آسیہ	شیر بہادر	2009	شہادۃ العالمیہ	کانجو مدرسہ للبنات	معلمہ
52	تبسم	یار باچا	2009	شہادۃ العالمیہ	کانجو مدرسہ للبنات	معلمہ
53	کشور	عبد القیوم	2009	شہادۃ العالمیہ	کانجو مدرسہ للبنات	معلمہ
54	فاطمہ	فضل کریم	2009	شہادۃ العالمیہ	راجہ آباد سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
55	فرخندہ	فضل ہادی	2009	شہادۃ العالمیہ	افسر آباد مدرسہ للبنات مینگورہ سوات	معلمہ
56	سیما	شفیع الرحمان	2009	شہادۃ العالمیہ	دیر مدرسہ للبنات	معلمہ
57	سبینا	گل رحمان	2009	شہادۃ العالمیہ	سخاکوٹ مدرسہ للبنات	معلمہ
58	صائمہ	شمس الحق	2009	شہادۃ العالمیہ	مینگورہ مدرسہ للبنات	معلمہ

59	فوزیہ	مومن خان	2010	شہادۃ العالمیہ	گوگدرہ مدرسہ للبنات	معلمہ
						118
60	عفت	سید عبد الرؤف	2010	شہادۃ العالمیہ	فیض آباد مدرسہ للبنات	معلمہ
61	صبا گل	سید فضل ودود	2010	شہادۃ العالمیہ	فیض آباد مدرسہ للبنات	معلمہ
62	فرحت	روشن علی	2010	شہادۃ العالمیہ	گاؤں پلم	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجمہ
63	صائمہ	محمد صدیق	2010	شہادۃ العالمیہ	کانجو مدرسہ للبنات	معلمہ
64	شہلا	فضل رحمن	2010	شہادۃ العالمیہ	آمانکوٹ مدرسہ للبنات	معلمہ
65	حسینہ	محمد عثمان	2010	شہادۃ العالمیہ	رنگ محلہ مدرسہ للبنات مینگورہ	معلمہ
66	حبیبہ	قاری عبد الغفور	2010	شہادۃ العالمیہ	رنگ محلہ مینگورہ	گھریلو مدرسہ: حفظ، ناظرہ وترجمہ
67	شازیہ	حسین احمد	2010	شہادۃ العالمیہ	ابوہا بریکوٹ مدرسہ للبنات سوات	معلمہ
68	عظمیٰ	خان زادہ	2010	شہادۃ العالمیہ	زمرد کان مینگورہ میں ذاتی مدرسہ	مہتممہ
69	عصمت	عنایت الرحمن	2010	شہادۃ العالمیہ	سخرہ مدرسہ للبنات مٹہ سوات	معلمہ
70	صفیہ	محمود	2010	شہادۃ العالمیہ	فضل آباد مدرسہ للبنات دیولئی سوات	معلمہ
71	رفعت	محمود	2010	شہادۃ العالمیہ	اوڈیگرام سوات	گھریلو مدرسہ: حفظ، ناظرہ وترجمہ
72	عائشہ	محمد اسلم	2010	شہادۃ العالمیہ	شموزئی مدرسہ للبنات سوات	معلمہ
73	شمع	بخت روان	2011	شہادۃ العالمیہ	تھانہ مدرسہ للبنات سوات	معلمہ
74	انیلہ شبنم	بخت زادہ	2011	شہادۃ العالمیہ	گنبد میرہ مینگورہ میں ذاتی مدرسہ للبنات	مہتممہ
75	کلثوم	بحر مند	2011	شہادۃ العالمیہ	چکدرہ مدرسہ للبنات سوات	معلمہ
76	مریم	خان آباد	2011	شہادۃ العالمیہ	گولڑہ مدرسہ للبنات مٹہ سوات	معلمہ
77	مسرت	عبد الحمید	2011	شہادۃ العالمیہ	وزیر مال سوات	گھریلو مدرسہ: حفظ، ناظرہ وترجمہ
78	ایمن	فضل رازق	2011	شہادۃ العالمیہ	تیمر گرہ مدرسہ للبنات سوات	معلمہ
79	خوشبو	خضر حیات	2011	شہادۃ العالمیہ	جامعہ المحسنات للبنات تختہ بند سوات	معلمہ
80	آمنہ	شیر زمان	2011	شہادۃ العالمیہ	مرغزار مدرسہ للبنات سوات	معلمہ
81	احسانیہ	روز اکبر	2011	شہادۃ العالمیہ	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول ملوک آباد سوات جامعہ المحسنات للبنات تختہ بند سوات	ٹی ٹی پوسٹ۔ اسلامیات ٹیچر / سیکنڈ شفٹ میں ناظرہ

						پڑھاتی ہے
82	عزت بیگم	رفیق احمد	2012	شھادۃ العالمیہ	چارباغ سوات	گھریلو مدرسہ: حفظ و ناظرہ
83	ثناء	شمس الوہاب	2012		عزیز آباد مینگورہ	گھریلو مدرسہ: ترجمہ و ناظرہ
84	نگہت	محمد ابراہیم	2012	شھادۃ العالمیہ	گوگدرہ سوات	گھریلو مدرسہ: حفظ و ناظرہ
85	حسنیٰ	شاہ حسین	2012	شھادۃ العالمیہ	بازخیلہ مدرسہ للبنات مٹہ سوات	معلمہ
86	سفینہ	جاوید اقبال	2012	شھادۃ العالمیہ	فیض آباد میں ذاتی مدرسہ للبنات	مہتممہ
87	مسرت	محمد شیرین	2012	شھادۃ العالمیہ	شریف آباد میں ذاتی مدرسہ للبنات	مہتممہ
88	ندال مریم	بخت زادہ	2012	شھادۃ العالمیہ	علی آباد مینگورہ سوات	گھریلو مدرسہ: ترجمہ و ناظرہ
89	شاہ عزت	گل محمد	2012	شھادۃ العالمیہ	رنگ محلہ مینگورہ میں ذاتی مدرسہ للبنات	مہتممہ
90	حلیمہ	اورنگزیب	2012	شھادۃ العالمیہ	گولڑہ مدرسہ للبنات مٹہ سوات	معلمہ
91	سدرہ	خورشید علی	2012	شھادۃ العالمیہ	جامعہ المحسنات للبنات تختہ بند سوات	معلمہ
92	روقیہ	خورشید علی	2012	شھادۃ العالمیہ	راجہ آباد مینگورہ سوات	گھریلو مدرسہ: حفظ و ناظرہ
93	طلعت	عبد الہادی	2013	شھادۃ العالمیہ	برہ بانڈئی سوات	گھریلو مدرسہ: حفظ و ناظرہ
94	سمیہ	قاری شمس العلوم	2013	شھادۃ العالمیہ	کانجو مدرسہ للبنات سوات	معلمہ
95	نورینہ	اسد اللہ	2013	شھادۃ العالمیہ	تیمرگرہ سوات	گھریلو مدرسہ: حفظ و ناظرہ
96	نسیم	محمد سلیم	2013	شھادۃ العالمیہ	باغ ڈھیرئی فتح پور سوات	گھریلو مدرسہ: ترجمہ و ناظرہ
97	جویریہ	بخت زادہ	2013	شھادۃ العالمیہ	علی آباد مدرسہ للبنات مینگورہ سوات	معلمہ
98	سندس	عطاء الرحمن	2014	شھادۃ العالمیہ	راجہ آباد مینگورہ سوات	گھریلو مدرسہ: ترجمہ و ناظرہ
99	ثناء	محمد طاہر	2014	شھادۃ العالمیہ	بریکوٹ مدرسہ للبنات سوات	معلمہ
100	فائزہ	عبد القیوم	2014	شھادۃ العالمیہ	جامعہ المحسنات للبنات تختہ بند سوات / ملوک آباد سوات	معلمہ / گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
101	تنزیلہ	عبد القیوم	2014	شھادۃ العالمیہ	جامعہ المحسنات للبنات تختہ بند سوات /	معلمہ /

					ملوک آباد سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
102	بشریٰ	شیر علی	2014	شہادۃ العالمیہ	عزیز آباد مینگورہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
103	حسینہ	صاحب الدین	2014	شہادۃ العالمیہ	چارباغ میں ذاتی مدرسہ للبنات	معلمہ
104	شبنم	عبید الرحمن	2014	شہادۃ العالمیہ	زمردکان مینگورہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
105	حمیدہ	شمس العلوم	2014	شہادۃ العالمیہ	جامعہ المحسنات للبنات تختہ بند سوات	معلمہ
106	عائشہ	محمد سیراج	2014	شہادۃ العالمیہ	گلکدہ مینگورہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
107	اکرامیہ	روز اکبر	2014	شہادۃ العالمیہ	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول ملوک آباد مینگورہ	ٹی ٹی پوسٹ۔ اسلامیات ٹیچر
108	حسنیٰ	محمد علی	2014	شہادۃ العالمیہ	مدرسہ للبنات خوازہ خیلہ سوات	معلمہ
109	شیما	محمد سعید	2014	شہادۃ العالمیہ	نوے کلے مینگورہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
110	عالیہ	نور محمد	2014	شہادۃ العالمیہ	شموزئی سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
111	اسماء	ماسٹر جہان	2014	شہادۃ العالمیہ	کانجو سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
112	طاہرہ	محمد سردار	2014	شہادۃ العالمیہ	ملوک آباد میں ذاتی مدرسہ للبنات	مہتمہ
113	حفصہ	ظفر اقبال	2015	شہادۃ العالمیہ	بت کڑہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
114	اسماء	نور محمد	2015	شہادۃ العالمیہ	دبئی	رابطہ کے ذریعے تعلیم القرآن دیتی ہے۔
115	سارہ	بخت زادہ	2015	شہادۃ العالمیہ	علی آباد مینگورہ	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
116	حفصہ	سرفراز	2015	شہادۃ العالمیہ	جلالہ مدرسہ للبنات بٹ خیلہ سوات	معلمہ
117	سمیہ	علی محمد	2015	شہادۃ العالمیہ	شموزئی	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
118	بشریٰ	فضل ہادی	2015	شہادۃ العالمیہ	سپل بانڈئی سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
119	صائمہ	محمد زمین	2015	شہادۃ العالمیہ	گولڑہ مدرسہ للبنات	معلمہ
120	صفیہ	بخت امین	2015	شہادۃ العالمیہ	دارمئی مٹہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
121	صدف	محمد علیم	2016	شہادۃ العالمیہ	شین سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
122	عشرت	ملنگ جان	2016	شہادۃ العالمیہ	گوداسوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
123	سلمیٰ	شمشیر علی	2016	شہادۃ العالمیہ	مشکومئی سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ

124	سدیٰ	سرفراز خان	2016	شھادۃ العالمیہ	جلالہ مدرسہ للبنات سوات	معلمہ
125	سائرہ	زاہد	2016	شھادۃ العالمیہ	دیر سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجمہ
126	ایمن	بخت زادہ	2016	شھادۃ العالمیہ	گنبد میرہ مینگورہ میں ذاتی مدرسہ للبنات	معلمہ
127	وجیہا	احمد علی	2016	شھادۃ العالمیہ	رنگ محلہ مینگورہ	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجمہ
128	کلثوم	محمد افضل	2017	شھادۃ العالمیہ	شانگلہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجمہ
129	بلقیس	حضرت خان	2017	شھادۃ العالمیہ	دیر مدرسہ للبنات سوات	معلمہ
130	سارہ	عبد الرشید	2017	شھادۃ العالمیہ	جامعہ المحسنات للبنات تختہ بند سوات	معلمہ
131	ثناء	عالمگیر	2017	شھادۃ العالمیہ	مدین سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجمہ
132	رفحانہ	اکرام اللہ	2017	شھادۃ العالمیہ	جامعہ المحسنات للبنات تختہ بند سوات	معلمہ
133	شیماء	نواس خان	2017	شھادۃ العالمیہ	ملوک آباد مینگورہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجمہ
134	ریحانہ	صاحب الدین	2017	شھادۃ العالمیہ	چارباغ مدرسہ للبنات	معلمہ
135	ذلیخہ	طوطی رحمن	2017	شھادۃ العالمیہ	دیر سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجمہ
136	مریم	عبد الواحد	2017	شھادۃ العالمیہ	شین میں ذاتی مدرسہ للبنات	معلمہ
137	شمائلہ	عبد الوہاب	2017	شھادۃ العالمیہ	شین میں ذاتی مدرسہ للبنات	معلمہ
138	ماہ نور	عبد الرشید	2017	شھادۃ العالمیہ	جامعہ حقانیہ للبنات عثمان آباد سوات	مہتمہ
139	حمیدہ	غلام نبی	2017	شھادۃ العالمیہ	گنبد میرہ مینگورہ	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجمہ
140	شمع	لطیف الرحمن	2017	شھادۃ العالمیہ	وتکے مدرسہ للبنات منگورہ سوات	مہتمہ
141	عائشہ	عمر صادق	2017	شھادۃ العالمیہ	شانگلہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجمہ
142	افشینہ	یوسف علی	2018	شھادۃ العالمیہ	خوازہ خیلہ مدرسہ للبنات	معلمہ
143	اسماء	جان محمد	2018	شھادۃ العالمیہ	بیاکن مٹہ	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجمہ
144	سیدہ	بابو	2018	شھادۃ العالمیہ	چارباغ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجمہ
145	ثمینہ	بابو	2018	شھادۃ العالمیہ	چارباغ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجمہ
146	عالیہ نور	حمد علی	2018	شھادۃ العالمیہ	شانگلہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجمہ
147	ثمینہ	بخت زادہ	2018	شھادۃ العالمیہ	شانگلہ مدرسہ للبنات سوات	معلمہ

148	حمیرا	روزی مند	2018	شہادۃ العالمیہ	شانگلہ مدرسہ للبنات سوات	معلمہ
149	ماریہ	مجید اللہ	2018	شہادۃ العالمیہ	منگلور مدرسہ للبنات سوات	معلمہ
150	حوریہ	سعید اللہ	2018	شہادۃ العالمیہ	ولی آباد سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجمہ
151	صوبیہ	تاجمل خان	2018	شہادۃ العالمیہ	شانگلہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجمہ
152	سامعہ	عبید الرحمن	2018	شہادۃ العالمیہ	چپریال مٹہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجمہ
153	سعدیہ	محمد خان	2019	شہادۃ العالمیہ	کبل سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجمہ
154	حمیرا	شیر عالم	2019	شہادۃ العالمیہ	مدرسہ حلیمہ سعدیہ مکان باغ مینگورہ	معلمہ
155	کلثوم	محمد علی	2019	شہادۃ العالمیہ	کبل سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجمہ
156	کلثوم	سعید الرحمن	2019	شہادۃ العالمیہ	جامعہ المحسنات للبنات تختہ بند سوات	معلمہ
157	ہاجرہ	محمد	2019	شہادۃ العالمیہ	کانجو سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجمہ
158	عظمیٰ	سعید اللہ	2019	شہادۃ العالمیہ	فیض آباد مینگورہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجمہ
159	لقمانیہ	خان زادہ	2019	شہادۃ العالمیہ	دارمئی مٹہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجمہ
160	کوثر	رحمت جان	2019	شہادۃ العالمیہ	جامعہ المحسنات للبنات تختہ بند سوات	معلمہ
161	نیلم	خالد	2019	شہادۃ العالمیہ	چارباغ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجمہ
162	حفصہ	عبد المالک	2019	شہادۃ العالمیہ	جامعہ المحسنات للبنات تختہ بند سوات	معلمہ
163	نازیہ	فضل ہادی	2019	شہادۃ العالمیہ	وتکے مینگورہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجمہ
164	سلمیٰ	بخت روان	2019	شہادۃ العالمیہ	باغ ڈھیرئی مدرسہ للبنات	معلمہ
165	انیلا	عثمان علی	2019	شہادۃ العالمیہ	ملوک آباد مینگورہ	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ وترجمہ
166	بی بی عائشہ	محمد کریم	2019	شہادۃ العالمیہ	منگلور سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجمہ
167	مریم	درویش	2019	شہادۃ العالمیہ	شین سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجمہ
168	سیاب	عزت مند	2020	شہادۃ العالمیہ	میاندم سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجمہ
169	شفاء	روئے داد	2020	شہادۃ العالمیہ	کوٹنئ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجمہ
170	ثمرین	گل حمید جان	2020	شہادۃ العالمیہ	باجوڑ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجمہ
171	سدرہ	محمد سیراج	2020	شہادۃ العالمیہ	خوازہ خیلہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجمہ

172	اسماء	علی محمد	2020	شہادۃ العالمیہ	کبل سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
173	فریدہ	شمس الہادی	2020	شہادۃ العالمیہ	کبل سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
174	سعدیہ	رحمان گل	2020	شہادۃ العالمیہ	باغ ڈھیرئی مدرسہ للبنات	معلمہ
175	عنیزہ	نعمت علی	2020	شہادۃ العالمیہ	کبل سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
176	شیماء	محمد خان	2020	شہادۃ العالمیہ	کبل سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
177	کلثوم	عزیز الرحمن	2020	شہادۃ العالمیہ	خوازہ خیلہ مدرسہ للبنات سوات	معلمہ
178	نورا	فضل ہادی	2020	شہادۃ العالمیہ	شین سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
179	ساجدہ	نجیب اللہ	2020	شہادۃ العالمیہ	ٹاؤن شپ کانجو سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
180	طٰہٰ	محمد یوسف	2020	شہادۃ العالمیہ	جامعہ المحسنات للبنات تختہ بند سوات	معلمہ
181	عائشہ	عجب خان	2020	شہادۃ العالمیہ	لنڈیکس مینگورہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
182	زینب	طوطی خان	2020	شہادۃ العالمیہ	مکان باغ مینگورہ	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
183	نسیم	علی اکبر	2020	شہادۃ العالمیہ	مینگورہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
184	تسلیم	علی اکبر	2020	شہادۃ العالمیہ	مینگورہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
185	مدیحہ	فضل کریم	2020	شہادۃ العالمیہ	وتکے مینگورہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
186	مریم	شاہد	2020	شہادۃ العالمیہ	طاہر باغ	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
187	اسماء	احسان اللہ	2020	شہادۃ العالمیہ	جامعہ المحسنات للبنات تختہ بند سوات	تجوید معلمہ
188	سپنا	محمد عثمان	2020	شہادۃ العالمیہ	ملوک آباد مینگورہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ

([1])

جامعہ المحسنات للبنات سے اب تک 600 طالبات درس نظامی کی سند لے کر فاضل ہو چکی ہیں۔ یہ فاضلات ضلع سوات کے مختلف مدارس اور تعلیمی اداروں میں تدریسی خدمات انجام دینے میں مصروف ہیں۔ جو کہ مدرسہ ہٰذا کے لئے فخر کی بات ہے۔ ان میں سے بعض فاضلات اپنے ہی گھر میں بچیوں کو معمولی فیس کے عوض پڑھاتی ہیں، جو ایک طرف تعلیم کی خدمت تو دوسری طرف خود کفالت کا بھی ایک اہم ذریعہ ہے۔ بعض فاضلات جامعات میں بطور معلمات پڑھاتی ہیں، جس کے عوض

1- مدرسہ ہٰذا کے داخل خارج رجسٹرز سے فارغ التحصیل طالبات کی تعداد، سن فراغت، پتہ اور جامعہ کی مہتمہ سے تدریسی خدمات کے بارے میں معلومات حاصل کی گئیں۔

جامعات سے ماہانہ تنخواہ وصول کرتی ہیں۔ چند فاضلات سرکاری اداروں میں بطور اسلامیات اور عربی ٹیچر تدریس میں مصروف ہیں اور سرکار ان کو ماہانہ کی بنیاد پر تنخواہیں دیتا ہے۔ یوں تعلیمی خدمت کے ساتھ ساتھ ملکی معیشت و خود کفالت میں اس ادارے کا بہت بڑا حصہ اور کردار شمار ہوتا ہے۔

مبحث دوم

جامعہ عائشہ صدیقہ کی تعلیمی خدمات

جامعہ عائشہ صدیقہ للبنات سے 2006 سے لیکر اب تک 39 فاضلات فراغت حاصل کرچکی ہیں۔ان میں سے 7 فاضلات گھروں میں چھوٹے مدارس چلا رہی ہیں۔15 فاضلات دوسرے مدارس و جامعات میں بطور معلمات اپنی قابل تحسین دینی خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔ جبکہ 5 فاضلات سرکاری ونجی سکولوں میں بطور اسلامیات ٹیچر ٹی ٹی یا اے ٹی پوسٹ پر متعین ہو کر تدریسی خدمات میں مصروف ہیں۔ان 27 فاضلات کی تدریسی خدمات درج ذیل ہے:

نمبر شمار	فارغ التحصیل طلبہ کا نام	ولدیت	سال فراغت	شعبہ	موجودہ دینی خدمات / تدریسی خدمات	عہدہ / فرائض
1	صائمہ	عبدالرؤف	2012	شھادۃ العالمیہ	جامع عائشہ للبنات ڈاکخانہ روڈ سوات	معلمہ
2	بلقیس	حبیب اللہ	2012	شھادۃ العالمیہ	جامع عائشہ للبنات ڈاکخانہ روڈ سوات	معلمہ
3	فائزہ	ممتاز احمد	2013	شھادۃ العالمیہ	جامع عائشہ للبنات ڈاکخانہ روڈ سوات	معلمہ
4	عظمیٰ	فضل اللہ	2013	شھادۃ العالمیہ	جامع عائشہ للبنات ڈاکخانہ روڈ سوات	معلمہ
5	لائبہ	سلطان	2013	شھادۃ العالمیہ	جامع عائشہ للبنات ڈاکخانہ روڈ سوات	معلمہ
6	ملکیت	میاں صدبر	2014	شھادۃ العالمیہ	جامعہ المحسنات للبنات سوات	معلمہ
7	بی بی ذلیخہ	شاہ حسین	2014	شھادۃ العالمیہ	جامعہ فاطمہ الزہرہ للبنات سوات	معلمہ
8	فہمیدہ	زوجہ احسان	2015	شھادۃ العالمیہ	کالام سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
9	عائشہ بی بی	شاہ نظر	2015	شھادۃ العالمیہ	مینگورہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
10	رانی	روشن خان	2015	شھادۃ العالمیہ	جامعہ خدیجہ الکبریٰ للبنات رحیم آباد سوات	معلمہ
11	بی بی کلثوم	جاوید خان	2015	شھادۃ العالمیہ	جامعہ المحسنات للبنات تختہ بند سوات	معلمہ
12	بی بی صدیقہ	فضل غنی	2016	شھادۃ العالمیہ	فتح پور خوازہ خیلہ	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
13	ریحانہ	محمد اسماعیل	2016	شھادۃ العالمیہ	حراء پبلک سکول گالوچ کبل سوات	پرائیویٹ سکول اسلامیات ٹیچر

14	بی بی حلیمہ	اسلام الدین	2016	شہادۃ العالمیہ	سیدو شریف سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
15	ثناء بی بی	محمد آیاز	2017	شہادۃ العالمیہ	برائٹ پبلک سکول بحرین سوات	پرائیویٹ سکول اسلامیات ٹیچر
16	بی بی نائلہ	صالح جان	2017	شہادۃ العالمیہ	جامعہ عائشہ للبنات سمبٹ مٹہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
17	بی بی لیلیٰ	گل حسن	2017	شہادۃ العالمیہ	جامعہ عائشہ صدیقہ للبنات رحیم آباد سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
18	بی بی عظمیٰ	علی اکبر	2017	شہادۃ العالمیہ	اقراء پبلک سکول لالکو مٹہ سوات	پرائیویٹ سکول اسلامیات ٹیچر
19	ثناء	اعتبار محمد	2018	شہادۃ العالمیہ	محلہ زمردکان مینگورہ سوات	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ و ترجمہ
20	بی بی مریم	محمد شریف	2018	شہادۃ العالمیہ	جامعہ خدیجہ الکبریٰ للبنات فاضل بانڈہ سوات	معلمہ
21	الہام	محمد سلیمان	2019	شہادۃ العالمیہ	جامعہ ام القراء للبنات رحیم اباد سوات	معلمہ
22	وریشہ	محمد سلیمان	2019	شہادۃ العالمیہ	جامعہ ریاض الجنہ للبنات نویکلے مینگورہ سوات	معلمہ
23	حسنیٰ بی بی	رحیم شاہ	2019	شہادۃ العالمیہ	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول مینگورہ سوات	ٹی ٹی پوسٹ۔ اسلامیات ٹیچر
24	سعدیہ	اکبر زادہ	2020	شہادۃ العالمیہ	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول سیدو شریف سوات	اے ٹی ٹیچر۔ عربی ٹیچر
25	بی بی نبیلہ	محمد رحیم	2020	شہادۃ العالمیہ	جامعہ ام القریٰ للبنات رحیم اباد سوات	معلمہ
26	زینب	ہمایون	2020	شہادۃ العالمیہ، تخصص فی الفقہ، تجدید معلمات	جامعہ عائشہ صدیقہ للبنات داکخانہ روڈ سوات	معلمہ
27	شمائلہ	زیب عالم	2020	شہادۃ العالمیہ	جامعہ عائشہ صدیقہ للبنات داکخانہ روڈ سوات	معلمہ

([1])

تجزیہ

جامعہ عائشہ صدیقہ للبنات سے درس نظامی سے 27 فارغ التحصیل فاضلات ضلع سوات کے مختلف مدارس اور تعلیمی اداروں میں تدریسی خدمات انجام دینے میں مصروف ہیں۔ ان میں سے بعض فاضلات اپنے ہی گھر میں بچیوں کو معمولی فیس کے عوض پڑھاتی ہیں۔ بعض فاضلات جامعات میں بطور معلمات پڑھاتی ہیں، جس کے عوض جامعات سے ماہانہ تنخواہ وصول کرتی ہیں۔ چند فاضلات سرکاری اداروں میں بطور اسلامیات اور عربی ٹیچر تدریس میں مصروف ہیں، اور سرکار ان کو ماہانہ کی بنیاد پر تنخواہیں دیتا ہے۔ یوں تعلیمی خدمت کے ساتھ ساتھ ملکی معیشت وخود کفالت میں اس ادارے کا بہت بڑا حصہ اور کردار ہے۔

1- مدرسہ ہذا کے داخل خارج رجسٹرز سے فارغ التحصیل طلبات کی تعداد، سن فراغت، پتہ اور جامعہ کی مہتمہ سے تدریسی خدمات کے بارے میں معلومات حاصل کی گئیں۔

مبحث سوم

جامعہ عائشہ کی تعلیمی خدمات

جامعہ عائشہ للبنات سے 1995 سے لیکر اب تک کثیر تعداد میں فاضلات فارغ ہو چکی ہیں۔ جو خود کفیل ہو کر یا تو مدارس و جامعات میں بطور معلمات اپنی قابل تحسین تدریسی خدمات سر انجام دے رہی ہیں۔ اور یا پھر سرکاری سکولوں میں بطور ٹی یا اے ٹی پوسٹ اور ڈگری کالج کے لیول پر لیکچر ر پوسٹ پر متعین ہو کر تدریسی خدمات میں مصروف ہیں۔

نمبر شمار	فارغ التحصیل طلبہ کا نام	ولدیت	سال فراغت	شعبہ	موجودہ دینی خدمات / تدریسی خدمات	عہدہ / فرائض
1	نازیہ	محمد زادہ	2001	شہادۃ العالمیہ	شین سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ
2	روبینہ	فضل ھادی	2001	شہادۃ العالمیہ	سمبٹ چم سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ
3	بی بی سلمٰی	محمدی گل	2002	شہادۃ العالمیہ	دار مئی مٹہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ
4	طاھرہ	محمد انور	2002	شہادۃ العالمیہ	درشخیلہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ
5	ریحانہ	سلطنت خان	2002	شہادۃ العالمیہ	نیکسس پبلک سکول خوازہ خیلہ سوات	پرائیویٹ سکول ناظرہ ٹیچر
6	آسماء	بخت رحیم	2002	شہادۃ العالمیہ	چپریال سوات	گھریلو مدرسہ برائے ترجمہ و تفسیر القرآن
7	عائشہ	محمد الیاس	2002	شہادۃ العالمیہ	کوٹنئ خوازہ خیلہ سوات	گھریلو مدرسہ: ترجمہ و تفسیر القرآن
8	سلمٰی	محمد سید عاقل	2003	شہادۃ العالمیہ	کالام سوات	گھریلو مدرسہ: ترجمہ و تفسیر القرآن
9	صفیہ	عبد الولی	2003	شہادۃ العالمیہ	گیین جبہ سوات	گھریلو مدرسہ: ترجمہ و تفسیر القرآن
10	شکیلہ	محمد عالم	2003	شہادۃ العالمیہ	الفلاح پبلک سکول شالپین سوات	پرائیویٹ سکول ناظرہ ٹیچر
11	الماس	محمد صاحب	2003	شہادۃ العالمیہ	بحرین سوات	گھریلو مدرسہ: حفظ القرآن
12	فاطمہ	خان آباد	2003	شہادۃ العالمیہ	فتح پور خوازہ خیلہ	گھریلو مدرسہ: حفظ القرآن

13	مریم	عبدالجلیل	2003	شہادۃ العالمیہ	مٹہ سوات	گھریلو مدرسہ: حفظ القرآن
14	ریحانہ ناز	عبدالمطلب	2004	شہادۃ العالمیہ	مدین سوات	گھریلو مدرسہ: حفظ القرآن
15	آمنہ	عبدالخالق	2004	شہادۃ العالمیہ	باغ ڈھیرئی خوازہ خیلہ سوات	گھریلو مدرسہ: حفظ القرآن
16	فاطمہ بی بی	بخت سلطان	2004	شہادۃ العالمیہ	جامعہ عائشہ للبنات سمبٹ مٹہ سوات	معلمہ
17	سلمیٰ	فتح خان	2005	شہادۃ العالمیہ	گورنمنٹ مڈل سکول لالکو سوات	ٹی ٹی پوسٹ۔ اسلامیات ٹیچر
18	مریم	محمد نعیم	2005	شہادۃ العالمیہ	اقراء پبلک سکول مٹہ سوات	پرائیویٹ سکول اسلامیات ٹیچر
19	سیما	ذرین زادہ	2005	شہادۃ العالمیہ	شائن پبلک سکول سمبٹ سوات	پرائیویٹ سکول اسلامیات ٹیچر
20	روبینہ	محمد جان	2005	شہادۃ العالمیہ	جامعہ زینب للبنات درشخیلہ سوات	معلمہ
21	بی بی مریم	نیاز محمد خان	2005	شہادۃ العالمیہ	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول جوڑ بونیر سوات	ٹی ٹی پوسٹ۔ مڈل سکول اسلامیات ٹیچر
22	شبنم	محمد جان	2005	شہادۃ العالمیہ	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول داروڑہ اپر دیر سوات	پی ایس ٹی پوسٹ۔ پرائمری سکول اسلامیات ٹیچر
23	صائمہ	محمد امین	2006	شہادۃ العالمیہ	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول کوکارئی سوات	ٹی ٹی پوسٹ۔ ہائی سکول اسلامیات ٹیچر
24	نجمہ بی بی	باچا خان	2006	شہادۃ العالمیہ	شاہ ڈھیرئی کبل سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
25	سائرہ	شیر محمد	2007	شہادۃ العالمیہ	پورن شانگلہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
26	لیلیٰ	نادر شاہ	2007	شہادۃ العالمیہ	سمبٹ چم سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
27	سمیہ	نور نبی احمد	2007	شہادۃ العالمیہ	سمبٹ چم سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
28	حفصہ	عادل محمد خان	2007	شہادۃ العالمیہ	مٹہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
29	نسیم اختر	خیراتی	2007	شہادۃ العالمیہ	بیدرہ مٹہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
30	بشریٰ	رحمت علی	2008	شہادۃ العالمیہ	چپریال مٹہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
31	رحمتیہ	خائستہ خان	2008	شہادۃ العالمیہ	گورڑہ مٹہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ

32	ہدایت	کریم بخش	2008	شھادۃ العالمیہ	شگئی شاہ گرام مدین سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
33	لبنیٰ سراج	محمد سراج	2009	شھادۃ العالمیہ	شگئی شاہ گرام مدین سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
34	عظمیٰ بی بی	عبد اللطیف	2009	شھادۃ العالمیہ	دار مئی مٹہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
35	کلثوم	فرمان علی	2009	شھادۃ العالمیہ	خریڑئی مٹہ سوات	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ و ترجمہ
36	شبینہ جاوید	جاوید	2009	شھادۃ العالمیہ	پیر کلے مٹہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
37	سمیہ شریف	شریف احمد	2010	شھادۃ العالمیہ	بارہ بانڈئی سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
38	عزراء	نصیب زادہ	2010	شھادۃ العالمیہ	شیر پلم سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
39	حفصہ	عبد الرحمان	2010	شھادۃ العالمیہ	مدین سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
40	سویرا	فرمان علی	2010	شھادۃ العالمیہ	شکر درہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
41	سعدیہ	خان شیر	2010	شھادۃ العالمیہ	دار مئی مٹہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
42	سیماء بی بی	بخت علی خان	2011	شھادۃ العالمیہ	فتح پور خوازہ خیلہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
43	حمیراء	محمد اقبال	2011	شھادۃ العالمیہ	چھوٹا کالام سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
44	شیما	فضل سبحان	2011	شھادۃ العالمیہ	گورنمنٹ گرلز کمیونٹی سکول شکر درہ سوات	پی ایس ٹی پوسٹ۔ اسلامیات ٹیچر
45	ہماء	عبد الہادی	2012	شھادۃ العالمیہ	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول بیدرہ سوات	ٹی ٹی پوسٹ۔ اسلامیات ٹیچر
46	شفاعت	عبد السعید	2012	شھادۃ العالمیہ	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول کوزہ درشخیلہ سوات	اے ٹی پوسٹ۔ عربی ٹیچر
47	ذکیہ	محمد انور	2012	شھادۃ العالمیہ	برہ درشخیلہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
48	سارہ	شاہ ولی اللہ	2012	شھادۃ العالمیہ	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول اشاڑے سوات	پی ایس ٹی پوسٹ۔ اسلامیات ٹیچر
49	مسرت	محمد ایوب	2012	شھادۃ العالمیہ	خوازہ خیلہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
50	شاھین	میاں سید اقبال	2013	شھادۃ العالمیہ	برہ درشخیلہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
51	شمع بی بی	حسین علی	2013	شھادۃ العالمیہ	ڈمبرہ اشاڑے سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ

		خان				
52	مریم بی بی	حسین علی خان	2013	شھادۃ العالمیہ	مدین سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
53	کائنات بی بی	سردار محمد	2013	شھادۃ العالمیہ	سمبٹ چم سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
54	مروہ	ضیاء الرحمن	2013	شھادۃ العالمیہ	کالاکوٹ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
55	صفیہ	محمد ظاہر	2013	شھادۃ العالمیہ	دی لرننگ ویلج سکول ننگولئی سوات	پرائیویٹ سکول اسلامیات ٹیچر
56	اقراء	گوھر علی	2013	شھادۃ العالمیہ	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول گل شاہ مٹہ سوات	پی ایس ٹی پوسٹ۔ پرائمری سکول اسلامیات ٹیچر
57	کلثوم	عمر خائستہ	2014	شھادۃ العالمیہ	سخرہ مٹہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
58	کائنات	امداد علی	2014	شھادۃ العالمیہ	ڈاگی مٹہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
59	نصرت	بحر و بر	2014	شھادۃ العالمیہ	گیبن جبہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
60	فریحہ بی بی	بخت سلطان	2015	شھادۃ العالمیہ	لالکو سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
61	جنت بیگم	سلطان زادہ	2015	شھادۃ العالمیہ	بیاکن مٹہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
62	سلمٰی	داؤود	2015	شھادۃ العالمیہ	شانگلہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
63	فاطمہ	میاں مھمبر	2015	شھادۃ العالمیہ	مدین سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
64	فاطمہ	سعید امیرو شاہ	2016	شھادۃ العالمیہ	مدین سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
65	حفصہ	دوست محمد جان	2016	شھادۃ العالمیہ	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول سخرہ سوات	پی ایس ٹی پوسٹ۔ پرائمری سکول اسلامیات ٹیچر
66	یاسمین	دیدن گل	2017	شھادۃ العالمیہ	خوازہ خیلہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
67	فضل بی بی	بخت امین	2017	شھادۃ العالمیہ	اسلام پور سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
68	حفصہ خان	خکولے میاں	2017	شھادۃ العالمیہ	بازخیلہ مٹہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
69	روبی	اختر علی	2017	شھادۃ العالمیہ	گٹ کوٹہ ملاکنڈ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
70	بشریٰ	فضل خالق	2018	شھادۃ العالمیہ	جامعہ نمرہ للبنات قمبر سوات	معلمہ

72	نصیب جان	محمد جان	2018	شھادۃ العالمیہ	جامعہ ام کلثوم للبنات چکیسر سوات	معلمہ
73	سائرہ	رحمٰن شاہ	2019	شھادۃ العالمیہ	جامعہ مفتاح العلوم للبنات خریڑئی مٹہ سوات	معلمہ
74	صدف	رحمٰن شاہ	2019	شھادۃ العالمیہ	جامعہ مفتاح العلوم للبنات خریڑئی مٹہ سوات	معلمہ
75	ایمن	محمد زبیر	2019	شھادۃ العالمیہ	جامعہ صراط الجنۃ للبنات بونیر سوات	معلمہ
76	نادیہ ناز	نظام الدین	2020	شھادۃ العالمیہ	شکردرہ مٹہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
77	شبنم	فضل ربی	2020	شھادۃ العالمیہ	گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج ڈگر بونیر سوات	اسلامیات لیکچرر
78	روبینہ	عبد الشکور	2020	شھادۃ العالمیہ	بازخیلہ مٹہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
79	بشریٰ	شیر علی خان	2020	شھادۃ العالمیہ	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول مدین سوات	پی ایس ٹی پوسٹ۔ پرائمری سکول ٹیچر
80	عظمیٰ	محمد سلیم	2020	شھادۃ العالمیہ	جامعہ المحسنات للبنات مٹہ سوات	مہتمہ

([1])

تجزیہ

جامعہ عائشہ للبنات سے اب تک 96 فاضلات درس نظامی کی سند حاصل کر چکی ہیں، جو ضلع سوات میں موجود ذاتی مدارس، گھریلو مدارس، جامعات اور تعلیمی اداروں میں قابل قدر خدمات سر انجام دینے میں مصروف ہیں۔ یوں تعلیمی خدمت کے ساتھ ساتھ ملکی معیشت و خود کفالت میں اس ادارے کا بہت بڑا حصہ اور کردار شمار ہوتا ہے۔

1۔ مدرسہ کے داخل خارج رجسٹرز سے مدرسہ ہذا سے فارغ التحصیل طلبات کی تعداد، سن فراغت، پتہ اور جامعہ کی مہتمہ سے تدریسی خدمات کے بارے میں معلومات حاصل کی گئیں۔

مبحث چہارم

جامعہ فاطمۃ الزہرا کی تعلیمی خدمات

جامعہ فاطمۃ الزہرا للبنات سے 2000سے لیکر اب تک جو طالبات فراغت حاصل کر کے مدارس و جامعات میں بطور معلمات اور یا پھر سرکاری سکولوں میں بطور ٹی یا اے ٹی پوسٹ پر متعین ہو کر تدریسی خدمات میں مصروف ہیں۔ ان کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

نمبر شمار	فارغ التحصیل طلبہ کا نام	ولدیت	سال فراغت	شعبہ	موجودہ دینی خدمات / تدریسی خدمات	عہدہ / فرائض
1	عائشہ	زرغون	2006	شھادۃ العالمیہ	تیمرگرہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
2	صائمہ	بخت روان	2006	شھادۃ العالمیہ	تیمرگرہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
3	شمع	درویش	2007	شھادۃ العالمیہ	تانڑہ بٹ خیلہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
4	عائشہ	مشرف	2007	شھادۃ العالمیہ	مٹہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
5	زینب	عبد القادر	2007	شھادۃ العالمیہ	بشام سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
6	ھدایت	رحمٰن	2007	شھادۃ العالمیہ	دیر سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
7	سائرہ	تاج محمد	2007	شھادۃ العالمیہ	تیمرگرہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
8	لبنیٰ	الطاف	2008	شھادۃ العالمیہ	باجوڑ بونیر سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
9	عظمیٰ	سلطان روم	2008	شھادۃ العالمیہ	درشخیلہ مٹہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
10	لائبہ	امین اللہ	2008	شھادۃ العالمیہ	جامعہ الفلاح للبنات منجہ کبل سوات	معلمہ
11	نادیہ	امین اللہ	2008	شھادۃ العالمیہ	جامعہ الفلاح للبنات منجہ کبل سوات	معلمہ
12	حبیبہ زمان	محمد زمان	2008	شھادۃ العالمیہ	مدرسہ تعلیم القرآن للبنات بونیر سوات	معلمہ
13	انیلا	خیر الامین	2008	شھادۃ العالمیہ	رحیم آباد سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
14	عذرہ	سلطان روم	2009	شھادۃ العالمیہ	کبل سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
15	نادرہ	محمد ناصر	2009	شھادۃ العالمیہ	رحیم آباد سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ

16	نصیب جان	علی اکبر	2009	شھادۃ العالمیہ	چکیسر سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
17	نبیلہ	سید احمد خان	2009	شھادۃ العالمیہ	گورنمنٹ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول مٹہ	ٹی ٹی پوسٹ۔ اسلامیات ٹیچر
18	صدف	سید احمد خان	2010	شھادۃ العالمیہ	ابدالی پبلک سکول مٹہ سوات	پرائیویٹ سکول اسلامیات ٹیچر
19	سائرہ	محمد زاھد	2010	شھادۃ العالمیہ	پامیر پبلک سکول اینڈ کالج مٹہ سوات	پرائیویٹ سکول اسلامیات ٹیچر
20	عابدہ	زاھد خان	2010	شھادۃ العالمیہ	باجوڑ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
21	عابدہ	خیر الرحمن	2010	شھادۃ العالمیہ	غزالی پبلک سکول اینڈ کالج علئی بونیر	پرائیویٹ سکول اسلامیات ٹیچر
22	طاہرہ	عالم خان	2010	شھادۃ العالمیہ	لطیف آباد مینگورہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
23	منصورہ	صاحب شاہ	2010	شھادۃ العالمیہ	بونیر سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
24	سدرہ	فضل عظیم	2011	شھادۃ العالمیہ	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول شکردرہ سوات	اے ٹی پوسٹ۔ عربی ٹیچر
25	عذرہ	محمد اسماعیل	2011	شھادۃ العالمیہ	الابٹ مٹہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
26	عظمیٰ	محمد سلیم	2011	شھادۃ العالمیہ	مدرسہ انوار القرآن پشاور	معلمہ
27	سلمیٰ	داؤود	2011	شھادۃ العالمیہ	الپوری شانگلہ	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
28	آسیہ	مزاج	2011	شھادۃ العالمیہ	شانگلہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
29	لبنیٰ	شیر زادہ	2012	شھادۃ العالمیہ	رحیم آباد سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
30	سعدیہ	سیف الملوک	2012	شھادۃ العالمیہ	فتح پور سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
31	اسماء	ہاشم	2012	شھادۃ العالمیہ	کالام سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
32	رابعہ	میاں سید	2012	شھادۃ العالمیہ	پنجگرام سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
33	شیما	شاہ جی	2013	شھادۃ العالمیہ	رحیم آباد سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
34	شاہین	گل نمروز	2013	شھادۃ العالمیہ	گل باغ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
35	مرجان	عثمان غنی	2013	شھادۃ العالمیہ	مانیار سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ

36	ارم	محمد نواز	2013	شہادۃ العالمیہ	مٹہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
37	عظمیٰ	محمد نواز	2013	شہادۃ العالمیہ	مٹہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
38	سویرا	محمد اسماعیل	2013	شہادۃ العالمیہ	مٹہ شکردرہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
39	فاطمہ	میاں سید	2013	شہادۃ العالمیہ	تیندوڈاگ سوات	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ و ترجمہ
40	حبیبہ	داؤود	2014	شہادۃ العالمیہ	الپورئی شانگلہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
41	راحت	سلیمان	2014	شہادۃ العالمیہ	ملک آباد تختہ بند سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
42	حبیبہ	سلیم	2014	شہادۃ العالمیہ	اسلام پور سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
43	فرحت	عقلمند	2014	شہادۃ العالمیہ	قمبر سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
44	یسریٰ	محمد سعید	2015	شہادۃ العالمیہ	حراء سکول اینڈ کالج رحیم آباد سوات	پرائیویٹ سکول اسلامیات ٹیچر
45	تسلیم	گلاب شاہ	2015	شہادۃ العالمیہ	شگئی سیدو شریف سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
46	مریم	محمد امین	2015	شہادۃ العالمیہ	رحیم اباد سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
47	آسماء	عمر گل	2015	شہادۃ العالمیہ	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول رحیم آباد سوات	پی ایس ٹی پوسٹ۔ اسلامیات ٹیچر
48	جویریہ	زین العابدین	2015	شہادۃ العالمیہ	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول رحیم آباد سوات	پی ایس ٹی پوسٹ۔ اسلامیات ٹیچر
49	سمیہ	محمد سید	2015	شہادۃ العالمیہ	تیندوڈاگ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
50	جویریہ	اجمل خان	2015	شہادۃ العالمیہ	چکیسر سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
51	انیلا	عزیز اللہ خان	2016	شہادۃ العالمیہ	شانگلہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
52	بشریٰ	محمد اسلم	2016	شہادۃ العالمیہ	مٹہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
53	سیماء	سراج الدین	2016	شہادۃ العالمیہ	رحیم آباد سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
54	شبانہ	اقبال حسین	2016	شہادۃ العالمیہ	قمبر سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ
55	آسماء	حیدر	2016	شہادۃ العالمیہ	رحیم آباد سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ و ترجمہ

56	سونی	رحمانی گل	2016	شھادۃ العالمیہ	بائی پاس قمبر سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجمہ
57	آسماء	اکرام الحق	2017	شھادۃ العالمیہ	بلوگرام سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجمہ
58	زینب	عزیزالحق	2017	شھادۃ العالمیہ	بلوگرام سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجمہ
59	فوزیہ	شہزادہ	2017	شھادۃ العالمیہ	چپریال مٹہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجمہ
60	فاطمہ	گل زادہ	2017	شھادۃ العالمیہ	چپریال مٹہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجمہ
61	مروہ	فضل غفار	2017	شھادۃ العالمیہ	چپریال مٹہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجمہ
62	الماس	بخت زادہ	2017	شھادۃ العالمیہ	چپریال مٹہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجمہ
63	حبیبہ	شاکراللہ	2017	شھادۃ العالمیہ	چپریال مٹہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجمہ
64	حبیبہ	سید اکبر شاہ	2017	شھادۃ العالمیہ	بونیر سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجمہ
65	امیمہ	عطااللہ شاہ	2017	شھادۃ العالمیہ	ٹاؤن شپ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجمہ
66	مسکان	محمد سلیم	2017	شھادۃ العالمیہ	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول چکیسر سوات	پی ایس ٹی پوسٹ۔ اسلامیات ٹیچر
67	غفرانیہ خان	محمد سلیم	2018	شھادۃ العالمیہ	شانگلہ سوات	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ و ترجمہ
68	عروج	فضل غفار	2018	شھادۃ العالمیہ	رحیم اباد سوات	گھریلو مدرسہ برائے ناظرہ و ترجمہ
69	عروسہ	رحیم خان	2018	شھادۃ العالمیہ	رحیم اباد سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجمہ
70	سکینہ	بخت زمین	2018	شھادۃ العالمیہ	رحیم اباد سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجمہ
72	ثناء	اکبر شیر	2018	شھادۃ العالمیہ	رحیم اباد سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجمہ
73	سپوگمئی	بخت کرم	2018	شھادۃ العالمیہ	گورنمنٹ پرائمری سکول اوڈیگرام سوات	پی ایس ٹی پوسٹ۔ اسلامیات ٹیچر
74	ناظمہ	فضل اکبر	2018	شھادۃ العالمیہ	شانگواٹی مٹہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجمہ
75	آسیہ	امین شاہ	2018	شھادۃ العالمیہ	کالام سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجمہ
76	صفوان	عبدالحق	2018	شھادۃ العالمیہ	امانکوٹ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجمہ
77	سپنا	رحیم شاہ	2018	شھادۃ العالمیہ	قمبر	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجمہ

78	خوشنما	امیر خواس خان	2019	شہادۃ العالمیہ	ابدالی پبلک سکول بونیر سوات	پرائیویٹ سکول اسلامیات ٹیچر
79	لائبہ	یوسف خان	2019	شہادۃ العالمیہ	چپریال مٹہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجمہ
80	آمنہ	اکبر خان	2019	شہادۃ العالمیہ	مٹہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجمہ
81	جمیلہ	ذڑہ ور خان	2019	شہادۃ العالمیہ	رحیم آباد سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجمہ
82	فائقہ	حفیظ اللہ	2019	شہادۃ العالمیہ	قمبر سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجمہ
83	جویریہ	حفیظ اللہ	2019	شہادۃ العالمیہ	قمبر سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجم
84	سعدیہ	حفیظ اللہ	2019	شہادۃ العالمیہ	قمبر سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجمہ
85	منیرا	سرزمین خان	2019	شہادۃ العالمیہ	بلوگرام سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجمہ
86	شیماء	سردار نعیم	2019	شہادۃ العالمیہ	مانیار سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجمہ
87	طیبہ	فضل سبحان	2019	شہادۃ العالمیہ	دیولئ کبل سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجمہ
88	حدیقہ	فضل سبحان	2019	شہادۃ العالمیہ	دیولئ کبل سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجمہ
89	یسریٰ	عبدالستار	2020	شہادۃ العالمیہ	کالام سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجمہ
90	ذکریٰ	عبدالستار	2020	شہادۃ العالمیہ	کالام سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجمہ
91	ریشماء	محمد زبیر	2020	شہادۃ العالمیہ	کالام سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجمہ
92	رابعہ	محمد زبیر	2020	شہادۃ العالمیہ	کالام سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجمہ
93	سیماء	محمد زبیر	2020	شہادۃ العالمیہ	کالام سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجمہ
94	سائرہ	محمد زبیر	2020	شہادۃ العالمیہ	کالام سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجمہ
95	طیبہ	شمشیر خان	2020	شہادۃ العالمیہ	کالام سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجمہ
96	شبنم	عقل سبحان	2020	شہادۃ العالمیہ	خوازہ خیلہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجمہ
97	شبینہ	عقل سبحان	2020	شہادۃ العالمیہ	خوازہ خیلہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجمہ
98	عائشہ	علی شاہ	2020	شہادۃ العالمیہ	خوازہ خیلہ سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجمہ
99	فریحہ	فرمان علی	2020	شہادۃ العالمیہ	سیدو شریف سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجمہ
100	گلناز	شکیل	2020	شہادۃ العالمیہ	رحیم آباد سوات	گھریلو مدرسہ: ناظرہ وترجمہ

([1])

تجزیہ

جامعہ فاطمۃ الزہرا اللبنات سے 100 فاضلات بعد از فراغت ضلع سوات کے مختلف مدارس اور تعلیمی اداروں میں تدریسی خدمات انجام دے رہی ہیں۔ یہ فاضلات گھریلو مدارس، ذاتی مدارس، جامعات اور سرکاری وپرائیویٹ تعلیمی اداروں میں بچیوں کو معمولی فیس کے عوض پڑھاتی ہیں، جو کہ معاشی خود کفالت کا ایک اہم ذریعہ ہے۔

1۔ مدرسہ کے داخل خارج رجسٹرز سے مدرسہ ہذا سے فارغ التحصیل طلبات کی تعداد، سن فراغت، پتہ اور جامعہ کی مہتممہ سے تدریسی خدمات کے بارے میں معلومات حاصل کی گئیں۔

فصل دوم

منتخب مدارس بنات کی تعلیمی، تربیتی اور انتظامی مشکلات کا جائزہ

مبحث اول: جامعہ المحسنات کو درپیش مشکلات

مبحث دوم: جامعہ عائشہ صدیقہ کو درپیش مشکلات

مبحث سوم: جامعہ عائشہ کو درپیش مشکلات

مبحث چہارم: جامعہ فاطمۃ الزہرا کو درپیش مشکلات

مبحث اول

جامعہ المحسنات کو درپیش مشکلات

مالی مسائل

جامعہ المحسنات للبنات ایک غیر سرکاری ادارہ ہے جو طالبات کے ماہانہ فیس سے چلتا ہے۔اس کے آمدن کا نہ تو کوئی ذریعہ ہے اور نہ ہی حکومت کی طرف سے کوئی مالی امداد کی جاتی ہے۔طالبات کی قلیل فیس میں تمام تر انتظامی امور جیسا کہ جامعہ کا لنگر خانہ، بجلی، پانی اور گیس کا بل، علاج اور میڈیسن کا خرچہ، اساتذہ کی تنخواہیں، عمارت کا کرایہ، امتحانات اور ڈاک کا خرچہ وغیرہ اسی قلیل رقم میں سنبھالنا پڑتا ہے۔یوں جامعہ مالی مشکلات کا شکار رہتا ہے۔ تاہم توکل علی اللہ کی برکات ہیں کہ یہ تعلیمی اور تربیتی سلسلے چل رہے ہیں۔

رہائش کے مسائل

اقامتی طالبات کو رہائش اور تمام تر سہولیات میسر کروانا بھی جامعہ کے لئے ایک چیلنج ہے۔متعدد طالبات کے لئے کھانے پینے، علاج معالجہ، بجلی، گیس اور پانی کی فراہمی، سونے کے لئے بستر، کمبل اور بیڈ کی فراہمی، پینے کا صاف پانی اور وضوخانے کی فراہمی میں وسائل کی کمی کی وجہ سے جامعہ کو مشکلات کا سامنا ہے۔ تاہم اس عظیم کام کو ان مشکلات کی وجہ سے ترک نہیں کیا جاسکتا۔بلکہ بفضل تعالی یہ کام بساط کے مطابق جاری رہے گا۔

تدریسی عملے کے مسائل

جامعات بنات میں سب سے اہم کردار معلمات کا ہوتا ہے۔اگر معلمات کو ایسا ماحول فراہم نہ کیا جائے جس میں وہ بہتر طریقے سے اپنی تدریسی خدمات سرانجام دے سکیں اور مسائل کی وجہ سے ذہنی دباؤ کا شکار رہیں تو جامعہ کا نظام تعلیم گرتا چلا جاتا ہے۔جامعہ المحسنات للبنات میں موجود معلمات کو درپیش مسائل میں سے سب سے سنگین مسئلہ کم تنخواہوں کا ہے، جس کی وجہ سے معلمات مالی مشکلات کا شکار رہتی ہیں۔ اس کے علاوہ گھر سے دوری، موسمی حالات اور بنیادی ضروریات کی نہ مناسب فراہمی معلمات کی تعلیمی استعداد کو متاثر کر رہی ہیں۔

ہاسٹل میں رہائش کے مسائل

ابتداء میں جامعہ کے دار الاقامہ میں موجود اقامتی طالبات کی تعداد کم تھی۔ لیکن رفتہ رفتہ اس میں کثیر تعداد میں دور دراز علاقوں کی طالبات رہائش پذیر ہونے لگیں۔ اب ان طالبات کو تمام سہولیات جیسا کہ بجلی، گیس، پانی، خوراک، سونے کے لئے بستر و کمبل، فرنیچر، فریج، گیزر اور برتن وغیرہ کا انتظام کرنے میں جامعہ کو مشکلات کا سامنا ہے۔ اس کے علاوہ دارالاقامہ میں رہنے کے لئے جگہ اور وضوخانوں کی کمی بھی ایک بنیادی مسئلہ ہے۔ انہی وجوہات کی بناء پر جامعہ محدود تعلیمی خدمات پر مجبور ہے، تاہم اگر مستقبل میں ان درپیش مسائل پر غور کیا جائے تو بہتر نتائج سامنے آسکتے ہیں۔

جامعہ کو درپیش تربیتی مشکلات

تربیتی مسائل جاننے سے پہلے لفظ "تربیت" کو سمجھنا ضروری ہے۔

تربیت انسانوں کی باہمی تعلق کی نشونما کو کہا جاتا ہے۔ طالبات کی صلاحیتوں میں تبدیلی لانے کے لئے تعلیم کے ساتھ تربیت بھی بہت ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نبی مہرباں ؐ کی بنیادی ذمہ داریوں میں سے ایک تربیت بھی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ"([1])

ترجمہ:" اے ہمارے رب ان میں، انہی میں سے رسول بھیج جو ان کے پاس تیری آیتیں پڑھے، انھیں کتاب و حکمت سکھائے، اور انھیں پاک کرے یقینا تو غلبے والا اور حکمت والا ہے۔"

تربیت ایک اچھا انسان بننے کا وسیلہ اور تعلیم و تعلم کے سارے عمل کا مقصد ہے۔ اس کے دائرے میں نہ صرف ظاہری بلکہ باطنی اعمال کی اصلاح بھی آتی ہے۔ اگر انسان کی فکر و نظر اور خواہشات کا دائرہ کار متعین نہ کیا جائے اور صرف انسانی اعضاء سے صادر ہونے والے اعمال کی اصلاح کی جائے تو اس کو اسلامی نقطہ نظر سے تربیت نہیں کہہ سکتے۔ تربیت میں ظاہری و باطنی دونوں قسم کے اعمال صحیح خطوط پر استوار کرنا شامل ہے۔

ایک اسلامی معاشرے میں تربیت کی اصلاح سے مراد ایک ایسا انسان بننا ہے جس کی زندگی کا محور رب کی عبادت اور احکامات کی بجا آوری اور رسول خدا ﷺ کی اطاعت ہو تاکہ اس کے نتیجے میں اللہ کی خوشنودی حاصل ہو۔ تربیت کے مقاصد

1-البقرہ:129

میں فضائل اخلاق پر عمل کرنا، رذائل اخلاق سے بچنا، انسانیت کے لئے نفع بخش بننا، جسمانی و ذہنی دونوں لحاظ سے صحت مند ہونا اور نیکی و اصلاح کے جذبے کی آبیاری اس میں شامل ہے۔

جامعہ ہذٰا میں طالبات کو تربیتی تعلیم دینے کا کام اگرچہ جاری رہتا ہے، تاہم وسائل کی کمی کے باعث بہترین انتظام موجود نہیں ہے۔ اس لیے طالبات تربیت کی باقاعدہ اصلاح سے محروم ہیں۔

جامعہ کی تعلیمی مشکلات

ذریعہ تعلیم کا مسئلہ

جامعۃ المحسنات للبنات کا ایک سنگین مسئلہ ذریعہ تعلیم بھی ہے۔ بچیوں کو تعلیم عربی زبان میں دی جاتی ہے۔ چونکہ ابتداء میں بچیوں کو عربی زبان سمجھنا نہایت ہی مشکل ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے طالبات میں زبان دانی کا پہلو بہت ہی کمزور ہوتا ہے۔ اور اظہار و بیان کے موقع پر طالبات کی پوزیشن کمزور پائی جاتی ہے۔ کیونکہ ہمارے ہاں وسائل کی کمی کے باعث براہ راست عربی معلمات رکھنا اور ان کے اخراجات اٹھانا ایک بنیادی اور بڑا مسئلہ ہے۔ ([1])

کتب کے بجائے فن پر توجہ

اساتذہ ادب، عربی، حدیث، فقہ اور کلام کی کتابوں کو متن کے ذریعے پڑھاتے ہوئے اپنی تمام تر توجہ کتاب کے چند صفحات حل کرنے میں صرف کرتے ہیں۔ جبکہ قرآن کریم کی تعلیمات اس حق سے محروم رہتی ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ قرآنی علوم بحیثیت مجموعی معاشرے میں تطبیقی مراحل سے دور رہتے ہیں۔ اس امر کی اشد ضرورت محسوس کی جاتی ہے کہ قرآنی ہدایات کو عملی جامعہ پہنایا جائے۔

1- مفتی شکیل احمد المظہری، انٹرویو

مبحث دوم

جامعہ عائشہ صدیقہ کو درپیش مشکلات

ضلع سوات میں موجود جامعہ عائشہ صدیقہ للبنات کو تعلیمی، تربیتی اور انتظامی کئی طرح کے مشکلات کا سامنا ہے۔ ان مسائل کی بنیادی وجوہات وسائل کی کمی، تربیت یافتہ عملہ کی کمی، اساتذہ کی کمی، اور تعلیمی نصاب کے لئے بہتر منصوبہ بندی کا نہ ہونا اس میں شامل ہے۔

میڈیا کے ذریعے تدریسی خدمات کی کمی

تعلیم اور ذرائع ابلاغ کا رشتہ بہت قدیم ہے۔ میڈیا وسیع تر اور مؤثر ترین ذریعہ ابلاغ ہونے کے ناطے آج کے معاشرے کا اہم جزو بن گیا ہے جس کا اثر محسوس اور غیر محسوس طریقوں سے انسانی زندگی کو متاثر کر رہا ہے۔ عائلی زندگی ہو یا کاروباری، سیاسی نظام ہو یا اقتصادی، تعلیم ہو یا تجارت، صنعت ہو یا زراعت، صحت ہو یا اخلاق، انتظامی امور ہوں یا امن عامہ، ملک کے داخلی معاملات ہوں یا بین الاقوامی تعلقات، معاشرتی مسائل ہوں یا تہذیبی ادارے، لسانی تعبیرات ہوں یا ادبی تنازعے، سائنسی تحقیقات ہوں یا علمی نظریات، زندگی کا کوئی شعبہ، کوئی گوشہ اور کوئی پہلو میڈیا کے دائرہ کار سے باہر نہیں۔ میڈیا انفرادی اور اجتماعی زندگی کے ہر شعبے کا ترجمان ہے۔ تعلیم و تبلیغ کے دوسرے ذرائع میں اتنی وسعت نہیں ہے، جتنی وسعت میڈیا کی ہمہ گیری نے اس کو دے دی ہے۔ اعلیٰ تعلیم اور میڈیا کا تعلق بھی بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ خواہ وہ دنیاوی تعلیم ہو یا دینی۔ تعلیم و تدریس میں میڈیا کی اہمیت جاننے کے باوجود بھی مدرسہ ہٰذا وسائل کی کمی کی وجہ سے میڈیا کے ذریعے تعلیمی خدمات فراہم کرنے سے قاصر ہے۔

جسمانی نشو نما پر عدم توجہ

طالبات کی تعلیم کے ساتھ ساتھ ذہنی نشو نما کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ جامعہ ایسا ہونا چاہئے جہاں طالبات کی ذہنی آبیاری ہو، کھیلوں کا سامان اور میدان ہو، تقریری مقابلے ہوں، پینٹنگ کے مقابلے ہوں، غرضیکہ بچوں کی دلچسپی کے ہر قسم کے پروگرامز شامل ہونے چاہئیں۔ یوں تو تعلیمی اداروں میں تقریباً سارا سال بچوں کے لئے نصابی و غیر نصابی گرمیوں کا سلسلہ جاری رہتا ہے لیکن طالبات کی ذہنی و اخلاقی تربیت کے ساتھ ساتھ ان کی ذہنی آبیاری اور معلومات میں اضافے کے لئے بھی کوئی بہتر انتظام ہونا چاہئے۔ اس مقصد کے لئے مثبت ہم نصابی سرگرمیاں جیسا مطالعاتی دوروں اور شریعت کے مطابق سیر و تفریح کا اہتمام کرنا چاہئے۔ لیکن جامعہ ہٰذا مالی مسائل کی وجہ سے اس قسم کی سرگرمیوں کا اہتمام کرنے سے قاصر ہے۔

مالی وسائل کی کمی

جامعہ عائشہ کی آمدنی کا واحد ذریعہ طالبات کی ماہانہ فیس ہے۔ گویا جامعہ طالبات کی ماہانہ فیس سے چلتا ہے۔ قلیل فیس کی وجہ سے جامعہ کے مصارف یعنی معلمات اور باقی عملہ کی تنخواہیں، عمارت کی اصلاح، جامعہ کی اہم درسی ضروریات اور دارالاقامہ کی طالبات کو بنیادی ضروریات جیسا کہ گیس، بجلی، پانی، پنکھے، طعام، علاج معالجہ وغیرہ کی فراہمی وغیرہ کے لئے جامعہ کو ہمیشہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ ایک پسماندہ اور غریب علاقہ ہے، زیادہ مالی بوجھ ان پر ڈالنے کا مطلب یہ ہے کہ ان کو تعلیمی سرگرمیوں سے دور رکھا جائے، جو اس لحاظ سے قابل قبول نہیں۔

ذرائع امدورفت کی کمی

آمدورفت کا معقول انتظام نہ ہونے کی وجہ سے جامعہ عائشہ صدیقہ کی معلمات و طالبات دونوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ پبلک ٹرانسپورٹ لینے سے نامحرم مردوں کے ساتھ اختلاط کا مسئلہ پیدا ہو جاتا ہے۔ یوں شریعت میں پردے کے جو احکامات موجود ہیں ان پر عمل پیرا ہونا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس وجہ سے بعض اوقات تعلیمی انقطاع کا مسئلہ پیدا ہوتا ہے، اور شرح خواندگی میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔

رہائش سے متعلق مشکلات

دارالاقامہ میں دن بدن طالبات کی تعداد میں معقول اضافہ ہو رہا ہے۔ اب ان طالبات کو تمام سہولیات جیسا کہ بجلی، گیس، پانی، خوراک، سونے کے لئے بستر و کمبل، فرنیچر، فریج، گیزر اور برتن وغیرہ کا انتظام کرنے میں جامعہ کو مشکلات کا سامنا ہے۔ اس کے علاوہ دارالاقامہ میں رہنے کے لئے جگہ اور وضوخانوں کی کمی بھی ایک بنیادی مسئلہ ہے۔ انہی وجوہات کی بناء پر جامعہ محدود تعلیمی خدمات پر مجبور ہے، تاہم مستقبل بہتری کے توقع کی جاسکتی ہے۔ ([1])

جامعہ کے تربیت میں حائل مشکلات

جامعہ ہذا میں اساتذہ کرام کی تمام تر توجہ محض معلومات کی منتقلی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جامعہ کی طالبات عبادت کے لحاظ سے تو کامل ہیں اور ہر وقت قال اللہ و قال الرسول کے ورد میں مگن رہتی ہیں لیکن ان کی فکر و نظر اور ظاہری و باطنی اعمال کی اصلاح

1-مفتی عبد المالک حقانی، انٹرویو

کے لئے کسی قسم کی منظم منصوبہ بندی نہیں ہوتی۔ جس سے ہمہ جہت ایک بہترین فرد معاشرے کی تیاری میں مشکلات حائل رہتی ہیں۔

نظم وضبط کا مسئلہ

جامعہ ہذا میں نظافت کا ذوق پیدا کرنے کے تکمیل کے لئے کوئی منظم منصوبہ بندی نہیں ہو سکتی۔ طالبات واساتذہ دونوں میں اپنی ضروری چیزوں کے رکھنے اور استعمال کرنے کا خصوصی نظم پیدا کرنا جامعہ کے اجتماعی ماحول کا ایک اہم حصہ ہونا چاہیے۔ جو وسائل کی کمی کی وجہ سے ہمیشہ ناقص رہتا ہے۔

معاشرت سکھانے میں عدم دلچسپی

طالبات کو صرف کتب کی تعلیمات تک محدود رکھا جاتا ہے۔ انھیں معاشرے میں رہنے کے طور طریقے سکھانے کے لئے کوئی معقول انتظام موجود نہیں ہو سکتا ہے۔ جس کے لیے خاطر خواہ انتظام کی ضرورت ہوتی ہے، جو موجود وسائل میں ہمارے لیے ممکن نہیں۔

کیریئر پلاننگ کی کمی

طالبات مدارس فراغت کے بعد کیا کریں؟ ایک سوال ہے، جو ان مدارس سے وابستہ ہر فرد کے لیے توجہ کا باعث رہتا ہے۔ سوچنے کے انداز مختلف ہوسکتے ہیں، زاویۂ فکر ونگاہ جدا جدا ہوسکتے ہیں، لیکن سوچنے کا باعث ایک ہوتا ہے اور وہ یہی سوال کہ طالبات مدارس فراغت کے بعد کیا کریں؟ طالبہ خواہ مدارس سے فراغت حاصل کر رہی ہو، یا عصری درس گاہوں سے، فراغت کے بعد کا مرحلہ ہر کسی کے لیے الجھنوں اور پریشانیوں کا مرحلہ ہوا کرتا ہے، ہر ایک کے ذہن ودماغ پر یہ فکر حاوی رہتی ہے کہ ’’جاب مل جائے گی اچھی سی تو آئے گا قرار‘‘۔ اس کے لئے بہتر کیریئر پلاننگ کی ضرورت ہوتی ہے لیکن، کیریئر پلاننگ کمی کی وجہ دے جامعہ سے بعد از فراغت طالبات کو محدود مواقع اور امکانات کی وجہ سے یہ طے کرنا مشکل ہوجاتا ہے کہ اسے آگے کس فیلڈ میں خدمات سرانجام دینی ہیں۔ جو کہ جامعہ ہٰذا کا ایک سنگین مسئلہ ہے۔

اختصاص کے شعبے کی عدم موجودگی

جامعہ ہذا میں طالبات کو ان کے شوق اور پسند کے مطابق تحقیق کے مواقع فراہم کرنے کا شعبہ موجود نہیں ہے۔یعنی اختصاص اس جامعہ کا ایک سنگین تعلیمی مسئلہ ہے۔ اور یوں اعلیٰ تعلیم میں حائل مشکلات ہمیشہ دامن گیر رہتی ہیں۔
تاہم ان محدود وسائل کے اندر جامعہ اپنے بساط کے مطابق علم اور تعلیم و تربیت کے میدان میں اپنا معتد بہ حصہ ڈال رہا ہے۔

مبحث سوم

مدرسہ عائشہ کو درپیش مشکلات

ذریعہ تعلیم کا مسئلہ

مدرسہ عائشہ للبنات کا ایک سنگین مسئلہ ذریعہ تعلیم بھی ہے۔ بچیوں کو تعلیم عربی زبان میں دی جاتی ہے۔ چونکہ ابتداء میں بچیوں کو عربی زبان سمجھنا نہایت ہی مشکل ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے طالبات میں زبان دانی کا پہلو بہت ہی کمزور ہوتا ہے۔ اور اظہار و بیان کے موقعے پر طالبات کی پوزیشن کمزور پائی جاتی ہے۔([1])

جامعہ کو درپیش تربیتی مشکلات

تربیتی مسائل جاننے سے پہلے لفظ "تربیت" کو سمجھنا ضروری ہے۔

تربیت فرد اور انسانوں کی باہمی تعلق کی نشو نما کو کہا جاتا ہے۔ طالبات کی صلاحیتوں میں تبدیلی لانے کے لئے تعلیم کے ساتھ تربیت بھی بہت ضروری ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"ربنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ"([2])

"اے ہمارے رب ان میں، انہی میں سے رسول بھیج جو ان کے پاس تیری آیتیں پڑھے، انھیں کتاب و حکمت سکھائے، اور انھیں پاک کرے یقیناً تو غلبے والا اور حکمت والا ہے۔"

تربیت ایک اچھا انسان بننے کا وسیلہ اور تعلیم و تعلم کے سارے عمل کا مقصد ہے۔ اس کے دائرے میں نہ صرف ظاہری بلکہ باطنی اعمال کی اصلاح بھی آتی ہے۔ اگر انسان کی فکر و نظر اور خواہشات کا دائرہ کار متعین نہ کیا جائے اور صرف انسانی اعضاء سے صادر ہونے والے اعمال کی اصلاح کی جائے تو اس کو اسلامی نقطہ نظر سے تربیت نہیں کہہ سکتے۔ تربیت میں ظاہری و باطنی دونوں قسم کے اعمال صحیح خطوط پر استوار کرنا شامل ہے۔

1- مفتی نور النبی، انٹرویو

2- البقرہ: 129

ایک اسلامی معاشرے میں تربیت کی اصلاح سے مراد ایک ایسا انسان بنانا ہے جس کی زندگی کا محور رب کی عبادت اور احکامات کی بجا آوری اور رسول خداؐ کی اطاعت ہو تا کہ اس کے نتیجے میں اللہ کی خوشنودی حاصل ہو۔ تربیت کے مقاصد میں فضائل اخلاق پر عمل کرنا، رذائل اخلاق سے بچنا، انسانیت کے لئے نفع بخش بننا، جسمانی و ذہنی دونوں لحاظ سے صحت مند ہونا اور نیکی و اصلاح کے جذبے کی آبیاری اس میں شامل ہے۔ جامعہ ہذا میں طالبات کو تربیتی تعلیم دینے کا کام اگرچہ جاری رہتا ہے، تاہم وسائل کی کمی کے باعث بہترین انتظام موجود نہیں ہے۔ اس لیے طالبات تربیت کی باقاعدہ اصلاح سے محروم ہیں۔

تدریسی عملے کے مسائل

مدرسہ / جامعہ بنات میں سب سے اہم کردار معلمات کا ہوتا ہے۔ اگر معلمات کو ایسا ماحول فراہم نہ کیا جائے جس میں وہ بہتر طریقے سے اپنی تدریسی خدمات سرانجام دے سکیں اور مسائل کی وجہ سے ذہنی دباؤ کا شکار رہیں تو جامعہ کا نظام تعلیم گرتا چلا جاتا ہے۔ مدرسہ عائشہ للبنات میں موجود معلمات کو درپیش مسائل میں سے سب سے سنگین مسئلہ کم تنخواہوں کا ہے جس کی وجہ سے معلمات مالی مشکلات کا شکار رہتی ہیں۔ اس کے علاوہ گھر سے دوری، موسمی حالات اور بنیادی ضروریات کی نہ مناسب فراہمی معلمات کی تعلیمی استعداد کو متاثر کر رہی ہیں۔([1])

مالی مسائل

مدرسہ عائشہ للبنات ایک غیر سرکاری ادارہ ہے جو طالبات کے ماہانہ فیس سے چلتا ہے۔ اس کے آمدن کا نہ تو کوئی ذریعہ ہے اور نہ ہی حکومت کی طرف سے کوئی مالی امداد کی جاتی ہے۔ طلبات کی قلیل فیس میں تمام تر انتظامی امور جیسا کہ جامعہ کا لنگر خانہ، بجلی، پانی اور گیس کا بل، علاج اور میڈیسن کا خرچہ، اساتذہ کی تنخواہیں، عمارت کا کرایہ، امتحانات اور ڈاگ کا خرچہ وغیرہ اسی قلیل رقم میں سنبھالنا پڑتا ہے۔ یوں جامعہ مالی مشکلات کا شکار رہتا ہے۔

جدید ٹیکنالوجی کی کمی

آج کے ترقی یافتہ دور میں میڈیا کی اہمیت مسلم ہے۔ مختلف قسم کے ذرائع ابلاغ نے ٹیکنالوجی کے سہارے اس وسیع و عریض کرہ ارض کو ایک گلوبل ویلج میں بدل کے رکھ دیا ہے۔ میڈیا نے انسان کو ہر ہر لمحے باخبر رکھنے میں اہم ترین کردار ادا کیا ہے۔ اس اہمیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے مدارس دینیہ میں بھی جدید ٹیکنالوجی کا استعمال شامل کرنے کی ضرورت ہے۔

1- مفتی نور النبی، انٹرویو

کیونکہ یہی وہ طبقہ ہے، کہ جس نے صرف اور صرف رضائے الٰہی کی خاطر خود کو دین کی خدمت کے لئے وقف کر رکھا ہے۔ دین حنیف کی اشاعت اور معاشرے میں اسلامی روایات کے فروغ کے لئے ہی صرف پاکستان میں ہی لاکھوں بچے دینی مدارس کا رخ کرتے ہیں۔ دینی مدارس کا رخ کرنیوالوں کا مقصد اللہ تعالی کی خوشنودی کی خاطر اپنی صلاحیتوں کو وقف کرنا ہوتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ایسے مخلص اور بے لوث طبقے کو ابلاغیات کے جدید اصول وضوابط سے آگاہی حاصل ہو کہ جن کو استعمال کرکے دعوت دین کے کام کو مزید موثر بنایا جاسکے۔ ابلاغ کا علم دعوت دین کے لئے انتہائی مفید ثابت ہو سکتا ہے، اور دینی مدارس سے فارغ التحصیل ہونیوالے طلبہ میڈیا کے بارے میں جان پہچان ہونے کی وجہ سے معاشرے میں بہتر کردار ادا کرسکتے ہیں۔ افسوس کہ جامعہ ہٰذا طالبات کو یہ سہولت فراہم کرنے سے قاصر ہے۔

ہاسٹل میں رہائش کے مسائل

ابتداء میں جامعہ کے دار الاقامہ میں موجود اقامتی طالبات کی تعداد کم تھی۔ لیکن رفتہ رفتہ اس میں کثیر تعداد میں دور دراز علاقوں کی طلبات رہائش پذیر ہونے لگیں۔ اب ان طالبات کو تمام سہولیات جیسا کہ بجلی، گیس، پانی، خوراک، سونے کے لئے بستر و کمبل، فرنیچر، فریج، گیزر اور برتن وغیرہ کا انتظام کرنے میں جامعہ کو مشکلات کا سامنا ہے۔ اس کے علاوہ دارالاقامہ میں رہنے کے لئے جگہ اور وضوخانوں کی کمی بھی ایک بنیادی مسئلہ ہے۔ انھی وجوہات کی بناء پر جامعہ محدود تعلیمی خدمات پر مجبور ہے، تاہم مستقبل میں بہتری متوقع ہے۔ ([1])

ابلاغ اور جدید ٹیکنالوجی کے استعمال سے متعلق سیمینارز کی طرف عدم توجہ

ابلاغ کا علم دعوت دین کے لئے انتہائی مفید ثابت ہوسکتا ہے، اور دینی مدارس سے فارغ التحصیل ہونے والی طالبات میڈیا کے بارے میں جان پہچان ہونے کی وجہ سے معاشرے میں بہتر کردار ادا کرسکتی ہیں۔ میڈیا ایک ٹیکنالوجی کی مانند ہے، جسے استعمال کرنے سے پہلے اس کی بنیادی باتوں کا علم ہونا ضروری ہے۔ میڈیا کے بہتر استعمال کے لئے ماہرین سے رائے طلب کرنے کی ضرورت ہوتی ہے، کہ وہ عام لوگوں کو میڈیا کا بہتر طریقے سے استعمال سکھائیں۔ مثالوں اور حقائق کے ذریعے پروپیگنڈے سے بچنے کا ہنر عام کرنا بھی وقت کا تقاضا ہے۔ جس کے لئے مدارس کے اساتذہ کے لئے ورکشاپس اور سیمینارز کا اہتمام کیا جانا چاہیے، کہ جہاں انہیں ذرائع ابلاغ کے چیلنج سے آگاہ کیا جائے۔ مدرسہ ہٰذا اس ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے بھی ماہرین کے عدم تعاون کی وجہ سے ورکشاپس اور سیمینارز کا اہتمام نہیں کر سکتا۔

1۔ مفتی نور النبی، انٹرویو

مبحث چہارم

جامعہ فاطمہ الزہرا کو درپیش مشکلات

سوات میں موجود جامعہ فاطمۃ الزہرا اللبنات کو تعلیمی، تربیتی اور انتظامی مشکلات کا سامنا ہے۔ ان مسائل کی بنیادی وجوہات وسائل کی کمی، تربیت یافتہ عملہ کی کمی، اساتذہ کی کمی، اور تعلیمی نصاب کے لئے بہتر منصوبہ بندی کا نہ ہونا ہے۔

کھیل کود کے لئے پلے گراونڈ کی کمی

طالبات کی ذہنی اور جسمانی نشو نما میں کھیل کود اہم کردار ادا کرتا ہے، جو جسم کو چاق و چوبند اور دماغ کو تر و تازہ کرتا ہے۔ طالبات کے قائدانہ صلاحیتوں کو ابھارتا ہے، اور ان میں خود اعتمادی پیدا کرتا ہے۔ لیکن جامعہ ہٰذا میں جگہ کے فقدان کی وجہ سے طالبات کھیل کود جیسی اہم سرگرمی سے محروم ہیں۔

کیرئیر پلاننگ کی کمی

جامعہ ہذا آئندہ زندگی کے لئے پلاننگ کی کمی بسا اوقات ایک سنگین مسئلہ بن جاتا ہے۔ طالبات قدرے پختگی کی دہلیز پر قدم رکھتے ہی زریعہ معاش کی فکر دامن میں گیر رہتی ہیں۔ یوں جامعہ سے بعد از فراغت طالبات کو محدود مواقع اور امکانات کی وجہ سے یہ طے کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ اسے آگے کس فیلڈ میں خدمات سرانجام دینی ہیں۔([1])

کتب کے بجائے فن پر توجہ

جامعہ ہذا میں اساتذہ کا تمام تر توجہ فن کی کتابوں پر مزکور رہتا ہے۔ اساتذہ ادب، عربی، حدیث، فقہ اور کلام کی کتابوں کو متن کے ذریعے پڑھاتے ہوئے تمام تر توجہ کتاب کے چند صفحات حل کرنے میں مصروف ہوتے ہیں۔ جبکہ قرآن کریم کی تعلیمات اس حق سے محروم رہتے ہیں۔

1- مفتی اسد اللہ، انٹرویو

اختصاص کے شعبے کی عدم موجودگی

جامعہ ہذا میں طالبات کو ان شوق و پسند کے مطابق تحقیق کے مواقع فراہم کرنے کا شعبہ موجود نہیں ہے۔یعنی اختصاص اس جامعہ کا ایک سنگین تعلیمی مسئلہ ہے۔ اور یوں اعلیٰ تعلیم میں حائل مشکلات ہمیشہ دامن گیر رہتی ہیں، تاہم ان محدود وسائل کے اندر جامعہ اپنے بساط کے مطابق علم اور تعلیم و تربیت کے میدان میں اپنا معتد بہ حصہ ڈال رہا ہے۔

جامعہ کو درپیش تربیتی مشکلات

جامعہ ہذا میں اساتذہ کرام کا تمام تر توجہ محض معلومات کی منتقلی ہے۔یہی وجہ ہے کہ جامعہ کے طالبات عبادت کے لحاظ سے تو کامل ہیں اور ہر وقت قال اللہ و قال الرسول کے ورد میں مگن رہتے ہیں لیکن ان کی فکر و نظر اور ظاہری و باطنی اعمال کی اصلاح کے لئے کسی قسم کی منظم منصوبہ بندی نہیں ہے۔

نظم وضبط کا مسئلہ

جامعہ ہذا میں نظافت کا ذوق پیدا کرنے کے تکمیل کے لئے کوئی منظم منصوبہ بندی نہیں ہے۔طالبات و اساتذہ دونوں میں چیزوں کے رکھنے اور استعمال کرنے کا خصوصی نظم پیدا کرنا جامعہ کے اجتماعی ماحول کا حصہ ہونا چاہیے۔

معاشرت سکھانے میں عدم دلچسپی

طالبات کو صرف کتب کی تعلیمات تک محدود رکھا جاتا ہے۔انھیں معاشرے میں رہنے کے طور طریقے سکھانے کے لئے کوئی معقول انتظام موجود نہیں ہو سکتا ہے۔ جس کے لیے خاطر خواہ انتظام کی ضرورت ہوتی ہے، جو موجود وسائل میں ہمارے لیے ممکن نہیں۔

مالی وسائل کی کمی

جامعہ فاطمہ الزہرا للبنات کی آمدنی کا واحد ذریعہ طالبات کی ماہانہ فیس ہے۔ گویا جامعہ طالبات کی ماہانہ فیس سے چلتا ہے۔ قلیل فیس کی وجہ سے جامعہ کے مصارف یعنی معلمات اور باقی عملہ کی تنخواہیں، عمارت کی اصلاح، جامعہ کی اہم درسی ضروریات اور دارالاقامہ کی طلبات کو بنیادی ضروریات جیسا کہ گیس، بجلی، پانی، پنکھے، طعام، علاج معالجہ وغیرہ کی فراہمی وغیرہ کے لئے

جامعہ کو ہمیشہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ ایک پسماندہ اور غریب علاقہ ہے، زیادہ مالی بوجھ ان پر ڈالنے کا مطلب یہ ہے کہ ان کو تعلیمی سرگرمیوں سے دور رکھا جائے، جو اس لحاظ سے قابل قبول نہیں۔

تدریسی عملے کے مسائل

جامعہ فاطمہ الزہراللبنات میں موجود معلمات کو درپیش مسائل میں سے سب سے سنگین مسئلہ کم تنخواہوں کا ہے، جس کی وجہ سے معلمات مالی مشکلات کا شکار رہتی ہیں۔ اس کے علاوہ گھر سے دوری، موسمی حالات اور بنیادی ضروریات کی نہ مناسب فراہمی معلمات کی تعلیمی استعداد کو متاثر کر رہی ہیں۔(1)

ذرائع امدورفت کے مسائل

آمدورفت کا معقول انتظام نہ ہونے کی وجہ سے جامعہ عائشہ صدیقہ کی معلمات و طالبات دونوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ پبلک ٹرانسپورٹ لینے سے نا محرم مردوں کے ساتھ اختلاط کا مسئلہ پیدا ہو جاتا ہے۔ یوں شریعت میں پردے کے جو احکامات موجود ہیں ان پر عمل پیرا ہونا مشکل ہو جاتا ہے۔ اور بعض اوقات تعلیمی تسلسل میں مواقع پیدا ہوتے ہیں۔

ہاسٹل میں رہائش کے مشکلات

دارالاقامہ میں دن بدن طالبات کی تعداد میں معقول اضافہ ہو رہا ہے۔ اب ان طالبات کو تمام سہولیات جیسا کہ بجلی، گیس، پانی، خوراک، سونے کے لئے بستر و کمبل، فرنیچر، فریج، گیزر اور برتن وغیرہ کا انتظام کرنے میں جامعہ کو مشکلات کا سامنا ہے۔ اس کے علاوہ دارالاقامہ میں رہنے کے لئے جگہ اور وضوخانوں کی کمی بھی ایک بنیادی مسئلہ ہے۔ انہی وجوہات کی بناء پر جامعہ محدود تعلیمی خدمات پر مجبور ہے، تاہم مستقبل میں بہتری کے مواقع کی جاسکتی ہے۔ (2)

مدارس بنات کو درپیش مسائل کا ممکنہ حل کے لئے تجاویزات

- مدارس بنات کو درپیش سب سے سنگین مسلہ مالی وسائل کی کمی ہے۔ مدارس کا نظم ونسق طالبات کی قلیل ماہانہ فیس سے چلتا ہے، جو کہ جامعہ کے مصارف یعنی معلمات اور باقی عملہ کی تنخواہیں، عمارت کی اصلاح، جامعہ کی اہم درسی

1۔ مفتی اسد اللہ، انٹرویو

2۔ ایضا

ضروریات اور دارالاقامہ کی طلبات کو بنیادی ضروریات جیسا کہ گیس، بجلی، پانی، پنکھے، طعام، علاج معالجہ وغیرہ کی فراہمی وغیرہ سے کئی گنا کم ہوتا ہے۔ اس ضمن میں مدارس کو مالی تعاون کی ضرورت ہوتی ہے، جو کہ اخلاقی اور دینی دونوں اعتبار سے حکومت اور معاشرے کے مخیر افراد کا فریضہ ہے۔ حکومت امدادی فنڈز کے ذریعے تعاون کر سکتا ہے جبکہ مخیر افراد اپنے زکوٰۃ، صدقات اور خیرات کے رقوم مدارس کو عطیہ کر سکتے ہیں۔

- حکومت اور مخیر افراد کے مالی تعاون سے مدارس و جامعات کے دیگر مسائل جیسا کہ ذرائع آمد ورفت اور رہائش کے لئے جگہ کی کمی وغیرہ کا حل بھی ممکن ہے۔
- جامعہ کے لئے ایسی معلمات کا انتخاب کیا جائے جو خود نظم وضبط کے پابند ہوں، اور طالبات میں بھی نظافت کا ذوق پیدا کرنے کے حامل ہوں۔
- معلمات کو چاہئے کہ وہ طالبات کو صرف کتب کی تعلیمات تک محدود نہ رکھیں، بلکہ انہیں معاشرے میں رہنے کے طور طریقے بھی سکھائیں، جس کے لئے ذہین سازی کی مشق ضروری ہے۔ ذہن سازی کے لئے وسائل کی کمی کی وجہ سے اگر کوئی معقول انتظام موجود نہیں ہے، تو معلمات کو از خود محنت کرنے کی ضرورت ہے۔
- کرئیر پلاننگ کے موضوع پر سالانہ سیمینار منعقد کیا جائے، جس میں پروفیشنل کرئیر کونسلرز جامعہ سے فارغ التحصیل طالبات کی اس حوالے سے راہنمائی کر سکیں کہ بہتر روزگار کے لئے ان کے پاس کون کون سے مواقع موجود ہیں۔
- مدارس بنات میں ابلاغ عامہ کے ماہرین کو بھرتی کرنے کی ضروت ہے، تاکہ طالبات میں حالات حاضرہ کے بارے میں شعور بیدار ہو۔ یہ ماہرین طالبات کو کسی بھی اہم ملکی یا غیر ملکی مسائل سے متعلق معلومات فراہم کریں۔ میڈیا کے مندرجات اور ان کے اثرات سے آگاہ کریں اور طالبات کو ملکی مسائل پر لکھنے اور اپنے رائے دینے کا ہنر سیکھائیں۔
- اگر دینی مدارس اپنے قلیل وسائل میں ابلاغ عامہ کے ماہرین کا تعاون حاصل نہیں کر سکتے، تو ان ابلاغ عامہ کے ماہرین کو رضاکارانہ طور پر بلا معاوضہ یہ فریضہ سرانجام دینا چاہیے۔

باب سوم

منتخب مدارس بنات کی فلاحی خدمات

فصل اول:

معاشرے کی فلاح و بہبود میں مدارس بنات کا کردار

فصل دوم:

منتخب مدارس بنات کی اندرون مدرسہ فلاحی خدمات

فصل سوم:

منتخب مدارس بنات کی بیرون مدرسہ فلاحی خدمات

فصل اول

معاشرے کی فلاح وبہبود میں مدارس بنات کا کردار

مبحث اول: جامعہ المحسنات کا فلاح وبہبود میں کردار

مبحث دوم: جامعہ عائشہ صدیقہ کا فلاح وبہبود میں کردار

مبحث سوم: جامعہ عائشہ کا فلاح وبہبود میں کردار

مبحث چہارم: جامعہ فاطمۃ الزہرا کا فلاح وبہبود میں کردار

مبحث اول

جامعہ المحسنات کا فلاح و بہبود میں کردار

مسلمانوں کی فلاح و بہبود میں مدارس و جامعات اہم رول ادا کر رہے ہیں۔ ان مدارس سے فارغ التحصیل فضلاء و فاضلات آج مسلمانوں کی سماجی، فلاحی، سیاسی اور تعلیمی میدان میں اپنے قابل تحسین خدمات سرانجام دینے کے لئے سرپرستی کا رول ادا کر رہے ہیں۔ یہ مدارس اسلام کے قلعے، ہدایت کے سرچشمے، دین کی پناہ گاہیں اور اشاعت دین کا بہت بڑا ذریعہ ہیں۔ اس تناظر میں جامعہ المحسنات للبنات کا معاشرے کے اصلاح میں خدمات کو بیان کرتے ہوئے اگر مختصر سا خاکہ بنالیا جائے تو مندرجہ ذیل حقائق سامنے آتے ہیں۔

1۔ قرآن و سنت کی تعلیمات کی تبلیغ اور دینی علوم کی ترویج و اشاعت اسلامی تہذیب و تمدن کو زندہ رکھنا جامعۃ المحسنات کا شعار ہے۔

2۔ جامعۃ المحسنات اسلام کے خاندانی نظام و اسلامک کلچر کی حفاظت کرتے ہوئے غیر اسلامی کلچر کی روک تھام کے لئے ایک مضبوط قلعے کا کردار ادا کر رہا ہے۔

3۔ اسلام کی بنیادی تعلیمات و عقائد کی بقاء اور حفاظت اور اس کے خلاف بغاوت و انحراف کا مقابلہ مسلمانوں کی اجتماعی ذمہ داری ہے، جس کو عملی جامعہ پہنانے میں جامعۃ المحسنات کا کردار قابل تحسین ہے۔

4۔ روحانی اقدار کو زندہ رکھتے ہوئے نفسا نفسی، خود غرضی اور مادہ پرستی کے اس دور میں ایمانداری، سچائی، ایثار، قناعت، سادگی انسانیت کی خدمت کی تاکید اور بھائی چارے کے دروس اور اصلاح معاشرے کا سرچشمہ مدارس ہیں، اور اس حوالے سے جامعۃ المحسنات کا کردار قابل ذکر ہے۔

5۔ خواندگی کے تناسب میں معقول اضافے کا باعث بنتے ہوئے معاشرے میں شعور پیدا کرنا جامعۃ المحسنات کا بنیادی کام ہے۔

6۔ اسلام کے تشخص کو ہر دور میں قائم و دائم رکھنے کا اہم ذریعہ یہی مدارس ہیں، اور اس حوالے سے جامعۃ المحسنات کا کردار قابل ذکر ہے۔

7۔ قرآن و حدیث اور اسلامی علوم و فنون کو اسلامی معاشرے میں بالخصوص اور پوری دنیا میں بالعموم زندہ رکھنے کا بنیادی وسیلہ یہی مدارس ہیں، اور اس حوالے سے جامعۃ المحسنات کا کردار قابل ذکر ہے۔

الغرض! انفرادی سطح پر عوام کے تعاون سے یہ غیر سرکاری مدارس دین اسلام، اسلامی ثقافت و تہذیب کے اصیاء میں سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔

مبحث دوم

جامعہ عائشہ صدیقہ کا فلاح وبہبود میں کردار

جامعہ عائشہ صدیقہ للبنات معاشرے کی فلاح وبہبود میں اپنا جو نمایاں کردار ادا کر رہا ہے۔ ان کے بنیادی خدوخال کو کچھ یوں بیان کیا جا سکتا ہے:

1۔ معاشرے کے امن وسکون میں حتیٰ الامکان حصہ لینا

2۔ اتحاد امت اور الٰہی اقدار کے فروغ کو سہارہ دینا

3۔ طالبات کے لئے تعلیم وتربیت اور قیام وطعام کا بقدر استطاعت بندوبست کرنا

4۔ شرح خواندگی کو بڑھانے اور معاشرے میں شعور پیدا کرنے کی سعی کرنا

5۔ اسلامی تعلیمات کی ترویج، دفاع اور دین علوم کو علمی جامعہ پہنانا

6۔ طالبات کی روحانی، اخلاقی اور تعلیمی تربیت کرتے ہوئے انھیں معاشرے کے لئے ایک کارآمد فرد بنانا

7۔ معاشرے میں محبت والفت کے جذبات اور باہمی احترام کو فروغ دینا

8۔ بچیوں کے لیے تعلیم وتربیت کے ذریعے معاشرے کو مضبوط ومستحکم کرنے کی کوشش بروئے کار لانا تاکہ ملک کی تعلیم وترقی کو فروغ دینے میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔

9۔ معاشرے میں جھوٹ، چوری، لالچ، حرص وہوس، ظلم وزیادتی، قتل وغارت گری، الزام تراشی اور ناجائز طریقوں سے کسب معاش جیسے ناسورات کو ختم کرنے میں اپنا کردار ادا کرنا۔

10۔ گھریلوں ذمہ داریوں کی ادائیگی کے لیے سماج کے نصف حصے کو شعور دینے کے ذریعے استحکام بہم پہنچانا، ان کے چھوٹے سے ادارے کے مقاصد میں شامل ہے۔

مبحث سوم

مدرسہ عائشہ کا فلاح و بہبود میں کردار

معاشرے کی فلاح و بہبود میں باقی دینی مدارس وجامعات کی طرح مدرسہ عائشہ للبنات اپنا قابل تحسین کردار ادا کر رہا ہے۔اس مدرسہ کے معاشرے کی فلاح و بہبود میں کردار کو مختصراً یوں بیان کیا جاسکتا ہے:

1۔عام مسلمانوں کو عبادات، دینی راہنمائی اور مذہبی تعلیم کے لئے رجال کار فراہم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

2۔اسلام کے بنیادی عقائد کو بہترین انداز میں سمجھانے کا ذریعہ ہے۔جس سے طالبات اور معاشرے دونوں کی اصلاح ہو جاتی ہے۔اور اگر معاشرے میں کوئی بھی عقائد اسلام پر اعتراض کرتا ہے تو طالبات کو اس اعتراض کا بھرپور جواب دینے کے قابل بنا دیتا ہے۔

3۔تفہیم القران اور تفہیم سنت کا بہترین ذریعہ ہے۔یوں معاشرے کے افراد کو ان کی پیدائش کا مقصد اور دنیا میں اللہ کے احکام اور اس کے رسولؐ کی سنت کے مطابق زندگی گزارنے کا طریقہ سکھاتا ہے۔

4۔عوام کے لئے روزگار کے مواقع فراہم کرتا ہے اور مستحقین کے ساتھ حسب استطاعت تعاون کرتا ہے۔

5۔یتیم اور نادر طالبات کی کفالت کرتے ہوئے مدرسہ ان کی تعلیم، نصاب کتب کی فراہمی اور لباس وخوراک کے اخراجات خود برداشت کرتا ہے اور فری رہائش کی سہولت بھی فراہم کرتا ہے۔

6۔آسمانی تعلیمات کی حفاظت کرتا ہے اور علم کے ساتھ عمل کی بھی ترغیب دیتا ہے۔یوں نسل انسانی تک ان تعلیمات کی رسائی کا حقیقی سرچشمہ ہے۔

7۔تمام طالبات کے ساتھ ان کے تعلیم، رہائش، خوراک اور دیگر سہولیات فراہم کرنے میں ممکنہ تعاون کرتا ہے کیوں کہ جامعہ اپنی طالبات سے ماہانہ صرف 700 روپے وصول کرتا ہے جبکہ ایک طالبہ پر ماہانہ تقریبا2500 روپے خرچہ آتا ہے۔جس میں بجلی وپانی کا بل، رہائش، خوراک، اساتذہ کی تنخواہیں اور بستر و دیگر ضروریات زندگی کی فراہمی شامل ہے۔

8۔معاشرے کے لئے کار آمد افراد کو تیار کرتا ہے جو اسلامی علوم کے ماہر، دینی کردار کے حامل اور فکری لحاظ سے صراط مستقیم پر گامزن ہوتے ہیں۔

مبحث چہارم

جامعہ فاطمۃ الزہرا کا فلاح و بہبود میں کردار

مدارس اور اس کے فضلاء و فاضلات کی وجہ سے اسلام کی شادابی ہے۔ جنہوں نے عوام الناس کا رشتہ دین سے باقی رکھا۔ مدارس معاشرے کے اصلاح و تربیت کے عناصر ہیں۔ سماج کی تمام فقہی مسائل اور مشکلات کا حل یہی دینی مدارس فراہم کرتے ہیں۔ جو گفتار کے ساتھ کردار کا بھی اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہیں۔ اس تناظر میں جامعہ فاطمۃ الزہرا اللبنات بھی اپنا بھرپور کردار ادا کرتے ہوئے معاشرے کی فلاح و بہبود کے لئے کوشاں ہے۔ اس جامعہ کے معاشرے کی فلاح و بہبود میں کردار مندرجہ ذیل ہے۔

1۔ جامعہ فاطمۃ الزہرا اللبنات عوام کے لئے روزگار کے مواقع فراہم کرتا ہے اور مستحقین کے ساتھ حسب استطاعت تعاون کرنا۔

2۔ یتیم اور نادر طالبات کی کفالت کرتے ہوئ جامعہ فاطمۃ الزہرا اللبنات ے ان کی تعلیم، نصاب کتب کی فراہمی اور لباس و خوراک کے اخراجات خود برداشت کرتا ہے اور فری رہائش کی سہولت بھی فراہم کرتا ہے۔

3۔ تمام طالبات کے ساتھ ان کی تعلیم، رہائش، خوراک اور دیگر سہولیات فراہم کرنے میں ممکنہ تعاون کرنا کیوں کہ جامعہ اپنی طالبات سے ماہانہ صرف 1000 روپے وصول کرتا ہے جبکہ ایک طالبہ پر ماہانہ تقریبا 3000 روپے خرچہ آتا ہے۔ جس میں بجلی و پانی کا بل، رہائش، خوراک، اساتذہ کی تنخواہیں اور بستر و دیگر ضروریات زندگی کی فراہمی شامل ہے۔ جامعہ فاطمۃ الزہرا اللبنات قرآن و سنت کی تعلیمات کی تبلیغ اور دینی علوم کی ترویج و اشاعت کر کے معاشرے میں اسلامی تہذیب و تمدن کو زندہ رکھتا ہے۔

4۔ اسلام کے خاندانی نظام و اسلامک کلچر کی حفاظت کرتے ہوئے غیر اسلامی کلچر کی روک تھام کے لئے ایک مضبوط قلعے کا کردار ادا کرنا۔

5۔ اسلام کے بنیادی تعلیمات و عقائد کی بقاء کرتے ہیں اور اس کے خلاف بغاوت و انحراف کا مقابلہ کرتے ہوئے مسلمانوں کو اپنے عقائد پر مستحکم رکھنا۔

6۔ اسلامی تعلیمات کی ترویج اور دفاع کرنا اور دینی علوم کو علمی جامعہ پہنانا

7۔ طالبات کی روحانی، اخلاقی اور تعلیمی تربیت کرتے ہوئے انھیں معاشرے کے لئے ایک کارآمد افراد تیار کرنا۔

فصل دوم

منتخب مدارس بنات کی اندرون مدرسہ فلاحی خدمات

مبحث اول: جامعہ المحسنات کی اندرون مدرسہ فلاحی خدمات

مبحث دوم: جامعہ العائشہ صدیقہ کی اندرون مدرسہ فلاحی خدمات

مبحث سوم: جامعہ العائشہ کی اندرون مدرسہ فلاحی خدمات

مبحث چہارم: جامعہ الفاطمہ الزہرا کی اندرون مدرسہ فلاحی خدمات

مبحث اول

جامعہ المحسنات کا اندرون مدرسہ فلاحی خدمات

اگرچہ گزشتہ مباحث میں اس حوالے سے کافی ذکر زیر بحث آیا ہے، تاہم یہاں اس سے مراد وہ خدمات یا تعاون یا اہتمام ہے جو مدرسہ کی توسط سے مدرسہ سے منسلک طالبات اور فاضلات کے لیے سرانجام دیا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں چند اہم فلاحی خدمات کو زیر بحث لایا جارہا ہے:

طالبات کے لئے فری تعلیم کی سہولت

جامعہ کے مہتمم نے غریب و نادار طالبات کو دنیاوی تعلیم دلوانے کے لئے ایک پرائیویٹ سکول قائم کیا ہے۔ جہاں اسلامی ماحول کے ساتھ غریب اور نادار طالبات کو پرائمری تک مفت تعلیم دی جاتی ہے۔ اس سکول کا قیام این جی اوز کے تعاون سے کیا گیا ہے، جو مفت تعلیم کے ساتھ ساتھ طالبات کو سالانہ کی بنیاد پر سکول بستہ، یونیفارم اور کتابیں بھی فراہم کرتا ہے۔

مستحق طالبات کے ساتھ مالی تعاون

جامعہ المحسنات میں جو طالبات غریب و نادر گھرانوں سے تعلق رکھتی ہیں اور امداد و مالی تعاون کے مستحق ہیں۔ ان سے ماہانہ فیس وصول نہیں کی جاتی۔ بلکہ وظیفے کی صورت میں ان کے ساتھ مالی تعاون کیا جاتا ہے۔ اسی طرح قابل اور ذہین طالبات کو بھی ماہانہ وظیفہ ملتا ہے۔ جامعہ کے مہتمم مفتی شکیل احمد المظہری نے ضرورت پڑنے پر اپنی ذاتی کمائی سے ان طالبات کے گھرانوں میں مفت راشن بھی تقسیم کرنے کا وقتاً فوقتاً اہتمام کیا ہے۔

معذور افراد کے ساتھ مالی تعاون

جامعہ مخیر افراد کے ذریعے اس علاقے میں موجود معذور افراد کی مالی مدد کرواتا ہے۔ مخیر افراد ان کو نقد رقم، کپڑے، خوراک کے لئے مفت راشن، علاج معالجہ کے اخراج اور ادویات، گھر کے استعمال کی اشیاء اور دیگر ضروریات زندگی فراہم کرتے ہیں۔ جس سے ان معذور افراد کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے اور جامعہ کے لئے نیک نامی کا سبب بنتا ہے۔ اور دین کو قدر کی نگاہ سے دیکھنے میں مدد ملتی ہے۔

طالبات کے لئے فری علاج کی سہولت

معمولی نوعیت کی بیماری کی صورت میں طالبات کو ابتدائی طبی امداد کی سہولت جامعہ ہذا فراہم کرتی ہے۔ جبکہ حالت زیادہ بگڑنے کی صورت میں طالبہ کے محرم سرپرست اور ایک استانی کی موجودگی میں اسے قریبی ہسپتال پہنچا دیا جاتا ہے۔ طالبہ کا تعلق اگر دور دراز علاقے سے ہو اور اس موقع پر سرپرست کا پہنچنا مشکل ہو تو پھر رابطے کے ذریعے انھیں صرف اطلاع دی جاتی ہے۔ جامعہ طالبات کو فری علاج فراہم کرتا ہے اور اس کے لئے ماہانہ 12000 سے 15000 تک اخراجات کا بوجھ برداشت کرتا ہے۔

لاوارث طالبات کی کفالت کی ذمہ داری

جامعہ آس پاس کے علاقوں میں موجود لاوارث بچیوں کی کفالت کے ساتھ ساتھ تعلیم کی ذمہ داری بھی نبھا رہا ہے۔ انھیں تمام تر سہولیات فراہم کرتے ہوئے تعلیم سے بہرہ ور کرتا ہے۔ جامعہ کے ریکارڈ کے مطابق اب تک 13 لاوارث بچیوں کی کفالت ہو چکی ہے۔ جو پڑھ لکھ کر معاشرے کے لئے کار آمد ثابت ہوئی ہیں۔ اور خود کفیل بن چکی ہیں۔

معلمات اور طالبات کے لئے فری رہائش کی سہولت

جامعہ المحسنات طالبات کے ساتھ ساتھ معلمات کو فری رہائش فراہم کرتا ہے۔ اس جامعہ کے علاوہ جتنے بھی تعلیمی ادارے ہیں وہ ہاسٹل کی ماہانہ فیس، گیس، بجلی، پانی، کمرے کا کرایہ، خوراک کا خرچہ غرض کوئی بھی چیز مفت میں نہیں دیتا۔ مدرسہ ہذا معلمات اور طالبات کو رہائش کے ساتھ ساتھ یہ تمام تر سہولیات مفت میں فراہم کر دیتا ہے۔ یہ انتظام واہتمام حقیقت میں ایک عظیم صدقہ جاریہ ہے، اور معاشرے کی خیر خواہی ہے۔

مستحق طلبات کو مفت کتب کی فراہمی

جامعہ ہر سال غریب و نادر مستحق طالبات کو درسی کتب مفت میں فراہم کرتا ہے، تاکہ غربت کی وجہ سے بچیاں دینی علوم سے محروم نہ رہ جائیں۔ اس پر ہزاروں روپے کی لاگت آتی ہے جو جامعہ خود برداشت کرتا ہے۔ طالبات کو تاکید کی جاتی ہے کہ وہ کتب کا خیال رکھیں تاکہ سال کے آخر میں ان سے واپس لے لی جائیں اور اگلے سال مستحق طالبات اس سے استفادہ کریں۔

مستحق اور یتیم طالبات کے ساتھ سالانہ تعاون

جامعہ میں ہر سال غریب و یتیم طالبات کی تعداد 15 سے 20 تک ہوتی ہے۔اس سال جامعہ میں یتیم طالبات کی تعداد 8 ہے۔جامعہ ہذا غریب و یتیم طالبات کو موسم سرما اور موسم گرما میں سالانہ دو سے تین مرتبہ کپڑے سلوا کے فراہم کرتا ہے۔موسم سرما میں شدید سردی سے محفوظ رہنے کے لئے کوٹ،سویٹر، گرم چادریں،بنیان، جرابیں اور دستانے وغیرہ بھی فراہم کرتا ہے۔ جو انسانی بنیادی ضروریات میں شامل ہیں۔ اور قرآن و سنت کی تعلیمات نے بھی اس کی فراہمی پر بے شمار فضائل اور اجر کا وعدہ کیا ہے۔([1])

مستورات کے لئے مناسب رشتوں کا بندوبست

جامعہ ہذا سے درس نظامی مکمل کرنے کے بعد فاضلات کے لئے مناسب و دیندار گھرانوں کے ساتھ رشتہ ازدواج سے منسلک کرنے کا بندوبست بھی جامعہ از خود کرتا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ فاضلات مستقبل میں بھی دین کے ساتھ جڑی رہ کر دینی علوم کی درس و تدریس میں اپنی قابل قدر خدمات سرانجام دیں۔ تاکہ صرف شدہ محنتیں معاشرے میں زندہ رکھ کر معاشرے کو خدمات کا صلہ دیا جاسکے۔

الغرض! جامعہ المحسنات للبنات کے اندرون مدرسہ فلاحی خدمات قابل قدر ہیں۔

1- مفتی شکیل احمد المظہری، انٹرویو

مبحث دوم

جامعہ عائشہ صدیقہ کا اندرون مدرسہ فلاحی خدمات

اگرچہ گزشتہ مباحث میں اس حوالے سے کافی ذکر زیر بحث آیا ہے، تاہم یہاں اس سے مراد وہ خدمات یا تعاون یا اہتمام ہے جو مدرسہ کی توسط سے مدرسہ سے منسلک طالبات اور فاضلات کے لیے سرانجام دیا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں چند اہم فلاحی خدمات کو زیر بحث لایا جارہا ہے:

طالبات کے لئے دستکاری کا مرکز

جامعہ ہٰذا نے طالبات کو خود کفالت بنانے کے لئے دستکاری کا مرکز قائم کیا ہے۔ اس مرکز کے قیام کا مقصد طالبات کو ہنر مند اور باصلاحیت بنانا ہے، تاکہ خود کفالت بن سکیں۔ اس مرکز کے لئے مطلوبہ اوزار کا انتظام جامعہ کا انتظامیہ مخیر لوگوں سے چندہ یاز کوۃ اکٹھا کر کے خود کرتا ہے، جس کی مدد سے طالبات کو سلائی کڑھائی اور دستکاری جیسے ہنر سے بہرہ ور کیا جاتا ہے۔

غریب ونادار طالبات کے ساتھ تعاون

جامعہ ہر سال غریب ونادار مستحق طالبات کو درسی کتب مفت میں فراہم کرتا ہے تاکہ غربت کی وجہ سے بچیاں دینی علوم سے محروم نہ رہ جائیں۔ اس پر ہزاروں روپے کی لاگت آتی ہے جو جامعہ خود برداشت کرتا ہے۔ طالبات کو تاکید کی جاتی ہے کہ وہ کتب کا خیال رکھیں تاکہ سال کے آخر میں ان سے واپس لے لئے جائیں اور اگلے سال مستحق طالبات اس سے استفادہ کریں۔

تمام طالبات کے ساتھ ممکنہ مالی تعاون

جامعہ اپنی طالبات سے ماہانہ 500 روپے فیس وصول کرتا ہے جبکہ ہر طالبہ پر ماہانہ 2300 سے زائد خرچہ آتا ہے۔ جامعہ تمام طالبات کو بہترین سہولیات زندگی فراہم کرنے کے لئے حتی الامکان کوشش کرتا ہے۔ جامعہ طالبات کو صاف پانی، بجلی، خوراک، رہائش کے لئے بہترین عمارت، فرنیچر، بستر، بلب اور پانی، وضوخانوں میں استعمال ہونے کے لئے اشیاء ضرورت غرض ہر قسم کی ضروریات زندگی فراہم کرتا ہے جو ماہانہ 500 روپے کی فیس میں فراہم کرنا ناممکن ہے۔

طالبات کے لئے فری علاج کی سہولت

جامعہ طالبات کو فری علاج فراہم کرنے کے لئے ماہانہ 8000 سے 12000 تک کے اخراجات کا بوجھ برداشت کرتا ہے طالبات کو ابتدائی طبی امداد کی سہولت جامعہ ہذٰا از خود فراہم کرتی ہے۔ جبکہ ایمر جنسی کی صورت میں طالبہ کے محرم سرپرست اور ایک استانی کی موجودگی میں اسے قریبی ہسپتال پہنچادیا جاتا ہے۔ دور دراز علاقے سے تعلق رکھنے والی طالبات کے سرپرست کو صرف مطلع کیا جاتا ہے۔

مستحق طلبات کو مفت کتب کی فراہمی

اس وقت جامعہ میں 35 ایسی طالبات موجود ہیں، جو مالی طور پر کمزور ہونے کی وجہ سے درسی کتب کے اخراجات کا بوجھ برداشت نہیں کرسکتیں۔ جامعہ ان طالبات کو مفت درسی کتب فراہم کرتے ہوئے زیور تعلیم سے آراستہ کرتا ہے۔ جو کہ ایک عظیم الشان خدمت خلق ہے۔([1])

لاوارث طالبات کی کفالت کی ذمہ داری

جامعہ لاوارث بچیوں کی کفالت اور تعلیم پر سالانہ تقریباً ایک لاکھ سے زائد رقم خرچ کرتا ہے۔ ان بچیوں کو ضروریات زندگی فراہم کرنا، تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنا اور مستقبل میں روزگار یا پھر شادی کا بندوبست کرنے کی ذمہ داری جامعہ ہذٰا نے اپنے ذمے لی ہے اور ایسے احسن طریقے سے نبھا رہا ہے۔

یتیم طالبات کی مکمل کفالت

جامعہ میں اس وقت 4 یتیم طالبات زیر تعلیم ہیں۔ جامعہ ان طالبات کی مکمل کفالت کا بوجھ برداشت کرتا ہے۔ اور انھیں رہائش، کھانے پینے اور درسی کتب، کپڑے وجوتے اور باقی تمام تر ضروریات زندگی مفت میں فراہم کرتا ہے۔ جس پر سالانہ 50 ہزار سے زائد تک کا خرچا آتا ہے۔

1-مفتی عبد المالک حقانی، انٹرویو

جامعہ کی طرف سے غرباء میں سالانہ کی بنیاد پر گوشت اور راشن کی مفت تقسیم

جامعہ مخیر افراد کے ذریعے سالانہ 200 سے 250 تک گائے یا بھینس ذبح کر کے ان کا گوشت علاقے میں موجود غرباء، مساکین، اور مستحقین میں بانٹتا ہے جو کہ جامعہ کے لئے ایک عظیم الشان فلاحی خدمت ہے۔ یہ گوشت خاص کر ضلع سوات کے دیہاتوں میں تقسیم کیا جاتا ہے جہاں روزگار کے مواقع کم ہونے کی وجہ سے غربت کی شرح بہت زیادہ ہے اور لوگ کھانے میں گوشت جیسے صحت سے بھرپور خوراک سے محروم ہیں۔

موسم سرما میں اشیاء کی تقسیم

جامعہ ہر سال مستحق طالبات کو موسم سرما کے اوائل میں گرم چادریں، اور کوٹ، اپر کوٹ، سویٹر، جرابیں، پاجامے اور گرم ٹوپیاں فراہم کرتا ہے تاکہ بچیاں ضلع سوات کی شدید سردی سے متاثر نہ ہوں اور تعلیمی سلسلہ جاری رکھیں۔

معذور افراد کے ساتھ مالی تعاون

جامعہ مخیر افراد کے ذریعے اس علاقے میں موجود معذور افراد کی مالی مدد کرواتا ہے۔ مخیر افراد ان کو نقد رقم، کپڑے، خوراک کے لئے مفت راشن، علاج معالجہ کے اخراج اور ادویات، گھر کے استعمال کی اشیاء اور دیگر ضروریات زندگی فراہم کرتے ہیں۔ جس سے ان معذور افراد کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے اور جامعہ کے لئے ایصال ثواب اور نیک نامی کا سبب بنتا ہے۔([1])

مستورات کے لئے مناسب رشتوں کا بندوبست

فاضلات مستقبل میں بھی دین کے ساتھ جڑی رہ کر دینی علوم کی درس و تدریس میں اپنی قابل قدر خدمات سرانجام دینے کے غرض سے جامعہ ہٰذا سے درس نظامی مکمل کرنے کے بعد فاضلات کے لئے مناسب و دیندار گھرانوں کے ساتھ رشتہ ازدواج سے منسلک کرنے کا بندوبست بھی جامعہ مخیر افراد کے ذریعے کرتا ہے۔

مختصر یہ کہ جامعہ عائشہ صدیقہ للبنات اندرون مدرسہ فلاحی خدمات میں اپنا بھرپور کردار ادا کر رہا ہے۔

1- مفتی نور النبی، انٹرویو

مبحث سوم

جامعہ عائشہ کا اندرون مدرسہ فلاحی خدمات

اس سے مراد وہ خدمات یا تعاون یا اہتمام ہے جو مدرسہ کی توسط سے مدرسہ سے منسلک طالبات اور فاضلات کے لیے سرانجام دیا جاتا ہے۔اس سلسلے میں چند اہم فلاحی خدمات کو زیر بحث لایا جارہا ہے:

نرس معلمات کے ذریعے طالبات کے لئے فری علاج کی سہولت

جامعہ میں موجود چند معلمات نرسنگ کے پیشے سے وابستہ ہیں۔جو معمولی نوعیت کی بیماری کی صورت میں طالبات کو ابتدائی طبی امداد کی سہولیات خود فراہم کرتی ہیں۔جبکہ حالت زیادہ بگڑنے کی صورت میں طالبہ کے محرم سرپرست اور ایک استانی کی موجودگی میں اسے قریبی ہسپتال پہنچادیا جاتا ہے۔([1])

فری رہائش کی سہولت

مدارس و جامعات وہ واحد تعلیمی ادارے ہیں جو طالبات کو فری رہائش کے ساتھ ساتھ ہاسٹل کی ماہانہ فیس، گیس، بجلی، پانی، کمرے کا کرایہ، خوراک کا خرچہ غرض ہر سہولت مفت میں فراہم کرتا ہے۔

مستحق طالبات کے ساتھ مالی تعاون

جامعہ العائشہ للبنات میں جو طالبات غریب و نادر گھرانوں سے تعلق رکھتے ہیں اور امداد و مالی تعاون کے مستحق ہیں۔ان سے ماہانہ فیس وصول نہیں کی جاتی۔بلکہ وظیفے کی صورت میں ان کے ساتھ مالی تعاون کیا جاتا ہے۔اسی طرح قابل اور ذہین طالبات کو بھی ماہانہ وظیفہ ملتا ہے۔

1-مفتی نور النبی، انٹرویو

معذور افراد کے ساتھ مالی تعاون

جامعہ مخیر افراد کے ذریعے اس علاقے میں موجود معذور افراد کی مالی مدد کرواتا ہے۔ مخیر افراد ان کو نقد رقم، کپڑے، خوراک کے لئے مفت راشن، علاج معالجہ کے اخراج اور ادویات، گھر کے استعمال کی اشیاء اور دیگر ضروریات زندگی فراہم کرتے ہیں۔ جس سے ان افراد کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے، اور جامعہ کے لیے ایصال ثواب اور نیک نامی کا سبب بنتا ہے۔ ([1])

مستحق طلبات کو مفت کتب کی فراہمی

جامعہ ہر سال غریب و نادر مستحق طالبات کو درسی کتب مفت میں فراہم کرتا ہے جس پر ہزاروں روپے کی لاگت آتی ہے جو جامعہ خود برداشت کرتا ہے۔ طالبات کو تاکید کی جاتی ہے کہ وہ کتب کا خیال رکھیں تاکہ اگلے سال مستحق طالبات اس سے استفادہ کریں۔

مستحق / یتیم طالبات کے ساتھ سالانہ تعاون

جامعہ میں ہر سال غریب و یتیم طالبات کی تعداد 7 سے 12 تک ہوتی ہے۔ اس سال جامعہ میں یتیم طالبات کی تعداد ہے ۔ موسم سرما میں شدید سردی سے محفوظ رہنے کے لئے کوٹ، سویٹر، گرم چادریں، بنیان، جرابیں اور دستانے وغیرہ بھی فراہم کرتا ہے۔ ([2])

مستورات کے لئے مناسب رشتوں کا بندوبست

فاضلات کے لئے مناسب و دیندار گھرانوں کے ساتھ رشتہ ازدواج سے منسلک کرنے کا فریضہ بھی جامعہ از خود ادا کرتا ہے۔

الغرض! جامعہ عائشہ للبنات تدریس کے ساتھ ساتھ اندرون مدرسہ فلاحی خدمات میں بھی دن رات مصروف ہے۔

1- مفتی نور النبی، انٹرویو

2- ایضا

مبحث چہارم

جامعہ الفاطمۃ الزہرا کی اندرون مدرسہ فلاحی خدمات

اس سے مراد وہ خدمات یا تعاون یا اہتمام ہے جو مدرسہ کی توسط سے مدرسہ سے منسلک طالبات اور فاضلات کے لیے سرانجام دیا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں چند اہم فلاحی خدمات کو زیر بحث لایا جارہا ہے:

فری رہائش کی سہولت

مدارس و جامعات وہ واحد تعلیمی ادارے ہیں جو طالبات کو فری رہائش فراہم کرتا ہے۔ اس علاوہ جتنے بھی تعلیمی ادارے ہیں وہ ہاسٹل کی ماہانہ فیس، گیس، بجلی، پانی، کمرے کا کرایہ، خوراک کا خرچہ غرض کوئی بھی چیز مفت میں نہیں دیتا۔ مدرسہ ہذا بھی طالبات کو رہائش کے ساتھ ساتھ یہ تمام تر سہولیات مفت میں دیتا ہے۔

مستحق طلبات کو مفت کتب کی فراہمی

جامعہ ہر سال غریب و نادار مستحق طالبات کو درسی کتب مفت میں فراہم کرنے پر اس پر ہزاروں روپے کی لاگت آتی ہے جو جامعہ خود برداشت کرتا ہے۔ پھر سال کے آخر میں ان سے واپس لے کر اگلے سال مستحق طالبات کو اس سے استفادہ کرنے کے لئے دے دیتا ہے۔

مستحق طالبات کے ساتھ مالی تعاون

جامعہ العائشہ للبنات میں جو طلبات غریب و نادار گھرانوں سے تعلق رکھتے ہیں، اور امداد و مالی تعاون کے مستحق ہیں۔ ان سے ماہانہ فیس وصول نہیں کی جاتی۔ بلکہ وظیفے کی صورت میں ان کے ساتھ مالی تعاون کیا جاتا ہے۔ اسی طرح قابل اور ذہین طالبات کو بھی ماہانہ وظیفہ ملتا ہے۔

معذور افراد کے ساتھ مالی تعاون

جامعہ مخیر افراد کے ذریعے اس علاقے میں موجود معذور افراد کی مالی مدد کرواتا ہے۔ مخیر افراد ان کو نقد رقم، کپڑے، خوراک کے لئے مفت راشن، علاج معالجہ کے اخراج اور ادویات، گھر کے استعمال کی اشیاء اور دیگر ضروریات زندگی فراہم کرتے ہیں۔

جس سے ان معذور افراد کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے اور جامعہ کے لئے نیک نامی کا سبب بنتا ہے۔

جامعہ کی طرف سے غرباء میں سالانہ کی بنیاد پر گوشت اور راشن کی مفت تقسیم

جامعہ کے لئے ایک عظیم الشان فلاحی خدمت یہ بھی ہے کہ جامعہ مخیر افراد کے ذریعے سالانہ 30 سے 50 تک گائے یا بھینس ذبح کر کے ان کا گوشت علاقے میں موجود غرباء، مساکین، اور مستحقین میں بانٹتا ہے۔

موسم سرما میں اشیاء کی تقسیم

ضلع سوات کی شدید سردی سے طالبات کو بچانے اور تعلیمی سلسلہ جاری رکھنے کے لئے جامعہ ہر سال مستحق طالبات کو موسم سرما کے اوائل میں گرم چادریں، اور کوٹ، اپر کوٹ، سویٹر، جرابیں، پاجامے اور گرم ٹوپیاں فراہم کرتا ہے۔

لاوارث طالبات کی کفالت کی ذمہ داری

جامعہ آس پاس کے علاقوں میں موجود لاوارث بچیوں کی کفالت اور تعلیم کی ذمہ داری نبھا رہا ہے۔ انھیں تمام تر سہولیات فراہم کرتے ہوئے تعلیم سے بہرہ ور کرتا ہے۔

طالبات کے لئے فری علاج کی سہولت

معمولی نوعیت کی بیماری کی صورت میں طالبات کو ابتدائی طبی امداد کی سہولت جامعہ ہذا فراہم کرتی ہے، اور اس کے لئے ماہانہ 6000 سے 8000 تک اخراجات کا بوجھ برداشت کرتا ہے۔ ([1])

ذہین طالبات کے لئے ماہانہ وظیفہ

جامعہ ہذا ذہین اور اہل طالبات کو ماہانہ کی بنیاد پر 1000 روپے بطور وظیفہ فراہم کرتا ہے، جس کا مقصد ایک طرف ذہین طالبات کی حوصلہ افزائی کرنا ہے، تو دوسری طرف مالی معاونت فراہم کرنا ہے۔

1- مفتی اسد اللہ، انٹرویو

الغرض! جامعہ فاطمہ الزہرا نہ صرف دینی علوم فراہم کرتا ہے بلکہ طالبات کے لئے فلاحی خدمات کا ایک ادارہ بھی ہے۔

فصل سوم

منتخب مدارس بنات کی بیرون مدرسہ فلاحی خدمات

مبحث اول: جامعہ المحسنات کی بیرون مدرسہ فلاحی خدمات

مبحث دوم: جامعہ عائشہ صدیقہ کی بیرون مدرسہ فلاحی خدمات

مبحث سوم: جامعہ عائشہ کی بیرون مدرسہ فلاحی خدمات

مبحث چہارم: جامعہ فاطمۃ الزہرا کی بیرون مدرسہ فلاحی خدمات

مبحث اول

جامعہ المحسنات کی بیرون مدرسہ فلاحی خدمات

اس سے مراد وہ خدمات یا تعاون یا اہتمام ہے جو مدرسہ کے توسط سے پورے معاشرے کے لیے سرانجام دیا جاتا ہے۔اس سلسلے میں چند اہم فلاحی خدمات کو زیر بحث لایا جارہا ہے:

سوشل میڈیا کے ذریعے تدریسی خدمات

سوشل میڈیا دین کے دعوت و تبلیغ کا ایک وسیع میدان ہے، جو پاکستان میں تیزی سے استعمال ہونے والا موثر ترین ذریعہ ابلاغ ہے۔اس بات کے پیش نظر جامعہ ہٰذا نے آنلائن اکیڈمی کے ذریعے تحفظ ختم نبوتؐ کورس برائے خواتین کا اہتمام کیا ہے۔ یہ کورس حقوق مصطفیؐ، حقیقت ختم نبوتؐ، اہمیت و فضیلت، قادیانی کافر کیوں؟ جھوٹے مدعیان نبوت، حیات سیدنا عیسیٰؑ، ظہور امام مہدی اور قادیانیت پاکستانی آئین و قانون کی نظر میں جیسے موضوعات پر مشتمل ہے، جس کا دورانیہ 40 دن ہے۔اس اکیڈمی میں شامل کلاسز کا نام "مختصر تفسیر القرآن" اور "دورہ تفسیر القرآن" ہے۔

الہامی تعلیمات کی عملی تطبیق

جامعہ صرف طالبات کی نہیں بلکہ پوری امت مسلمہ کی خدمات میں مگن رہ کر فرض کفایہ ادا کر رہے ہیں۔جامعہ آسمانی تعلیمات اور وحی الہٰی کے مکمل اور محفوظ ذخیرہ کی نہ صرف حفاظت کر رہا ہے بلکہ معاشرے میں اس کی عملی تطبیق کا بھی ضامن ہے اور اس فرض کو احسن طریقے سے نبھا رہی ہے۔ معاشرے کو اسلامی تعلیمات، اخلاق اور تہذیب و تمدن کی اصیاء کا درس دیتی ہے۔

علوم دینیہ کی تصنیفی خدمات

جامعہ کی اساتذہ اور ذہین طالبات دینی علوم کو کتابی شکل دینے میں قابل تحسین خدمات سرانجام دینے میں مصروف ہیں۔اور دینی علوم کی مختلف تعلیمات کو غیر مطبوعہ شکل میں قلم بند کر چکی ہیں۔یہ مکاتب اور خطوط معاشرے کے افراد کی روحانی اور فکری تربیت میں اپنا نمایاں کردار سرانجام دے رہی ہیں۔[1]

1۔ مفتی شکیل احمد المظہری، انٹرویو

قرآن وسنت کی ترویج وتبلیغ

جامعہ ہذا قرآن وسنت کی ترویج کا بہترین ذریعہ ہے اور معاشرے کی فلاح وبہبود میں اپنا قابل تحسین کردار ادا کرتے ہوئے ترویج قرآن وسنت میں مصروف عمل ہے۔ جامعہ سے اب تک ناظرہ پڑھنے والی طالبات کی کل تعداد 1832، حفظ کی 251 اور ترجمہ بمع تفسیر کرنے والی طالبات کی کل تعداد 581 ہے۔ اسی طرح شعبہ درس نظامی سے فراغت حاصل کرنے والی فاضلات کی کل تعداد 189 ہے۔ یہ طالبات یا تو اپنے اور دیگر علاقوں میں گھریلو مدارس بنا کر دینی علوم کی درس وتدریس میں مصروف ہیں۔ اور یا پھر دوسرے مدارس میں بطور معلمات اپنی قابل قدر خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔([1])

مستورات کے لئے روزگار فراہم کرنا

جامعہ بعد از فراغت فاضلات کو مدرسہ ہذا میں ایک سال کی تدریس کا موقع فراہم کرتا ہے۔ داخلہ دینے کے وقت جامعہ طالبات کے ساتھ یہ شرط رکھتا ہے کہ فراغت کے بعد اس مدرسہ میں کم از کم ایک سال تدریسی خدمات سرانجام دیں گی۔ یوں فاضلات کی خدمات حاصل کرکے انھیں ماہانہ تنخواہ دیتا ہے۔([2])

زلزلہ زدگان کے ساتھ تعاون

2005 میں ضلع سوات میں شدید زلزلہ آیا تھا، جس کے نتیجے میں بہت زیادہ مالی وجانی نقصانات ہوئے تھے۔ اور ہزاروں لوگ بے گھر ہوئے۔ جامعہ ہذا نے اس مشکل گھڑی میں مخیر افراد کے ذریعے متاثرہ خاندان کا بھرپور تعاون کیا جو مدرسے کے لئے نیک نامی کی وجہ بنی۔ اور دین کی طرف لوگوں کی توجہ مبذول ہونے میں معاون رہا۔

سیلاب زدگان کے ساتھ تعاون

ضلع سوات میں 2010 میں انتہائی جان لیوا اور خطرناک سیلاب آیا تھا، جس سے ہزاروں خاندان متاثر ہوئے۔ ان مشکلات حالات میں مفتی شکیل احمد صاحب نے اپنے ادارے کی مدد سے 10 لاکھ روپے کا تعاون کروایا۔ ایسے مشکل حالات میں مدرسہ ہذا مخیر حضرات کے ذریعے متاثرہ خاندان کی مالی تعاون کا سبب بنا رہا۔([3])

1- مفتی شکیل احمد المظہری، انٹرویو

2- ایضا

3- مفتی شکیل احمد المظہری، انٹرویو

دینی علوم کے ساتھ عصری تعلیم کی سہولت فراہم کرنا

جامعہ صرف پرائمری لیول تک عصری تعلیم پڑھاتا ہے۔لیکن اگر کوئی طالبہ دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم بھی حاصل کرنا چاہتی ہے تو جامعہ انھیں دیگر اداروں میں پرائیویٹ طالبہ کی طرح پڑھنے سے منع نہیں کرتا بلکہ انھیں بہ خوشی اجازت دیتاہے۔اور ممکنہ طور پر تعاون بھی کرتا ہے۔یوں معاشرے میں تعلیم کا جاری رہتاہے۔

شرح خواندگی میں اضافہ

جامعہ دینی معاشرے کے قیام کا خواہشمند ہے اور چاہتاہے کہ اور خواندگی کی شرح میں اضافہ ہو۔خواتین دینی مسائل کو سمجھ سکیں اور اپنی زندگی اسلام کی اصولوں کے مطابق گزار سکیں۔ اس مقصد کے حصول کے لئے جامعہ بہترین فاضلات تیار کرنے میں مصروف ہے، تاکہ وہ اپنی دینی علوم کے درس وتدریس میں قابل قدر خدمات سرانجام دے کر معاشرے کو دینی تعلیمات سے جوڑے رکھیں۔

الغرض!ان مدارس کا کردار اگرچہ محدود ہے۔تاہم قابل تحسین ضرور ہے، جسے نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

مبحث دوم

جامعہ عائشہ صدیقہ کے بیرون مدرسہ فلاحی خدمات

اس سے مراد وہ خدمات یا تعاون یا اہتمام ہے جو مدرسہ کی توسط سے پورے معاشرے کے لیے سرانجام دیا جاتا ہے۔اس سلسلے میں چند اہم فلاحی خدمات کو زیر بحث لایا جارہا ہے:

حج ٹریننگ کی سہولت

جامعہ ہٰذا اپنے علاقے میں ہر سال حج عازمین کے لئے تربیتی ٹریننگ کیمپ منعقد کرتا ہے۔اس تربیتی پروگرام میں عازمین کو حج سے متعلق مسائل اور احکامات سکھائے جاتے ہیں۔اس کے علاوہ اہم مقامات مقدسہ کے متعلق معلومات بھی فراہم کئے جاتے ہیں۔حج میں خلل انداز اعمال کی تفصیل، ارکان حج کے لئے جرم کی حیثیت رکھنے والی خرابیوں اور پھر ان کے کفاروں کی تفصیلات سے بھی عازمین کو آگاہ کیا جاتا ہے۔

شرح خواندگی میں اضافہ

جامعہ دینی معاشرے کے قیام کا خواہشمند ہے اور چاہتا ہے کہ خواتین دینی مسائل کو سمجھ سکیں اور اپنی زندگی اسلام کی اصولوں کے مطابق گزار سکیں اور اپنی دینی علوم کی درس و تدریس میں قابل قدر خدمات سرانجام دے کر معاشرے کو دینی تعلیمات سے جوڑے رکھیں۔

علوم دینیہ کو عملی جامعہ پہنانا

جامعہ ہذٰا دینی علوم پڑھانے کے ساتھ ساتھ طالبات کو ایسا ماحول فراہم کرتا ہے جہاں وہ قرآن و سنت پر عمل کرتے ہوئے اپنی زندگی ان اصولوں کے مطابق گزارتی ہیں۔یعنی جامعہ میں جو کچھ پڑھایا جاتا ہے اس پر عمل بھی کیا جاتا ہے۔جو کہ دینی علوم کو سیکھنے کا مقصد بھی ہے۔

مسلمانوں کے دینی عقیدے کی حفاظت

جامعہ ہذٰا مستورات کو دینی عقائد سکھاتا ہے ۔جس سے آج کل کے نوجوان اس حد تک ناواقف ہیں کہ انھیں چھ کلمے بھی ٹھیک طرح سے نہیں آتے۔مستورات خود بھی دین کے بنیادی عقائد اور مسائل سیکھ لیتی ہیں اور بعد از فراغت علاقے میں موجود لوگوں کی بھی راہنمائی کرتی ہیں۔یوں جامعہ دین کے بنیادی عقائد کی حفاظت کے فریضے کو بخوبی پورا کر رہا ہے۔

قرآن وسنت کی ترویج وتبلیغ

جامعہ ہذا قرآن وسنت کی ترویج کا بہترین ذریعہ ہے اور معاشرے کی فلاح وبہبود میں اپنا قابل تحسین کردار ادا کرتے ہوئے ترویج قرآن وسنت میں مصروف عمل ہے۔ جامعہ سے اب تک ناظرہ پڑھنے والی طالبات کی کل تعداد 1021، حفظ کی 79 اور ترجمہ بمع تفسیر کرنے والی طالبات کی کل تعداد 98 ہے۔ اسی طرح شعبہ درس نظامی سے فراغت حاصل کرنے والی فاضلات کی کل تعداد 27 ہے۔ یہ طالبات یا تو اپنے اور دیگر علاقوں میں گھریلو مدارس بنا کر دینی علوم کی درس وتدریس میں مصروف ہیں۔ اور یا پھر دوسرے مدارس میں بطور عالمات اپنی قابل قدر خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔([1])

مستورات کے لئے روزگار فراہم کرنا

جامعہ بعد از فراغت فاضلات کو ماہانہ تنخواہ کی بنیاد پر مدرسہ ہذا میں ایک سال کی تدریس کا موقع فراہم کرتا ہے۔ بعد از فراغت جامعہ ذہین فاضلات کی خدمات حاصل کرنے کے لئے مدرسہ از خود یا تو انھیں دوسرے مدراس میں بھیج دیتا ہے اور یا پھر گھریلو مدارس بنانے میں تعاون کرتا ہے۔([2])

فری میڈیکل کیمپ کی سہولت

جامعہ خدمت خلق میں اپنا بھرپور کردار ادا کر رہا ہے۔ ضلع سوات میں جب بھی مشکل حالات جیسا کے سیلاب اور زلزلہ وغیرہ آتے ہیں تو جامعہ مختلف علاقوں میں فری میڈیکل کیمپ لگا کر مفت علاج مہیا کرتا ہے، جس کے لیے ملک کے مختلف شہروں سے قابل اور بہترین ڈاکٹرز بلائے جاتے ہیں۔

مساجد کی تعمیر وبحالی میں تعاون

جامعہ مسجد کی تعمیر اور بحالی میں بھی مالی تعاون کرتا ہے۔ مساجد کی عمارت کی بحالی اور دیگر اشیائے ضرورت فراہمی میں جامعہ اپنا قابل تحسین کردار ادا کرتا ہے، جو کہ جامعہ کے لئے صدقہ جاریہ اور وسیلہ ثواب بنتا ہے۔

1۔ مفتی عبدالمالک حقانی، انٹرویو

2۔ ایضا

حافظات کے ذریعے قرآن کو سینوں میں محفوظ کرنا

جامعہ سے اب تک 79 حافظات فارغ ہو چکی ہیں جن کے سینوں میں قرآن تا قیامت محفوظ ہو چکا ہے۔یوں جامعہ ہذا قرآن کی تعلیمات کی حفاظت کا فریضہ بھی ادا کر رہا ہے۔[1]

الغرض! ان مدارس کا کردار اگرچہ محدود ہے، تاہم قابل تحسین ضرور ہے۔ جسے نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

1-مفتی عبدالمالک حقانی، انٹرویو

فصل سوم

جامعہ عائشہ کے بیرون مدرسہ فلاحی خدمات

اس سے مراد وہ خدمات یا تعاون یا اہتمام ہے جو مدرسہ کی توسط سے پورے معاشرے کے لیے سرانجام دیا جاتا ہے۔اس سلسلے میں چند اہم فلاحی خدمات کو زیر بحث لایا جارہا ہے:

ہفتہ وار فہم قرآن و سنت درس کا اہتمام

جامعہ ہٰذا میں ہفتہ وار فہم قرآن و سنت درس کا اہتمام کیا جاتا ہے، جس کا مقصد اسلام کے پیغام کو عام کرنا ہے۔اس درس میں جامعہ کے آس پاس رہنے والی خواتین شرکت کرتی ہیں۔ تاکہ قرآن اور سنت نبویؐ کی تعلیمات کو سمجھ کر اس قابل ہو سکیں اور انہیں اپنی عملی زندگی میں شامل کر سکیں۔انہی خواتین کے ذریعے آنے والی نسلیں بھی دینی تعلیمات کی فہم حاصل کر کے اپنی زندگی میں انہیں عملی شکل دے۔

صحت کے مراکز میں نرس معلمات کی کردار

جامعہ ہٰذا میں موجود نرس معلمات علاقے میں موجود زچہ وبچہ مرکز صحت میں غریبوں اور ضرورت مندوں کو مفت علاج فراہم کرتی ہیں۔کیوں کہ یہ علاقہ ایک دیہی علاقہ ہے، جہاں ایک طرف علاقے میں رہنے والے لوگ معاشی طور پر مستحکم نہیں ہیں کہ بڑے ہسپتالوں کے اخراجات برداشت کر سکیں تو دوسری طرف شہر سے دوری کی وجہ سے بروقت علاج معالجے کا انتظام کرنا بھی ناممکن ہے۔اس مرکز میں علاقے کی تمام خواتین کو بلا تفریق بہترین علاج اور صحت سے متعلق سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

عابدین میں اضافے کا سبب

جامعہ ہذٰا اللہ کی عبادت اور رسول ﷺ کی اطاعت سیکھانے کا بہترین ذریعہ ہے،جو کہ ایک مسلمان کی زندگی کا اصل مقصد ہے۔طالبات دینی ماحول میں رہ کر اللہ کی محبت میں عبادت کے جذبے سے سرشار ہو کر نماز،نوافل،تلاوت قرآن،ذکر،روزے اور تہجد میں مشغول رہتی ہیں۔ محبوب حقیقی کا پاک کلام پاک سن کر ان کی آنکھیں نم ہو جاتی ہیں اور دل خشیت الٰہی سے لرز اٹھتے ہیں۔جو کہ حقیقی معبود سے محبت کی علامت ہے۔

جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

" وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَى أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ"([1])

ترجمہ: "اور جب یہ سنتے ہیں وہ جو رسول کی طرف نازل کیا گیا تو تم دیکھو گے کہ ان کی آنکھیں آنسوؤں سے ابل رہی ہیں اس لئے کہ وہ حق کو پہچان گئے، کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے ہیں تو ہمیں حق کے گواہوں میں لکھ لے"

محبان خدا کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ کثرت سے ذکر اللہ کرتے ہیں جس کی کیفیت قرآن مجید میں یوں بیان کی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

" اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ"([2])

"وہ جو کھڑے اور بیٹھے اور پہلوؤں کے بل لیٹے ہوئے اللہ کو یاد کرتے ہیں۔"

عقائد کی اصلاح کا سبب

مدرسہ ہذا اسلام کے بنیادی عقائد کو سکھانے کا بہترین ذریعہ ہے۔ جس کا مقصد ایک تو طالبات کی اپنی اصلاح کرنا ہے اور دوسرا انھیں طالبات کے ذریعے معاشرے کا اصلاح کرنا ہے۔ دین اسلام پر جہاں بھی کہیں اعتراض اٹھ جائے تو یہ طالبات اس اعتراض کا بھرپور انداز میں جواب دے کر دینی عقائد کا دفاع کرتی ہیں۔

فہم قرآن وسنت کا ذریعہ

دین کی تعلیمات کو سمجھنے کے لئے قرآن کو سیکھنا اور ترجمہ و تفسیر کے ساتھ ایک ایک لفظ کو سمجھنا ضروری ہے۔ اس کے علاوہ سنت رسول ؐ کی اتباع اور اس پر مکمل عمل پیرا ہونا بھی مقصد حیات ہے۔ مدرسہ ہذا مستورات کو قرآن مجید و سنت کی تعلیمات کو سمجھنے اور پھر ان پر عمل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

قدرتی آفات میں جامعہ کا متاثرین کے ساتھ مالی امداد کرنا

ضلع سوات میں زلزلہ و سیلاب جیسی قدرتی آفات آنے کی صورت میں مدرسہ ہذا نے متاثرین خاندان کی لسٹ بنائی اور مختلف ویلفئیر ٹرسٹ کے ذریعے ان سب میں مفت راشن تقسیم کیا۔ اس کے علاوہ گھروں کی دوبارہ تعمیر و بحالی میں بھی تعاون کیا گیا۔

1-المائدۃ:83

2-آل عمران:191

گھروں کی بحالی کے لئے ان مصیبت زدہ لوگوں کو 85 ٹین کی چادریں فراہم کی گئیں۔([1])

مستورات کے لئے روزگار فراہم کرنا

بعد از فراغت اگر مدرسہ ہذا تدریسی خدمات کے لئے ذہین فاضلات کا انتخاب نہیں کر سکتا تو مدرسہ از خود یا تو انھیں دوسرے مدراس میں بھیج دیتاہے اور یا پھر گھریلو مدارس بنانے میں تعاون کرتا ہے۔اس طرح دوسرے جامعات ذہین فاضلات کی خدمات حاصل کرکے انھیں ماہانہ تنخواہ دیتاہے۔([2])

مساجد بنانے اور بحال کرنے میں مالی تعاون

جامعہ مساجد کی عمارت کی بحالی،ضرورت کی اشیاء جیسا کے پنکھے، قالین،جائے نماز،وضوخانوں میں استعمال کرنے کے لئے نلکے،لوٹا،نماز کی ٹوپیاں اور دیگر اشیائے ضرورت فراہم کرنے میں مالی تعاون کرتاہے،جو کہ جامعہ کے لئے صدقہ جاریہ اور وسیلہ ثواب بنتاہے۔

حافظات کے ذریعے قرآن کو سینوں میں محفوظ کرنا

جامعہ ہذا قرآن کی تعلیمات کی حفاظت کا فریضہ بھی ادا کر رہاہے۔جامعہ سے اب تک 562 حافظات فارغ ہو چکی ہیں،جن کے سینوں میں قرآن تاقیامت محفوظ ہو چکاہے۔([3])

الغرض!ان مدارس کا کردار اگرچہ محدود ہے۔تاہم قابل تحسین ضرور ہے،جسے نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

1-مفتی نورالنبی،انٹرویو

2- ایضا

3-مفتی نورالنبی،انٹرویو

مبحث چہارم

جامعہ فاطمۃ الزہرا کی بیرون مدرسہ فلاحی خدمات

اس سے مراد وہ خدمات یا تعاون یا اہتمام ہے جو مدرسہ کے توسط سے پورے معاشرے کے لیے سرانجام دیا جاتا ہے۔اس سلسلے میں چند اہم فلاحی خدمات کو زیر بحث لایا جارہا ہے:

مفت علاج

جامعہ ہٰذا کے والد صاحب ڈاکٹر حبیب اللہ اور بھائی ڈاکٹر واصل خان طب کے پیشے سے منسلک ہیں۔ جامعہ کا مہتمم اسد اللہ صاحب انہی کی خدمات حاصل کرتے ہوئے جامعہ سے متصل علاقے میں ماہانہ بنیاد پر اتوار کے دن فری میڈیکل کیمپ لگا کر مفت علاج مہیا کرتا ہے، جس میں آس پاس کے غریب، یتیم اور نادار مستحق لوگوں کا مفت علاج کیا جاتا ہے۔([1])

محبت الٰہی میں اضافے کا باعث

جامعہ ہٰذا طالبات کو نہ صرف دینی علوم سکھاتا ہے، بلکہ ان کو محبوب حقیقی کی محبت کے جذبے سے بھی سرشار کرتا ہے۔ جس کے نتیجے میں ان کے دلوں میں سب سے زیادہ اللہ کی محبت ہوتی ہے۔اور جہاں خدا اور دوسرے کسی غیر کی محبت کا تقاضے کا مقابلہ ہو وہاں خدا کی محبت کے تقاضے کو ترجیح دیتی ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ "([2])

ترجمہ:"اور ایمان والے سب سے زیادہ اللہ سے محبت کرتے ہیں۔"

محبت الٰہی کے نتیجے میں یہ طالبات اللہ کی عبادت میں مگن رہتی ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ:"اور میری یاد کے لئے نماز قائم کرو۔"

اللہ سے محبت کے جذبے سے سرشار یہ طالبات مال جیسی عزیز چیز کو بھی خدا کی راہ میں قربان کرتی ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

1-مفتی اسد اللہ، انٹرویو

2-البقرہ:165

"وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنْكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا ([1])"

ترجمہ: "اور وہ اللہ کی محبت میں مسکین، یتیم اور غریب کو کھانا کھلاتے ہیں اور ان سے کہتے ہیں کہ ہم تمھیں خاص اللہ کی رضا کے لئے کھانا دیتے ہیں، ہم تم سے کوئی بدلہ یا شکر گزاری نہیں مانگتے۔"

یوں ان کا روزہ کی عبادت بھی محبت الٰہی کی دلیل ہے۔ کس میں بھوک و پیاس برداشت کرنا اور جنسی خواہشات کو ترک کرنا نمایاں علامت محبت ہے۔

حدیث ہے:

"إن الصوم لي وأنا أجزي به"

ترجمہ: "روزہ میرے (اللہ) لئے ہے اور میں خود اس کی جزاء دوں گا۔" ([2])

مسلمانوں کے دینی عقیدے کی حفاظت

جامعہ دین کے بنیادی عقائد کی حفاظت کے فریضے کو بخوبی پورا کر رہا ہے۔ جامعہ ہذا مستورات کو دینی عقائد سیکھا تا ہے۔ یوں مستورات خود بھی دین کے بنیادی عقائد اور مسائل سیکھ لیتی ہیں اور بعد از فراغت علاقے میں موجود لوگوں کی بھی راہنمائی کرتی ہیں۔

قرآن وسنت کی ترویج و تبلیغ

جامعہ ہذا قرآن و سنت کی ترویج کا بہترین ذریعہ ہے اور معاشرے کی فلاح و بہبود میں اپنا قابل تحسین کردار ادا کرتے ہوئے ترویج قرآن و سنت میں مصروف عمل ہے۔ جامعہ سے اب تک ناظرہ پڑھنے والی طالبات کی کل تعداد 1123، حفظ کی 256 اور ترجمہ بمع تفسیر کرنے والی طالبات کی کل تعداد 299 ہے۔ اسی طرح شعبہ درس نظامی سے فراغت حاصل کرنے والی فاضلات کی کل تعداد 100 ہے۔ یہ طالبات یا تو اپنے اور دیگر علاقوں میں گھریلو مدارس بنا کر دینی علوم کی درس و تدریس میں مصروف ہیں۔ اور یا پھر دوسرے مدارس میں بطور عالمات اپنی قابل قدر خدمات سر انجام دے رہی ہیں۔ ([3])

1۔ الانسان: 9، 8

2۔ بخاری، الصحیح، المسلم (لاہور، مکتبہ العلوم 1407ھ)، کتاب الصوم، باب فضل الصیام، ح: 764

3۔ مفتی اسد اللہ، انٹرویو

عقائد کی اصلاح کا سبب

مدرسہ ہذا اسلام کے بنیادی عقائد کو سیکھانے کا بہترین ذریعہ ہے۔ جس کا مقصد ایک تو طالبات کی اپنی اصلاح کرنا ہے اور دوسرا انھیں طالبات کے ذریعے معاشرے کا اصلاح کرنا ہے۔ دین اسلام پر جہاں بھی کہیں اعتراض اٹھ جائے تو یہ طالبات اس اعتراض کا بھرپور انداز میں جواب دے کر دینی عقائد کا دفاع کرتی ہیں۔

فہم قرآن وسنت کا سبب

مدرسہ ہذا ہمیشہ انسانیت کی فلاح و بہبود کے لئے کوشاں ہے۔ چونکہ انسان کو پیدائش کے بعد اس دنیا میں آنے کے مقصد سے ناواقف ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کی راہنمائی کے لئے آسمانی کتاب اتارے۔ قرآن مجید بھی انھیں آسمانی کتابوں میں سے ہے جس میں انسانی زندگی کی ہر پہلو کے بارے میں تعلیمات و راہنمائی موجود ہے۔ ان تعلیمات کو سمجھنے کے لئے قرآن کو سیکھنا اور ترجمہ و تفسیر کے ساتھ ایک ایک لفظ کو سمجھنا ضروری ہے۔ اس کے علاوہ سنت رسول ؐ کی اتباع اور اس پر مکمل عمل پیرا ہونا بھی مقصد حیات ہے۔ مدرسہ ہذا مستورات کو قرآن مجید و سنت کی تعلیمات کو سمجھنے اور پھر ان پر عمل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ ([1])

آسمانی تعلیمات کی عملی تطبیق

معاشرے میں اس کی عملی تطبیق کا بھی ضامن ہے اور اس فرض کو احسن طریقے سے نبھارہا ہے۔ جامعہ صرف طالبات کی نہیں بلکہ پوری امت مسلمہ کی خدمات میں مگن رہ کر فرض کفایہ ادا کر رہے ہیں۔ جامعہ آسمانی تعلیمات اور وحی الہٰی کے مکمل اور محفوظ ذخیرہ کی نہ صرف حفاظت کر رہا ہے۔

الغرض! ان مدارس کا کردار اگرچہ محدود ہے۔ تاہم قابل تحسین ضرور ہے، جسے نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

1-مفتی اسد اللہ، انٹرویو

نتائج مقالہ

1۔ سوات کی تاریخ 327ء قبل مسیح شروع ہوئی جب سکندر اعظم ہندوستان پر حملہ کرنے کی غرض سے دریائے پنجکوڑہ کو عبور کرتے ہوئے دریائے سوات کے قریب موجود گاؤں بانڈی کے رستے وادی سوات میں داخل ہوا۔ 331 قبل مسیح جب سواستو میں یونانیوں کا زوال ہوا تو یہ علاقہ "راجہ چندر گپت موریہ" کے بر سر اقتدار میں آیا اور موریہ خاندان کا عروج شروع ہوا۔ موریہ خاندان کا انتہائی طاقتور حکمران چندر گپت کا نواسا اشوک تھا جو بدھ مت قبول کرنے کے بعد اس مذہب کے پرچار کا سب سے بڑا حامی تھا۔ سلطان محمود غزنوی کے ہاتھوں بدھ مت مذہب زوال پذیر ہوا، اور ان کے دور میں سوات کو دین اسلام کی سعادت حاصل ہوئی۔

2۔ ضلع سوات کے علماء نے دینی تعلیم کی تبلیغ و ترویج کے لئے مساجد، مدارس و جامعات کا معاشرے میں کردار کو مد نظر رکھتے ہوئے دینی مدارس و جامعات قائم کرنے کا فیصلہ کیا۔

3۔ ان مدارس و جامعات کی فاضلات ملک بھر میں قرآن و سنت کی ترویج کا ذریعہ ہیں۔ فاضلات یا تو مدارس و جامعات میں دینی علوم کی تدریس میں مصروف ہیں اور یا پھر ملک بھر کے سرکاری و غیر سرکاری تعلیمی اداروں میں بطور معلمات اپنی قابل قدر خدمات سر انجام دے رہی ہیں۔

4۔ اللہ کے فضل و کرم سے اب تک جامعہ فاطمۃ الزہرا سے 100، جامعہ عائشہ للبنات سے 96، جامعہ المحسنات للبنات سے 600 اور جامعہ عائشہ صدیقہ للبنات میں 27 فاضلات دینی علوم سے روشناس ہو چکی ہیں۔

5۔ ضلع سوات میں متعدد مدارس بنات دینی علوم فراہم کرتے ہوئے ہر سال شرح خواندگی میں اضافے کا سبب ہیں۔

6۔ ان مدارس کی تعلیمی کارکردگی و تعلیمی خدمات قابل قدر ہیں۔ سالانہ کی بنیاد پر ہزاروں طالبات ان مدارس سے دینی علوم حاصل کر کے ملک بھر میں علم کی روشنی پھیلا رہی ہیں۔

7۔ یہ مدارس معاشرے کے فلاح و بہبود میں بھی اپنا فعال کردار ادا کر رہے ہیں، مثلاً قدرتی آفات جیسا کہ سیلاب، طوفان یا زلزلہ آنے کی صورت میں ان مدارس نے مخیر افراد کے ذریعے متاثرہ خاندان کی مالی امداد میں اپنا بھرپور کردار ادا کیا۔

8۔ سہولیات کی فقدان کے باوجود مدارس بنات کی تعلیمی اور فلاحی خدمات قابل تحسین ہیں۔

9۔ مدارس بنات کے اندرون مدرسہ فلاحی خدمات میں مستحق طالبات کے ساتھ مالی تعاون، معذور افراد کے ساتھ مالی تعاون ، مستورات کے لئے مناسب رشتوں کا بندوبست، موسم سرما میں اشیاء کی تقسیم ،لاوارث طالبات کی کفالت کی ذمہ داری ،طالبات کے لئے فری علاج کی سہولت، غرباء میں سالانہ کی بنیاد پر گوشت اور راشن کی مفت تقسیم ،طالبات کے لئے دستکاری کا مرکز، ذہین طالبات کے لئے ماہانہ وظیفہ اور مستحق اور یتیم طالبات کے ساتھ سالانہ تعاون وغیرہ شامل ہیں۔

10۔ مدارس بنات کے بیرون مدرسہ فلاحی خدمات میں سوشل میڈیا کے ذریعے تدریسی خدمات، الہامی تعلیمات کی عملی تطبیق ،علوم دینیہ کی تصنیفی خدمات، قرآن و سنت کی ترویج و تبلیغ، مستورات کے لئے روزگار فراہم کرنا، زلزلہ زدگان کے ساتھ تعاون، سیلاب زدگان کے ساتھ تعاون، شرح خواندگی میں اضافہ، مساجد کی تعمیر و بحالی میں تعاون، حافظات کے ذریعے قرآن کو سینوں میں محفوظ کرنا، ہفتہ وار فہم قرآن و سنت درس کا اہتمام اور عابدین میں اضافے کا سبب وغیرہ شامل ہیں۔

11۔ مدارس بنات کو تعلیمی، تربیتی اور انتظامی مشکلات کا سامنا ہے۔

12۔ ضلع سوات کے مدارس بنات اسلامی علوم و فنون کی ترویج و اشاعت، قرآن و سنت کی تعلیمات، مفت تعلیم اور دیگر سہولیات کی فراہمی، اخلاقی تعلیم و تربیت اور طالبات کو تعمیری سوچ رکھنے والی افراد بنا کر انھیں معاشرے کے لئے فائدہ مند بنانے میں اپنا قابل قدر کردار ادا کر رہے ہیں۔

13۔ طالبات بعد از فراغت نہ صرف شھادۃ العالمیہ کی سند حاصل کر لیتی ہیں، بلکہ والدین، اساتذہ اور بزرگوں کا احترام، معاشرتی و مذہبی اتحاد و یگانگت کو فروغ، اسلامی اقدار و ثقافت نئی نسل تک منتقل کرنے کے ساتھ ساتھ دور جدید کے تقاضوں کے مطابق دنیاوی تعلیم بھی حاصل کر لیتی ہیں۔

سفارشات

محققین کے لئے:

ضلع سوات کے دیگر مدارس بنات پر تحقیق کام کیا جاسکتا ہے۔

ضلع سوات کے تعلیمی، سماجی اور عائلی مسائل و موضوعات پر تحقیقی مقالے لکھے جاسکتے ہیں۔

بنات کی طرح ضلع سوات کے مدارس بنین کی تعلیمی و فلاحی خدمات کو بھی موضوع تحقیق بنایا جاسکتا ہے۔

علوم و معارف کی ترویج میں ضلع سوات کے علماء کرام کی خدمات پر کام ہو سکتا ہے۔

اساتذہ و طالبات کے لئے:

مدرسین اصول علم اور علوم نفسیات پر عبور رکھتے ہوں۔ بردبار اور سنجیدہ ہوں۔ اپنی بات کو دلیل کے ساتھ سمجھانے کا گر جانتے ہوں۔

طالبات کو متحمل مزاج بننے کا سبق دیا جائے، عوام سے قریبی تعلق اور ربط پیدا کرنے کے لئے کانفرنسز اور علمی مجلسوں کا انعقاد کیا جائے۔

طالبات کے ذاتی رجحانات کے مطابق ہر طالب علم کے ذاتی صلاحیتوں کو پروان چڑھانے کا موقع دیا جائے۔

مہتممین کے لئے:

مدارس کے نصاب تعلیم کے لئے اصل فکری بنیاد اس وقت تک متعین نہیں کی جاسکتی جب تک دینوی زندگی کا تصور، زندگی کا نصب العین، اساسی عقائد اور نظم اجتماعی کا شعور اجاگر نہ ہو، لہٰذا نصاب کی تدوین کا آغاز انہی اصولوں کی روشنی میں کی جائے۔

دوران تدریس سوال کرنے پر پابندی ایک منفی رویہ ہے۔ مدارس میں عموماً بحث و مباحثہ پر پابندی ہوتی ہے۔ طالبات کے خیالات کو پابند کرنا، خارجی اور نجی مطالعے پر پابندی لگانا تعلیم کو متاثر کرتا ہے، جس سے طالبات میں تنگ نظری اور جامدیت پیدا ہوتی ہے۔ انتہائی ضروری ہے کہ ان رویوں کی حوصلہ شکنی کی جائے۔

مدارس کے منہج میں اس بات کو بنیاد بنایا جائے کہ مطلوبہ ایسے افراد کی تیاری ہے جو متوازن شخصیت کے حامل ہوں۔ جو اپنی ذاتی زندگی میں باعمل اور صالح مسلمان ہوں، حالات حاضرہ کے مسائل سے واقف ہوں، اور ضرورت پڑنے پر درست جانب راہنمائی کی اہلیت رکھتے ہو۔

عصری تعلیمی داروں کے ساتھ ربط و ضبط بھی مدارس کی طالبات کے لئے فائدہ مند ہے۔ اسی طرح عصری تعلیمی اداروں کی طالبات کا مدارس کا دورہ کرنا، اس کے نصاب اور طرز تعلیم کا جائزہ لینا فائدے سے کم نہیں۔

حکومت کے لئے:

مبتدی اساتذہ کرام اور مدرسین کے لئے جدید تقاضوں کے مطابق پیشہ ورانہ تربیت اور ورکشاپ کا سرکاری اہتمام ہونا چاہیئے۔

معاشرے میں علم ہو اور دین سے واقفیت کے لئے شہروں سے دور دراز علاقوں میں تعلیم بالغاں کا خصوصی سرکاری اہتمام ہونا چاہیئے۔

علم کے فروغ کے لئے سرکاری تعلیمی اداروں میں دیندار اور با اخلاق مدرسین بھرتی کئے جائیں۔

مدارس بنات میں لائبریریوں کا انتظام ہو، جہاں طالبات کو استفادہ کی عام اجازت ہو۔ نیز ان میں صرف مخصوص افکار و نظریات کی کتب نہ رکھی جائیں۔

مسابقت، ہمت اور حوصلے کی افزائش کے لئے ان مدارس میں ہم نصابی سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

فہارس(Indexes)

فہرست قرآنی آیات

نمبر شمار	آیت	سورۃ	آیت نمبر	صفحہ نمبر
1۔	وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ	البقرہ	165	233
2۔	ربَنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ	البقرہ	129	189
3۔	ربَنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ	البقرہ	129	195
4۔	اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ	آل عمران	191	228
5۔	وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَى أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ	المائدہ	83	228
6۔	هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ	التوبہ	33	14
7۔	هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَكَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا	الفتح	28	14
8۔	هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ	الصف	9	14
9۔	وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنْكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا	الدھر	8،9	233
10۔	اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ	العلق	1	14

فہرست احادیث

نمبر شمار	حدیث کا متن	کتاب کا نام	صفحہ نمبر
1۔	إذا مات الإنسان انقطع عنه عمله إلا من ثلاثة إلا من صدقة جارية أو علم ينتفع به أو ولد صالح يدعو له	الترمزی	19
2۔	إن الصوم لي وأنا أجزي به	صحیح المسلم	181
3۔	طلب العلم فريضة على كل مسلم	ابن ماجہ	xiv

فہرست اصطلاحات

نمبر شمار	اصطلاح	صفحہ نمبر
1۔	سویٹا	6
2۔	صوت	6
3۔	یوسفزئی	28
4۔	عملی تطبیق	222
5۔	قال اللہ و قال الرسول	199
6۔	ہمہ جہت	193

فہرست اعلام

نمبر شمار	اسماء	صفحہ
1	اسد اللہ	60
2	پیر بارک اللہ	47
3	خوشحال بابا	30
4	خالد بن ولید	31
5	شاہ محمد حکیم	62

62	شکیل احمد المظہری	6
62	شیر علی شاہ	7
49	عبد المالک	8
31	قیس عبد الرشید	9
56	قاری شمس العلوم	10
47	مفتی نظام الدین شامزئی	11
47	مولانا محمد یوسف لدھیانوی	12
37	مولانا سمیع اللہ	13
56	محمد امین	14
55	نور النبی احمد	15
35	والی سوات	16
29	یعقوب بن لیث	17

مصادر و مراجع

1۔ قرآن کریم

2۔ احادیث مبارکہ

3۔ سنن ابن ماجہ، باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم (بیروت: مکتبہ دار الکتب، 2003)

4۔ ابن الحسن عباسی، "دینی مدارس ماضی، حال، مستقبل"، (کراچی: مکتبہ عمر فاروق، 2003)

5۔ پروین سنبھلی، "مدارس نسواں: اہمیت وضرورت"، ریسرچ اسکالر، (علی گڑھ: شعبہ سنی دینیات، 2006)

6۔ ڈاکٹر مفتی عبد الواحد صاحب، "خواتین کے دینی مدارس کا حکم"، (ملتان: جامعہ دار التقوی، 2008)

7۔ ڈاکٹر سلطان روم، "ریاست سوات 1915 تا 1969"، (مینگورہ: شعیب سنز پبلیشرز، 2013)

8۔ ڈاکٹر رحیق احمد عباسی، "تعلیم نسواں اور اسلام"، (لاہور: منہاج القرآن، 2009)

9۔ ڈاکٹر انعام الرحیم، "سوات سماجی جغرافیہ"، (مینگورہ: حجرہ سوات پبلیشرز، 2005)

10۔ سید الوالحسن علی حسنی ندوی، "اسلام میں عورت کا درجہ اور اس کے حقوق و فرائض"، (کراچی: جامعہ المومنات الاسلامیہ، 1999)

11۔ سلیم منصور خالد، "دینی مدارس میں تعلیم کیفیت، مسائل، امکانات"، (لاہور: انسٹٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز، 2002)

12۔ فضل خالق، "ادھیانہ سوات کی جنت گم گشتہ"، (سوات: شعیب سنز پبلیشرز، 2002)

13۔ فضل ربی راہی، "سوات سیاحوں کی جنت"، (سوات: شعیب سنز پبلیشرز، 2000)

14۔ قاضی اطہر مبارکپوری، "بنات اسلام کی دینی و علمی خدمات"، (لاہور: منہاج القرآن، 1980)

15۔ محمد طارق محمود چغتائی، "عورت، اسلام اور جدید سائنس"، (کراچی: مکتبہ المحسنات، 2002)

16۔ مولانا مجیب الرحمان انقلابی، آرٹیکل، "دینی مدارس کی اہمیت وضرورت" (لاہور: روزنامہ نوائے وقت، 2018)

17۔ محمد آصف خان، "تاریخ ریاست سوات"، (مینگورہ: شعیب سنز پبلیشرز، جلد 1، 1958)

18۔ محمد تقی عثمانی، "ہمارا دینی تعلیمی نظام"، (لاہور: مکتبہ دار لعلوم، 1996)

19۔ مولانا ڈاکٹر حافظ حقانی میاں قادری، "دینی مدارس نظام تعلیم اور عصری تقاضے"، (سوات: فضل سنز، 2002)

20۔ ممتاز احمد عبد اللطیف، "اسلام کا تربیتی، تعلیمی اور تدریسی نظام"، (ملتان: مرکز الاصلاح التعلیمی الخیری، 1997)